الذين آمنوا اشد حبا لله

بفضله تعالي

كتاب المحبة والشوق

مولفه و مترجمه

مولوي سيد مهديعلي صاحب تحصيلدار مرزاپور

مرزاپور

کے چهاپه خانه میں سنه ۱۲۸۶ هجري مطابق سنه ۱۸۷۰ ع

میں چهاپي گئي *

قيمت ۸ آنه

الذين آمنوا اشد حبا لله

بفضله تعالي

كتاب المحبة والشوق

مولفه و مترجمه

مولوي سيد مهديعلي صاحب تحصيلدار مرزاپور

مرزاپور

کے چھاپہ خانہ میں سنہ ۱۲۸۶ هجري مطابق سنہ ۱۸۷۰ ع

میں چھاپي گئي *

قیمت ۸ آنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ سید المرسلین وعلی الہ و اصحابہ واہلبیتہ اجمعین بعد حمد و صلوۃ کے بندہ گنہگار مہدی یعلی ابن سید ضامن علی غفراللہ ذنوبہ اصحاب ذوق اور ارباب شوق کی خدمت میں عرض کرتا ہی کہ کتاب احیاء العلوم جسکی تعریف نہیں ہو سکتی اکثر میرے مطالعہ میں رہا کرتی اور کبھی کبھی بہ وقت فرصت میں اُس کے بعض مضامین کو اُردو میں لکھا کرتا اور مثنوی مولانای معنوی رحمۃ اللہ علیہ کے حکایات اور اشعار موقع مناسب پر ملا دیا کرتا اِن دنوں میں بعض احباب نے فرمایش کی کہ احیاءالعلوم کی کتاب المحبت میں سے عمدہ عمدہ مضامین منتخب کر کے بطور ایک رسالہ کے اُردو میں لکھہ دو اور جا بجا اشعار اور حکایات مثنوی کی بھی ملا دو چنانچہ میں نے اُسیطرح پر اُس کتاب کو ختم کر دیا اگرچہ یہہ کتاب بلفظہ ترجمہ اُس کا نہیں ہی بلکہ کہیں مضمون اُس کا کم ہو گیا ہی اور کہیں اور کتابوں کا مضمون بڑھہ گیا ہی مگر تب بھی اکثر مضامین اُسی کتاب کی ہیں اللہ جلشانہ مجھہ کو اور میرے دوستوں اور جملہ مومنین کو اِسکے دیکھنے سے فائدہ پہنچاوے آمین #

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و ثنا اُسي خدا کو زیبا هی جو اپنے دوستونکے دلونکو پاک کر دیتا هی که وہ دنیا کي خوبي اور طراوت پر نظر نہیں کرتے اور اُنکے باطنوں کو صاف کر دیتا هی که سوائے اُسکے کسي طرف آنکھہ اُٹھا کر نہیں دیکھتے پھر اُنکو خالص کر لیتا هی که اُسي کے بساط عزت پر بیٹھے رهتے هیں پھر اُنپر اپني اسما و صفات کي تجلي چمکاتا هی که وہ انوار معرفت سے روشن هو جاتے هیں پھر اُنکو اپنا جمال بے پردہ دکھلاتا هی که آتش محبت میں جل جاتے هیں پھر اُنپر اپني جلال کا حجاب کر دیتا هی که جس سے صحراء عظمت و کبریا میں بھٹکتے پھرتے هیں پھر جب اُسکے جلال کو ملاحظه کرکے کچھہ حظ اُٹھاتے هیں تو اُنکو دهشت سے بیہوش کر دیتا هی که عقل و بصیرت سے بیخبر هو جاتے هیں اگر نا اُمید هوکر لوٹنے کا قصد کرتے هیں تو لوٹنے نہیں دیتا اور خطاب کرتا هی که کیوں اپني جهالت اور عجلت سے مایوس هوکر پھرے جاتے هو صبر کرو اور جلدي نه مچاؤ پس نه پھر سکتے هیں نه پهنچ سکتے هیں نه دور رہ سکتے هیں نه نزدیک جا سکتے هیں حیران هوکر دریاے معرفت میں غرق هو جاتے هیں اور رحمت کامله نازل هو محمد صلي الله علیه و سلم پر جنکي ذات پر نبوت کا خاتمه هو گیا اور اُنکے آل و اصحاب پر جن کو خلق کي سیادت اور امامت کا عهدہ عنایت هوا *

بعد حمد و صلوٰۃ کے جاننا چاهیئے که الله جلشانه کي محبت وہ مقام هی جسپر تمام مقامات کا خاتمه هي اور یهه وہ درجه هی جسپر

تمام درجات کي انتہا ھی بعد سمجھنے معني محبت کے معلوم ہوتا ھی کہ کوئي مقام پہلے محبت سے نہیں ھی مگر ایک مقدمہ اُسي کے مقدمات سے ھی مثل توبہ اور زھد اور صبر وغیرہ کے اور کوئي درجہ بعد محبت کے نہیں ھی مگر وہ ایک ثمرہ اور ایک نتیجہ اُسي کے ثمرات اور نتائج سے ھی مثل شوق اور اُنس اور رضاء وغیرہ کے اور کوئي مقام گو کیساھي عزیز الوجود کیوں نہو ایسا نہیں ھی کہ جسکے امکان پر کسیکو ایمان نہ ھووے مگر محبت اللہ جلشانہ کي عجب مقام ھی کہ اُس کے امکان پر ایمان لانیوالے بھي کم ھیں یہاں تک کہ بعضے علماء اُس کے امکان سے اِنکار کرتے اور کہتے ھیں کہ اللہ جلشانہ کي محبت کے سواے اِس کے اور کچھہ معنے نہیں ھیں کہ ھمیشہ اُس کي اطاعت کي جاوے کیونکہ محبت کے لیئے ضرور ھی کہ محبوب اُسي جنس اور اُسي کے مثل ھووے اور جب کہ وہ علماء محبت سے اِنکار کرتے ھیں تو اُنس اور شوق اور لذت مناجات اور تمام لوازم محبت سے بھي اِنکار کرتے ھیں پس ضرور ھی کہ اِس امر سے حجاب دور کیا جاوے اور حقیقت محبت کي بیان کي جاوے اِس لیئے ھم اِس کتاب میں اول تو محبت کے باب میں شریعت کي شہادت لائینگے پھر اُس کي حقیقت اور اسباب کو بیان کرینگے پھر اِس امر کو لکھینگے کہ سواے اللہ جلشانہ کے اور کوئي استحقاق محبت کا نہیں رکھتا پھر اِسکو بیان کرینگے کہ سب سے بڑھکر لذت دیدار کي ھی پھر بیان کرینگے کہ دیدار آخرت میں موقوف ھی اِسپر کہ دنیا میں اُس کي معرفت حاصل ھووے پھر بیان اِس بات کا کرینگے کہ وہ کون سے سبب ھیں کہ جن سے محبت اللہ جلشانہ کي بڑھے پھر اُسکو بیان کرینگے کہ کیا سبب ھی کہ اِنسان محبت میں باھم تفاوت رکھتے

هیں پھر بیان کرینگے کہ کیا سبب ہی کہ سمجھہ لوگوں کي اُس کے معرفت سے قاصر ہی پھر معنے شوق کے بیان کرینگے پھر بیان کرینگے کہ اللہ تعالی اپنے بندہ سے محبت رکھتا ہی پھر بیان کرینگے کہ محبت کي علامتیں کیا ہیں جس سے معلوم ہو کہ بندہ اپنے خدا کو چاهتا ہی پھر معنے اِس کے بیان کرینگے پھر اِس میں جو دل کو کشادگي ہوتي ہی اُس کو لکھینگے پھر رضا کے معنے اور اُس کي فضیلت اور حقیقت بیان کرینگے پھر اِس کو بیان کرینگے کہ دعا اور گناہ سے محبت جاتي نہیں رهتي پھر کچھہ حکایتیں اور باتیں عاشقوں کي نقل کرینگے پس اِتنے بیان اِس کتاب میں ہیں *

بیان شریعت کے گواہونکا ثبوت میں محبت میں بندہ کے ساتھہ خدائے عزوجل کي

اِس کو جاننا چاهیئے کہ تمام اُمت کا اِس پر اتفاق ہی کہ اللہ تعالی اور اُس کے رسول صلي‌اللہ علیہ وسلم کي محبت فرض ہی پس اگر محبت کا وجود نہ ہوتا تو فرضیت اُس کي کس طرح ہوتي اور محبت کے معنے طاعت کے نہیں ہیں اِس لیئے کہ طاعت نتیجہ اور ثمرہ محبت کا ہی اور محبت کے ثبوت کي دلیل یہہ ہی کہ خود اللہ جلشانہ فرماتا ہی یحبہم ویحبونہ کہ اللہ جلشانہ اُن سے محبت رکھتا ہی اور وہ اُس سے محبت رکھتے ہیں دوسرا قول اللہ عزوجل کا یہہ ہی والذین امنوا اشد حباللہ کہ اِیمان‌والے سب سے بڑھکر اللہ سے محبت رکھتے ہیں تو اِس آیہ سے محبت اور تفاوت محبت کا ثبوت

هوتا هى اور حضرت صلي‌الله عليه وسلم نے چند حديث ميں الله جلشانه كي محبت كو ايمان كے شرط ميں بيان فرمايا هى چنانچه ابوزر بن عقيلي نے حضرت سے سوال كيا كه يا رسول الله ايمان كيا هى آپ نے جواب ديا كه ايمان يهه هى كه الله اور اُس كے رسول سے سب سے بڑهكر محبت ركهے اور دوسري حديث ميں آپ نے فرمايا هى كه كوئي ايمان نهيں لاتا جب تک كه الله اور اُس كا رسول سبب سے زياده اُس كے محبوب نه هوں اور ايک حديث ميں بيان فرمايا هى كه كوئي بنده ايمان نهيں لاتا جب تک كه ميں اُس كے نزديک اُس كے اهل و عيال اور دولت و مال اور سب آدميوں سے زياده محبوب نه هوں اور ايک روايت ميں هى كه جب تک اُس كي جان سے زياده محبوب نه هوں اور كيوں نه هو خود الله جلشانه فرماتا هى كه اگر تمهارے باپ اور بيٹے اور بهائي اور مال اور دولت اور تجارت زياده محبوب هونگے به نسبت الله اور اُس كے رسول كے تو تم اُس كے حكم كے منتظر رهو اور اُس كو محل تهديد و انكار ميں ارشاد فرمايا هى اور حضرت رسول صلي‌الله عليه و سلم نے حكم كيا هى كه الله اور اُس كے رسول سے محبت ركهو چنانچه فرمايا هى كه الله جلشانه سے محبت ركهو كيونكه وه هر روزه تم كو نعمتيں پهنچاتا هى اور مجهسے محبت ركهو اِس ليئے كه الله مجهسے محبت ركهتا هى جاننا چاهيئے كه اِن آيات و احاديث سے ثابت هوا كه محبت اور طاعت ميں فرق هى طاعت صرف ثمرهٔ محبت اور نتيجهٔ محبت هى نه اصل حقيقت محبت پس جو لوگ محبت كي حقيقت سے انكار كرتے هيں وه بادهٔ محبت كے مزه سے بيخبر هيں اور هر چند مرد عاقل اِس سخن آشنا سے ديوانه هى اور افسون محبت اُس كے نزديک افسانه ليكن

دل شناسد که چیست جوهر عشق	عقل را زهره بصارت نیست

پروانه کو خبر هی که تلخي دود شمع میں کیا حلاوت هي اور دیوانه کو معلوم هی که زنجیر کي جھنکار میں کیا کیفیت هی قطعه

تو نازنین جهانی و ناز پرورده	ترا ز سوز درون و نیاز ما چه خبر
چو دل بمهر نگارے نه بستهٔ اي مه	ترا ز حالت عشاق بینوا چه خبر

روایت میں آیا هی که ایک شخص نے حضرت صلي الله علیه و سلم سے آکر کہا که یا حضرت میں آپ کو چاهتا هوں آپ نے فرمایا که اگر هم کو چاهتے هو تو فقر پر مستعد رهو پھر اُس نے کہا که میں الله جلشانه کو چاهتا هوں آپ نے فرمایا که اگر خدا کو چاهتے هو تو بلاء کے تحمل پر آماده رهو اور حضرت عمر رضي الله تعالي عنه سے منقول هی که ایک مرتبه حضرت صلي الله علیه و سلم نے مصعب ابن عمیر کو دیکھا که وہ چلے جاتے هیں اور ایک بکري کے کھال کا کمر بند کمر سے باندھے هوئے هیں که اُن کو دیکھکر حضرت صلي الله علیه و سلم نے فرمایا که دیکھو اِس شخص کو که کس طرح پر الله نے اُس کے دل کو روشن کیا هی میں نے دیکھا تھا که اُس کي والدین کسطرح پر اُسکي پرورش کرتي تھي عمده عمده غذائیں اُسکو دیتي تھي اب الله اور اُس کے رسول کي محبت نے اُس کا یهه حال کر دیا هی جو که تم دیکھه رهے هو اِن احادیث سے ثابت هوا که محبت الله جلشانه اور اُس کے رسول صلي الله علیه و سلم کي اُسي کو هوگي جو که فقر اور بلا پر مستعد رهیگا اور فقر کو فخر سمجھیگا اور بلا اور مصیبت پر شکر کریگا اِس لیئے که عاشق کو صرف یهه کافي هی که معشوق کے سواے کسي طرف التفات

نہ کرے اُسکي محبت نے کام رکھے اگر وہ لطف کرکے اپنے پاس بلاوے تو اُس کي مہرباني هي اور اگر بہ قہر اُسکو دور کرے تو اُس کي مرضي هي بلکہ هزار مرتبہ معشوق اُس کو نکالے وہ اُس کا کوچہ نہ چھوڑے اور هزار طرح اپنا دامن چھوڑاوے وہ اُس کا دامن هاتھہ سے نہ دے اگر چلے تو اُسي کي طرف اگر بھاگے تو اُسي کي جانب کسي طرح پر طلب نہ چھوڑے کما قيل

دست از طلب ندارم تا کام من بر آيد
با تن رسد بجانان يا جان ز تن بر آيد
جان بر لب است در دل حسرت کہ از لبانش
نگرفت هيچ کامي جان از بدن بر آيد

هزار معشوق اُن کا اُن سے منہہ چھپاوے وہ اُس کي ديدار کي خواهش نہ چھوڑيں اور جب تک وہ اپنا جمال نہ دکھلاوے اُسکے کوچہ سے نہ هٹيں هر وقت زبان حال سے يهي پکارتے رهيں

بنماي رخ کہ خلقي والہ شوند و حيران
بکشاي لب کہ فرياد از مرد و زن بر آيد

بلکہ جو عاشق صادق هيں وہ قہر ميں زيادہ لطف پاتے هيں اور فقر اور بلا پر زيادہ شکر کرتے هيں چنانچہ حضرت بايزيد بسطامي رح جس روز فقر و بلا سے فارغ رهتے تو کہتے کہ الهي تو نے آج نان دي مگر نان خورش کہاں هي يعني کيا خفگي هي کہ آج کوئي مصيبت نہيں دي اسليئے کہ مصيبت تو عاشقوں کے حصہ ميں هي

زاهدانرا جنة الفردوس باید نزل گاه
عاشقانرا لذت اندر قعر زندانست و بس
لطف او را عام و خاص ونیک و بد یابنده‌اند
قهر او را پیش رفتن کار خاصانست و بس

عاشق وهي هی که اگر ایک لمحه میں محبوب اُس کا اُسکو هزار بار دار پر کهینچے اور اپنے آپ کو اُس سے بیزار بناوے تب بهي وہ بدستور ثابت قدم رهے اور اگر هزار مرتبه جسم اُس کا پارہ پارہ کرے تب بهي وہ کچهه الم نه پاوے اور اگر اُس کو درکات دوزخ میں ڈال دے تب بهي وہ کچهه پرواہ نه کرے جیسا که حضرت ادریس علي نبینا وعلیه التحیة والثنا فرماتے که اوکان بیني و بینک بحر من نار لخضت فیها شوقا الیک که الهي اگر میرے اور تیرے بیچ میں ایک آگ کا دریا حایل هوتا تو تیرے شوق میں اُس میں کود پڑتا اور اُس سے نه نکل جاتا *

حکایت

لکها هی که بني اِسرائیل میں ایک شخص تها که وہ دریاء محبت میں ڈوبا هوا اور آتش عشق میں جلا هوا تها خداوند عالم نے اُس کي محبت دکهلانیکو اُسکا اِمتحان لیا اور اُسوقت کے نبي کو حکم دیا که اِس شخص سے کهه دو که تیرے واسطے جهنم میں جگهه هی تو کیوں اِس قدر عبادت کرتا هی نبي نے اُس سے جاکر کها وہ نهایت خوشي سے وجد میں آیا اور کها که الحمدلله پیام دلدار کا تو لائے اب تک تو هم جانتے تهے که همارا اُس محفل میں کچهه ذکر هي نهیں هی اب معلوم هوا که جهنم میں همارے واسطے جگهه تجویز کي گئي هی اِس سے بڑهکر اور کیا خوشي هوگي تب اُس نبي کو اِلهام هوا که تم نے

همارے عاشقوں کو دیکھا همارے محبت نے کس طرح پر اُن کو بے
خبر کر رکھا هی که هماري رضا پر راضي اور هماري قضا پر شاکر هیں
مولاناي معنوي اپني مثنوي میں لکھتے هیں که ایک مرتبه الله جلشانه سے
حضرت موسي علیه السلام نے عرض کي که الهي وه خصلت کیا هی
جس سے مجھے تیري محبت زیاده هو جواب هوا که اي موسي میرے
سوا کسي طرف التفات نه کر میرے قهر کو دوسرے کي محبت سے بهتر
جان اور بلا اور مصیبت میں بھي میرا دامن نه چھوڑ اي موسي تو
آخر هوشیار اور جوان اور عقیل هی کیوں میرا دامن چھوڑیگا جب
که تو جانتا هی که مجھه کو تجھه سے محبت هی خیال کر که بچه اپني
ماں کا دامن کب چھوڑتا هی ماں اُسکو مارتي جاتي هی وه اُسي کي
بدن سے چپٹتا جاتا هی وه هٹاتي جاتي هی وه اُسیکا دامن پکڑتا هی کما قیل

گفت چون طفلي به پیش والده	وقت قهرش دست هم دروے زده
خود نداند که جز او دیار هست	هم ازو مخمور و هم از اوست مست
مادرش گر سیلئي بر وي زند	هم به مادر آید و بر وي تند
از کسي یاري نه خواهد غیر او	ز وست جمله شر او و خیر او
خاطر تو هم ز مادر خیر و شر	التفاتي نیست جا هاي دگر

اور خبر مشهور میں آیا هی که حضرت ابراهیم علیه السلام نے ملک
الموت سے وقت نزع کے فرمایا که تم نے دیکھا هی که کوئي دوست
اپنے دوست کو مارتا هو اُس وقت الله جلشانه نے وحي کي که تمنے
کسي دوست کو دیکھا هی که دوست کے ملنے سے نفرت کرتا هو تب
حضرت ابراهیم نے فرمایا که اي ملک الموت اب اپنا کام کرو لیکن یهه

رتبه أسي شخص كا هي جو كه دل و جان سے الله جلشانه كو چاهتا هي اور جب كه وه جانيگا كه موت سے ميرا محبوب مليگا تو أس كے ليئے دل أس كا بيقرار هوگا اور سواے موت كے كچهه اچها معلوم نه هوگا اور اِسي واسطے الله جلشانه نے فرمايا هي كه فتمنوا الموت ان كنتم صادقين كه اي يهود اگر تم سچے هو كه تم خداے جلشانه كو چاهتے هو تو موت كي خواهش كرو اِس ليئے كه يهه ذريعه هماري وصال كا هي

مولانا فرماتے هيں

چون تمنوا موت گفت اي صادقين	صادقم جانرا بر افشانم برين
مرگ شيرين گشت ونقلم زين سرا	چون قفص هشتن پريدن مرغ را
جانهاي بسته اندر آب و گل	چون رهند از آب و گلها شاد دل
در هواي عشق حق رقصان شوند	همچو قرص بدر بي نقصان شوند
اي حريفان من از انها نيستم	كز خيالاتي درين ره اينستم
مردن اين ساعت مرا شيرين شداست	بل هم احياء پئي من آمداست
اقتلوني يا ثقاتي لائما	ان في قتلي حياتي دائما

اور حضرت سيد كائنات صلي الله عليه و سلم نے فرمايا هي كه الهي مجهه كو اپني محبت عطا كر اور محبت أس كي جو مجهے چاهتا هي اور محبت أس شي كي جو تيري محبت سے مجهے نزديك كرے اور اپني محبت كو مجهے آب سرد سے زياده محبوب كر ايك مرتبه ايك اعرابي حضرت صلي الله عليه و سلم كے پاس آيا اور كهنے لگا كه يا حضرت قيامت كب هوگي آپ نے پوچها كه تو نے أس كے واسطے كيا سامان جمع كيا هي أس نے كها كه نه ميں نے نماز نه بهين

نے روزہ کثرت سے جمع کیا ہی ہاں میں اللہ جلشانہ اور اُس کے رسول کي محبت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا کہ جو جس کو چاہیگا وہ اُسي کے ساتھہ رہیگا حضرت انس رضي اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بعد اِسلام کے مسلمان کسي چیز سے اِس قدر خوش نہیں ہوئے جتنے کہ اِس بات سے خوش ہوئے اور حضرت ابوبکر صدیق رضي‌اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہی کہ جس نے اللہ جلشانہ کے خالص محبت کا مزہ چکھا وہ دنیا کي طلب نکریگا اور سب آدمیونسے وحشت کرنے لگیگا سچ ہی بیت

خواب راحت شد ازان دیدہ کہ دیدن دانست
رفت آسایش ازان دل کہ طپیدن دانست

اور عاشق صادق کي علامت یہي ہی کہ اُس کے نظر میں محبوب کے سوا کوئي نہ سماوے اور سب سے اُس کو تعلق چھوٹ جاوے اور کوئي خواہش اُس کے دل میں نہ رہے مراد ومطلوب اُس کا صرف محبوب ہو پس اِسي واسطے جو عاشق خدا کا ہوگا اُس کو دنیا سے کچھہ علاقہ نہ رہیگا طالب مولي طالب دنیا نہ ہوگا جیسا کہ مولانائے معنوي مجنون کے حال میں ایک حکایت لکھتے ہیں کہ وہ لیلي کے طلب میں اُنٹني پر سوار ہو کر چلا اُنٹني بچہ کے محبت سے پیچھے پھر پھر آتي اور مجنون کو منزل لیلي تک نہ پہنچاتي کہ آخر اُس نے ناقہ کو چھوڑا اور کوچہ محبوب میں پہنچا

بود مجنون را سبک رو ناقۂ
وربجز لیلي مراو را فاقۂ

جاي دیگر بود لیلي را نکو
شد سوار ناقہ مجنون سوئے او

ناقہ را میر اند مجنون ہر زمان
بچہ از ناقہ بماندش ناگہان

میل مجنون جانب لیلی کشان　　میل ناقه جانب طفلش دوان
یکدم ار مجنون ز خود غافل شدے　　ناقه گردیدي و واپس آمدے
عشق و سودا چونکه پر بودش بدن　　مي نبودش چاره از بیخود شدن
آنکه او باشد مراقب عقل بود　　عقل را خود عشق لیلي در ربود
لیک ناقه بس مراقب بود چست　　چونکه او دیدي مهار خویش سست
فهم کردي زو که غافل گشت و دنگ　　رو سپس کردي بیک ره بي درنگ
چون بخود باز آمدي دیدے ز جا　　کو پسش رفتست بس فرسنگها
در سه روزه ره بدین احوالها　　ماند مجنون در تردد سالها
گفت اي ناقه چو هر دو عاشقیم　　هر دو ضد بس همره نا لایقیم
نیستت بر وفق من مهر و مهار　　کرد باید از تو صحبت اختیار
این دو همره همدگر را راهزن　　گمره آن جان کو فرو ناید ز تن
جان ز هجر عرش اندر فاقه　　تن ز عشق خار بن چون ناقه
جان گشاید سوي بالا بالها　　در زده تن در زمین چنگالها
تا تو با من باشي اي مرده وطن　　پس ز لیلي دور ماند جان من
راه نزدیک و بماندم سخت دیر　　سیر گشتم زین سواري سیر سیر
سرنگون خود را ز اشتر در فگند　　گفت سوزیدم ز غم تا چند چند
آنچنان افگند خود را سخت زیر　　که مخلخل گشت جسم آن دلیر
چون چنان افگند خود را سوے پست　　از قضا آن لحظه هم پایش شکست
پاي را بر بست گفتا گو شوم　　در خم چوگانش غلطان میروم
عشق مولي کي کم از لیلي بود　　گوي گشتن بهر او اولي بود
گوي شو میگرد در میدان عشق　　غلط غلطان در خم چوگان عشق
خانه ویران کن فرود آئي ز وي　　تا بکي وا بسته مرکب شوے
راه لذت از درون نه از برون　　چند آبادانی و قصر و حصون

قصر چیزي نیست ویران کن بدن | گنج در ویرانی است اي میر من
این نمي بیني که در بزم شراب | مست آنکو خوش شود کو شد خراب
گرچه بر نقشست خانه بر کنش | گنج جو و ز گنج آباد ان کنش

اور حضرت حسن بصري رحمة الله علیه فرماتے هیں که جس نے اپنے خداے جلشانه کو پهچانا وہ اُس سے محبت کریگا اور جس نے دنیا کو پهچانا وہ اُس سے نفرت کریگا اور مومن لهو ولعب میں نه رهیگا تا که غافل هو اور جب وہ فکر کریگا تب غمگین هوگا اور حضرت ابو سلیمان دارانی فرماتے هیں که الله جلشانه کے مخلوقات میں ایسے ایسے لوگ هیں که جن کو جنت اور اُس کي نعمتیں تو ذکر سے بازهي نهیں رکهتیں تو اُن کو دنیا کب باز رکهه سکیگي اور روایت میں آیا هی که حضرت عیسي علي نبینا وعلیه الصلوة والسلام کا گذر تین شخصوں پر هوا جنکے جسم لاغر اور رنگ زرد هو گئے تهے آپ نے پوچها که کس لیئے تمهارا یهه حال هی اُنهوں نے کها که دوزخ کے خوف سے آپ نے فرمایا که خداے جلشانه پر واجب هی که ڈرنیوالے کو بچاوے پهر وهاں سے چلے تو اوٗر تین شخصوں کو دیکها که وہ لاغري بدن اور زردي چهرہ میں اُن سے بهي بڑهه کر تهے اُن سے بهي آپ نے وهي پوچها اُنهوں نے کها که جنت کے شوق نے یهه حال کر دیا هی آپ نے فرمایا که الله جلشانه پر واجب هی که جو تم چاهتے هو وہ تم کو دے آگے جب بڑهے تو آپ نے اور تین آدمیوں کو دیکها که جنکي لاغري اور ناتواني حد سے زیادہ تهي اور جنکے چهرے نور کے آئینه معلوم هوتے تهے اُن سے بهي آپ نے وهي سوال کیا اُنهوں نے کها که الله جلشانه کي محبت نے یهه حال کر دیا هی آپ نے فرمایا که تم هي مقربان بارگاہ هو

تم هي خاصان درگاه هو تم هي نزديکان حضرت اعلي هو اور عبدالواحد بن زيد کهتے هيں که ميرا گذر ايک شخص پر هوا جو که برف ميں سوتا تها ميں نے پوچها که تجهه کو برف کي سردي! نهيں معلوم هوتي اُس نے کها که جس کو الله جلشانه کي محبت نے سب سے بے تعلق کر ديا هو اُس کو برف کي سردي کيا معلوم هو و لنعم ما قيل

گداي کوي تو از هشت خلد مستغني است
اسير بند تو از هر دو عالم آزاد است

اور حضرت سري سقطي رحمة الله عليه فرماتے هيں که روز قيامت کے تمام اُمتيں اپنے انبيا کے نام سے پکاري جائينگي که اي اُمت موسي اور اي اُمت عيسي اور اي اُمت محمد صلي الله عليه و سلم سواے عاشقان جمال ايزدي کے که وه اِس طرح پکارے جائينگے که اي خدا کے چاهنے والو چلو اپنے محبوب کے پاس که يهه سنکر اُن کو ايسي خوشي هوگي که قريب هوگا که دل اُن کے پهٹ جاويں اور اُن کو شادي مرگ هو جاے اور هرم بن حيان فرماتے هيں که مومن جب اپنے پروردگار کو پهچانيگا اُس سے محبت کريگا اور جب محبت کريگا تب اُس کي طرف چليگا اور جب اِس کي حلاوت پاويگا تب دنيا کو هرگز خواهش کي نظر سے اور آخرت کو سستي اور غفلت کي نظر سے نه ديکهيگا او ر وه اپنے جسم سے تو دنيا ميں رهتا هي اور اپني روح سے آخرت ميں هي اور يحيي بن معاذ نے فرمايا هي که عفو سے اُس کے گناه دور هوتے هيں پهر اُس کے رضا کا کيا پوچهنا هي اور اُس کي رضا سے سب کام پورے هوتے هيں تو اُسکي محبت کا کيا

ذکر هی اور اُس کي محبت عقل کو کھو دیتي هی پھر اُس کے تودد
کا کیا کہنا هی اور اُس کي مودت سب چیز کو جو سواے اُس کے
هی بھلا دیتي هی تو اُس کے لطف کا کیا ٹھکانا هی اور بعض کتابوں
میں لکھا هی که الله جلشانه فرماتا هی که ای میرے بندہ جو تیرا حق
مجھه پر هی اُسي کي قسم هی که میں تجھے چاهتا هوں تو تجھه کو
بھي قسم هی اُس حق کي جو میرا تیرے اُوپر هی که تو بھي مجھکو
دوست رکھه اور یحیيي بن معاذ نے فرمایا هی که ایک رائي کے دانه کے
برابر محبت مجھکو زیادہ بھلي معلوم هوتي هی به نسبت عبادت ۷۰
برس کے جو بغیر محبت کے هو ولنعم ماقیل

پیش حق یک ناله از روي نیاز	به که عمري بي نیاز اندر نماز

محبت کي حقیقت اور اُسکے اسباب کا بیان

جاننا چاهیئے که محبت کے واسطے معرفت یعنے پہچان کا هونا
ضرور هی اِسلیئے که اگر پہچان نه هوگي تو محبت کیونکر هوگي پس
جس چیز کي ادراک سے کسي قسم کي لذت حاصل هو وہ چیز دل
کو محبوب هوگي اور جس سے کچھه ایذا هو وہ دل کو مبغوض هوگي
پس محبوب کے معنے یهه هیں که طبیعت کو اُس کے جانب رغبت
هو اور مبغوض کے معنے یهه هیں که طبیعت کو اُس سے نفرت هو
پس اگر طبیعت کي رغبت بڑھه جاوے تو اُس کو عشق کہینگے اور
اگر نفرت بڑھه جاوے تو اُس کو عداوت کہینگے *

اصل دوسري

جب که محبت جانئے اور پہچاننے پر موقوف هی تو جتني خواهش کي قسمیں هونگي اُتني هي محبت کي بهي قسمیں هونگي پس هر ایک خواهش کو ایک ایک قسم کي چیزوں کي ادراک کي قوت هی اور اُن میں سے بعضے چیزوں کي ادراک سے ایک قسم کي لذت حاصل هوتي هی اور به سبب اُس لذت کے طبیعت کو اُس طرف رغبت هوتي هی اور وهي چیز طبیعت سلیم کو محبوب هو جاتي هی مثلاً آنکهه کو اچهي صورتوں اور پاکیزه شکلوں کے دیکهنے سے ایک قسم کي لذت ملتي هی اور کانوں کو اچهي آوازوں اور موزوں راگوں کے سننے سے فرحت هوتي هی اور قوت شامه کو اچهي خوشبوؤں کے سونگهنے سے ایک کیفیت هوتي هی اور قوت ذایقه کو اچهے کهانوں سے اور قوت لامسه کو نرم اور نازک چیزوں کے چهونے سے لذت حاصل هوتي هی غرضکه جب اِن حواسوں کو اِن چیزوں کے ادراک سے لذت ملتي هی تو طبیعت کو لا محاله اُن کي جانب میل و رغبت هوتي هی یہانتک که خود حضرت سید کائنات علیه افضل التحیات نے فرمایا هی که مُجهکو تمهاري دنیا کي تین چیزیں پیاري هیں خوشبو اور عورتیں اور میري آنکهه نماز سے ٹهنڈهي هوتي هی پس حضرت نے خوشبو کو محبوب فرمایا حالانکه آنکهه اور کان کو اُس سے کچهه حظ نہیں هی صرف قوت شامه کو اُس سے حظ هوتا هی اور عورتوں کو محبوب فرمایا حالانکه اُن سے صرف قوت باصره اور لامسه کو حظ هوتا هی نه قوت شامه اور ذایقه اور سامعه کو اور نماز کو فرمایا که اُس سے خنکي چشم هوتي هی اور اُسي کو سب سے بڑهه کر محبوب اپنا بتلایا اور یهه ظاهر

هی که یہہ حواس خمسہ ظاہري اُس سے کچھہ حظ نہیں پاتي بلکہ وہ
چھٹھواں حواس هي جو دل کا مرکب هی اور اُس کو وهي جان سکتا
هي جو که دل رکھتا هی اور حواس خمسه کي لذتوں میں تو جانور
بهي اِنسان کے شریک هیں پس اگر محبت صرف اُنهیں چیزوں پر منحصر
هووے جنکو یہہ حواس خمسہ ظاهري جان سکتے هیں اور اِسي دلیل
سے یہہ کہا جاوے که چونکه الله جلشانه حواس کے ادراک سے باهر هي
اور خیال میں نہیں آ سکتا تو پهر کیونکر اُس کي نسبت محبت کا
اطلاق هو سکے تو اِنسان کي خاصیت هي باطل هو جاے اور اُس میں
اور جانوروں میں جو تمیز به نسبت چھٹھویں حواس کے هی جس کو
عقل یا نور یا دل یا جو کچھہ کہو باقي نه رهے بڑا بد نصیب وہ شخص
جو محبوب حقیقي کي محبت کا منکر هو اور بڑا بد بخت وہ اِنسان
جو معشوق اصلي کے عشق سے بے خبر هو نادان وهي هی جو اُس کي
معرفت نه چاهے جاهل وهي هی جو اُس سے دوستي نه رکهے ٹوٹیں
وہ هاتهہ جو اُس کا دامن نه پکڑ سکیں پهوٹیں وہ آنکهیں جو اُسکا جمال
نه دیکهہ سکیں بیت

بشکند دستي که خم در گردن یاري نه شد
کور به چشمي که لذت گیر دیداري نه شد

جو لوگ الله جلشانه کي محبت سے اِنکار کرتے هیں وہ نہیں جانتے
که بصیرت باطني قوت میں بصیرت ظاهري سے بہت بڑهہ کر هی اور
دل کي نظر آنکهہ سے بہت زیادہ تیز هی اور جمال باطني جس کو
عقل دیکهتي هی وہ جمال ظاهري سے جس کو آنکهہ دیکهتي هی بہت

بہتر ھی اسي لیئے بلا شبہہ دل کو اُن امور الہي کے جاننے سے جنکو یہہ حواس ظاھري نہیں جان سکتے ایک عجیب لذت حاصل ھوتي ھی کہ اِن حواس کي لذتوں سے بہت بڑھہ کر ھی اور اسي واسطے طبع سلیم اور عقل صحیح کو جو رغبت اُسکي طرف ھوتي ھی وہ بہت قوي ھوتي ھی اور محبت کے معنے سواے اِسکے اور کچھہ نہیں ھیں کہ جس چیز کے چاھنے سے لذت ھووے اُس کي طرف رغبت کرنا کہ جس کي تفصیل اب آئیگي پس یہہ سمجھہ کر اللہ جلشانہ کي محبت سے وھي اِنکار کریگا جو کہ بہائم کے درجہ سے نہ نکلا ھو اور اِنہیں ظاھري حواسونکے مدرکات پر لذتوں کو منحصر جانتا ھو مولاناے معنوي فرماتے ھیں

ایہاالمحبوس في رهن الطعام ‌ سوف تنجوان تحملت العظام
اغتذا بالنور کن مثل البصر ‌ وافق الاملاک یا خیر البشر
چون ملک تسبیح حق را کن غذا ‌ تا رھي ھمچون ملایک از اذا
قوت جبریل از مطبخ نہ بود ‌ بود از دیدار خلاق وجود
این چراغ شمس کو روشن بود ‌ نہ ز فتیلہ و پنبہٗ و روغن بود
سقف گردون کو چنین دایم بود ‌ نہ ز طناب و اُستني قایم بود
ھمچنان این قوت ابدال حق ‌ ھم زحق دان نہ ز طعام نہ زطبق
جسم شانرا ھم ز نورا سرشتہ اند ‌ تا ز روح و ز ملک بگذشتہ اند
حبذا خواني نہادہ در جہان ‌ لیک از چشم خسیسان بس نہان
نور مي نوشد مگر نان میخورد ‌ لالہ میکارد بصورت میچرد
چون شرارے کو خورد روغن زشمع ‌ نور افزاید ز خوردش بہر جمع
نان خوري را گفت حق لا تسرفوا ‌ نور خوردن را نگفت است اکتفوا

اصل تیسری

اِنسان اپني ذات کو چاهتا هی اور غیر کو بهي اپني هي ذات کے لیئے چاهتا هی تا کہ وہ همیشہ بنا رهے اور کبهي وہ فنا نہ هووے اِسي واسطے موت اور قتل سے ڈرتا هی اور اُس کو برا جانتا هی اِسي لیئے اِنسان اول صحت اپني چاهتا هی پهر اپنے مال اور اولاد اور دوست آشناؤں کي بقا چاهتا هی اِس لیئے کہ در حقیقت اُن کي بقا وہ اپني ذات کي بقا سمجهتا هی کہ نام اُس کا باقي رهیگا اور جس قدر مال اور دولت اور کنبہ قبیلہ اُس کا زیادہ هوگا اُس کو وہ اپني شوکت اور عزت کي ترقي سمجهیگا پس اِن سب کي محبت در اصل محبت اپني ذات کي هی دوسرے اُس شخص کو چاهتا هی جس نے اُس کے ساتهہ احسان کیا هو اور اُس کو فائدہ پهنچایا هو لیکن در اصل اُن سے محبت کرنا عین اپنے ساتهہ محبت کرنا هی مثلاً کسي کو طبیب سے جس نے اُس کا علاج کیا هو محبت هو تو وہ محبت اِس سبب سے هی کہ اُس نے اُس کو صحت دي تو یهہ محبت اپنے هي ذات کي هوئي تیسرا سبب آدمي کسي کو دوست رکهے بغیر خیال کسي فائدہ کے جو اُس سے حاصل هو مثلاً محبت حسن و جمال کے کہ خود حسن و جمال باعث محبت هی اور دل کو اُس کي طرف میل هوتا هی گو کہ کسي قسم کا فائدہ اُس سے قضاء شهوت وغیرہ کا نہ هو مثلاً آدمي سبزہ زار اور گلزار اور دریا اور نهر اور عمارات لطیفہ کو چاهتا هی اور اُن کے دیکهنے سے اُس کا دل خوش هوتا هی اور سواے دل کي لذت کے اور کسي قسم کا فائدہ اُس سے حاصل نهیں هوتا *

اصل چوتھی حسن و جمال کے معنے

جاننا چاهیئے که جو خیالات اور محسوسات کی تنگی میں گرفتار هی وه جانتا هی که حسن و جمال کے یہی معنے هیں که اعضا مناسب هوں شکل اچهی هو صورت پاکیزه هو رنگ سرخ هو اور جس میں یهه سب باتیں جمع هوں اُس کو حسین و جمیل جانتا هی اور جو شکل و صورت سے خارج هووے اُس کو جمیل و حسین نہیں جانتا حالانکه یهه غلطی اُس کی سمجهه کی هی بلکه حسن و جمال کے یهه معنے هیں که جس چیز کا جو کمال هی وه اُس میں هووے پس جو چیز کمال میں کامل هوگی وهی جمال میں کامل کهلاویگی مثلا اِنسان اچها وهی هی جس کے اعضا مناسب هوں اور جس کا رنگ سرخ هو جس کا قد و قامت معتدل هو اور گهوڑا اچها وهی هوگا جس میں گهوڑے کی صفات اچهے جمع هوں خط اچها وهی کہلائیگا جس کے حروف با قاعده اور درست هوں پس گهوڑے میں اگر اِنسان کی صفات اور اِنسان میں گهوڑے کی صفات هوں تو وه هرگز اچها نه کہلائیگا بلکه برا ٹهہریگا غرضکه هر ایک چیز کا حسن و جمال علحده علحده هی اور وه شکل و صورت پر مُنحصر نہیں هی بلکه اُن چیزوں پر بهی اطلاق حسن کا هوتا هی جو حواس خمسه کے ادراک سے خارج هیں مثلا اخلاق نیک وه جس اِنسان میں هونگے تو وه صاحب خلق حسن کہلائیگا اِسی واسطے جسطرح پر که حسن صورت کا صورت کے کمال پر اطلاق هوتا هی حسن سیرت کا سیرت کے کمال پر اطلاق هوتا هی بلکه حسن صورت باعث اُسقدر محبت کا نہیں هی جسقدر که حسن سیرت باعث محبت هی ورنه کیوں اِنسان انبیاء اور اولیاء اور ائمه اور صحابه اور مجتهدین اور

اساتذہ اور فقراد کو دوست رکھیں حالانکہ اُن کی دوستی کہ وہ حسن سیرت کے باعث هی عشق صورت پر غالب هوتي هی اور تمام مال و متاع بلکه اپنے جانوں کو انسان اُن پر قربان کر دیتا هی اور اُنکے نام پر اپني جان فدا کرتا هی تو یہہ محبت کچھہ اُنکي شکل و جمال ظاهري کے سبب سے نہیں هی بلکه سیرت و کمال باطني کے سبب سے هی پس معلوم هوا که جمال باطني بهي باعث محبت هی بلکه وہ محبت جمال ظاهري کي محبت پر غالب هي *

اصل پانچویں

کبهي محب اور محبوب میں باهم محبت کا ایک اور هي سبب هوتا هی که جسکے سبب سے دونوں میں محبت هو جاتي هی که وہ باعث نه جمال هی نه کسي قسم کا فائدہ بلکه فقط تناسب ارواح که خواہ نخواہ بلا کسي اور سبب کے باهم محبت هو جاتي هی الحاصل اِس تمهید سے ثابت هوا که محبت کے پانچ سبب هیں اور هم دعوي کرتے هیں که اِن پانچوں سبب سے مستحق محبت فقط ایک ذات پاک وحدہ لا شریک له کي هی اور کوئي دوسرا مستحق محبت في ذاته نہیں هي یہانتک که انبیا و اولیا که اُن کي محبت بهي بذاته نہیں هی بلکه اُن کي محبت عین محبت الله جلشانه کي هی اِسلیئے که محبوب کا محبوب محبوب هی محبوب کا رسول و پیغامبر محبوب هی محبوب کا محب محبوب هی تو اِن سب کي محبت عین محبت الٰهي هی شعر

عشق را با تو نسبتي است درست	بر در هر که رفت بر در تست

اب هم اُن پانچوں سببوں کو به تفصیل بیان کرتے هیں *

پہلا سبب کہ آدمي اپني هي ذات سے محبت رکھتا هی اور اپني بقا چاهتا هی

هم کہتے هیں کہ یهي سبب بڑا سبب الله جلشانہ سے محبت رکھنے کا هی اِس لیئے کہ جو شخص اپني ذات کو پہچانیگا اور اپنے پروردگار کو جانیگا وہ سمجھیگا کہ میري هستي میري ذات سے نہیں هی بلکہ اُسکا هست کرنیوالا اور اُسکا بنانیوالا اور اُسکا سنوارنیوالا اور اُسکا درست کرنیوالا اور اُس کو عدم سے وجود میں لانیوالا اور هي کوئي هی کہ جسنے اُس کو پیدا کیا جس نے اُسکو زندگي دي جس نے اُسکو کمال پر پہنچایا جسنے اُس کو وہ اسباب فراهم کر دیئے کہ جس سے اُس کي زندگي هی ورنہ اِنسان کیا هی عدم محض هی اگر فضل الهي شاملحال اُس کے نہ هوتا تو پردہ نیستي سے اُسکا جمال کس طرح نظر آتا اور اُس کو مراتب کمالي و جلالي کا یہہ مرتبہ کیونکر حاصل هوتا پس وجود و هستي اُسکي صرف اُسي حی و قیوم کے سبب سے هی جو کہ قایم بذاتہ هی اور دیگر اشیاء کا قیام اُس کي ذات سے هی پس جب کوئي شخص اپني هستي اور وجود کو دوست رکھیگا تو کیونکر اُسکو دوست نہ رکھیگا جس کے سبب سے اُس کي هستي هی اور جب اُسکو یقین اِس پر هوگا کہ ذات واجب‌الوجود وہ هی جس نے هم کو پیدا کیا اور هم کو بنایا اور همکو زندہ کیا اور هر حال اور هر وقت میں وهي باعث همارے قیام اور زندگي اورهستي کا هی تو ضرور وہ اُس سے محبت کریگا اور اگر یہہ جانکرپھر بھي اُس سے محبت نہ کرے تو جاننا چاهیئے کہ وہ نہ اپنے آپ کو پہچانتا هی نہ اپنے پروردگار کو جانتا هي اور جب اُس کو پہچان هي نہیں هی تو محبت کیونکر

ہوگي اسليئے كه محبت ثمره معرفت هي اسيواسطے حسن بصري رح نے فرمايا هى كه جو كوئي اپنے رب كو پہچانيگا وه اسكو چاهيگا اور جو دنيا كو پہچانيگا وه اس كو چهوڑيگا اور حديث شريف ميں آيا هى من عرف نفسه فقد عرف ربه جس نے اپني ذات كو پہچانا اس نے اپنے رب كو پہچانا افسوس اس آدمي كي بدنصيبي پر جو اپني ذات كو نه پہچانے اور سواے اپني صورت ظاهري كے اپنے جمال باطني كي حقيقت كو نه جانے مولانا فرماتے هيں

اي غلامت عقل وتدبيرات وهوش | تو چرائي خويش را ارزان فروش
هيچ محتاج مي گلگون نه | ترک کن گلگونه تو گلگونه
اي رخ چون زهره ات شمس الضحے | اي گداي رنگ تو گلگونها
باده كاندر خم همي جوشد نهان | ز اشتياق رويتو جو شد چنان
اي همه دريا چه خواهي كرد نم | وي همه هستي چه مي جوئي عدم
اي مه تابان چه خواهي كرد گرد | اي مه اندر پيش رويت روي زرد
تو بهر صورت كه آئي بايستي | كه منم اين والله آن تو نيستي
يكزمان تنها بماني تو ز خلق | در غم و انديشه ماني تا به حلق
آن تو كي باشي كه تو آن واحدے | كه خوش و زيبا وسرمست خودے
مرغ خويشي صيد خويشي دام خويش | صدر خويشي فرش خويشي بام خويش
تو نه اين جسم تو آن ديده | وا رهي از جسم اگر جان ديده
آدمي ديداست باقي گوشت پوست | هرچه چشمش ديده است آنچه نه اوست
گر تو آدم زاده چون او نشين | جمله ذرات را در خود به بين
چيست اندر خم كه نهر اندر نيست | چيست اندر خانه كاندر شهر نيست

دوسرا سبب کہ آدمي اُسکو چاهتا هی جسنے اُسکے ساتهہ اِحسان کیا هو اور اُسکو فائدہ پہنچایا هو

جاننا چاهیئے کہ جو شخص کسي کے ساتهہ احسان و سلوک کرے یعنے اُسکو مال و دولت عطا کرے اور اُسکي حاجت برلاوے اور اُسکي اعانت کرے اور اُس سے بشیریں کلامي پیش آوے اور اُسکا معین و مددگار رہے اور اُسکو شر اعداء سے بچاتا رہے اور اُسکے مقاصد و مطالب بر لانے میں اسباب فراهم کر دیا کرے اور اُس کي خواهش پوري کر دیا کرے اُسکے عزیز و اقارب کو خوش و خرم رکهے تو ایسا شخص ضرور محبوب هو جائیگا اور آدمي ایسے محسن کو دل سے چاهنے لگیگا پس هم کہتے هیں کہ یہہ وہ سبب هی کہ جس سے ثابت هوتا هی کہ سواے الله جلشانہ کے اور کوئي مُستحق مُحبت کا نہیں هی اِس لیئے کہ اگر آدمي جانے اور سوچے تو وہ سمجهیگا کہ محسن حقیقي سواے اُسکے کوئي دوسرا نہیں هی اور اُسکے احسانات کا کچهہ ٹهکانا نہیں هی کوئي مُحاسب اُسکو شمار نہیں کر سکتا کوئي گننےوالا اُسکو گن نہیں سکتا جیسا کہ خود فرماتا هی وان تعدوانعمۃ الله لا تحصوها کہ اگر الله کے نعمتوں کا شمار کرو تو شمار نہ کر سکوگے اور جو ظاهر میں احسان کرتے هیں وہ محسن مجازي هیں درحقیقت وہ احسان بهي اُسي کي جانب سے هی مثلا کوئي شخص تجهے خزانہ عطا کرے تو وہ محسن حقیقي نہیں هی بلکہ محسن مجازي هی حقیقي محسن الله جلشانہ هی اِس لیئے کہ اُسنے خزانہ جمع کر دیا اور دینےوالے کو توفیق دي کہ تجهے عطا کرے تو جس نے مال اور اِرادہ اور توفیق کو پیدا کیا وهي سچا محسن هی اگر الله جلشانہ مال کو نہ پیدا کرتا تو خزانہ کہاں سے جمع هوتا اور

اگر دینیوالے کا دل تیری طرف راغب نه کرتا تو وہ کیونکر تجھے دیتا اسلیئے که سب مطیع و فرمانبردار اُسی کے هیں تو یهه سب احسان در اصل اُسی کے هوئے اور دینیوالا صرف ایک واسطه هوا یعنے جو شخص نظر غور سے احسانات کی طرف دیکھیگا تو وہ سوا‌ے الله جلشانه کے کسی کو محسن نه پاویگا اور کوئی احسان کرے وہ سمجھیگا که میرے خدا نے یهه احسان کیا الله جلشانه فرماتا هی فاینما تولوا فثم وجه الله جهاں منهه کروگے الله هی کو پاوگے مولانا فرماتے هیں

چون محمد پاک شد زین نار و دود	هر کجا رو کرد وجه الله بود
هر کرا باشد بسینه فتح باب	او بهر شهرے به بیند آفتاب
حق پدید است از میان دیگران	همچو مه اندر میان اختران
جان نا محرم نه بیند روی دوست	جز همان جان کاصل او از کوی اوست

پس اگر احسان کرنیوالے سے محبت رکهنا امر طبعی هی تو کوئی شخص سواے الله جلشانه کے مستحق محبت نهیں هی اور باوجود اُسکے الله جلشانه سے محبت نه رکهنا دلیل جهالت هی که اُس کو محسن نهیں جانتے اور احسان کو محسن مجازی پر ختم کرتے هیں حالانکه یهه کیسی غلطی هی اِس غلطی کو ایک مثال سے سمجهنا چاهیئے که اگر کوئی سایل کسی بادشاہ سے کچهه سوال کرے اور وہ اُس کو اپنے خزانه سے کچهه عطا کرے تو اول وہ اپنے وزیر کو حکم دیگا وزیر اپنے نائب سے کهیگا نائب خزانچی کو اجازت دیگا خزانچی اپنے ملازموں کو اجازت دیگا یهانتک که درجه بدرجه اُس سایل کو ایک سپاهی لاکر روپیه حواله کریگا اب اگر وہ سایل سپاهی سے کهے که تو میرا محسن

هی تو نے مجھے روپیہ دیا وہ کہیگا کہ جاهل کیوں ہوا ہی میں ملازم خزانچی کا تها اسکا مطیع ہوں اس نے کہا میں نے تجھے دیا ہی وہ سمجھیگا کہ خزانچی میرا محسن ہی خزانچی انکار کریگا کہ مجھے نائب نے اجازت دی میں نے دیا میں اس خزانہ کا محافظ ہوں نہ مالک تب اس کی نظر نائب پرهوگی اور اسکو محسن جانیگا وہ انکار کریگا اور کہیگا کہ میں وزیر کا نوکر ہوں نہ خزانہ کا مالک تب وہ سایل سمجھیگا کہ وزیر محسن ہی وزیر جو کہ خاص مقرب بارگاہ سلطانی ہی خوف کریگا کہ ایسا نہ ہو کہ بادشاہ تک یہہ خبر پہنچے اور مجھے وہ اپنا شریک جانے تو وہ کہیگا کہ جہالت نہ کر ادب کو هاتهہ سے نہ دے مالک اس خزانہ کا بادشاہ ہی نہ میں یہہ احسان اس کا ہی تو اسی کو محسن سمجھہ تب اس سایل کے سمجھہ میں آویگا کہ یہہ سب واسطہ تهے اصلی محسن بادشاہ ہی اور یہہ سب نوکر چاکر اس کے ہیں تب وہ دل سے بادشاہ کی تعریف کریگا اور اس کو منعم اور محسن جانیگا ٭

تیسرا سبب کہ آدمی کسیکو دوست رکھے بسبب اسکی ذات کے نہ بنظر کسی فائدہ کے

طبیعت مجبول اسپر ہی کہ جس کسی کو نیک اور اچھا جانے تو بخواہ نخواہ اس کی محبت دل میں ہو جاتی ہی گو اس سے خاص اس آدمی کو فائدہ نہ پہنچے مثلا کسی آدمی کو معلوم ہو کہ فلان بادشاہ بڑا عادل اور غریب پرور اور رعیت نواز پرهیزگار عابد شب

زندہ دار سخي کریم حلیم متواضع هی گو وہ ایسي دور جگهہ پر هو کہ جهاں سننے والا کبهي پهنچ نہ سکے تب بهي اُسکي محبت دل میں هو جائیگي پس هم کهتے هیں کہ یهہ سبب بهي وہ هی جس سے ثابت هوتا هي کہ سواے الله جلشانہ کے کوئي مستحق محبت نهیں هی اِس لیئے کہ صرف الله جلشانہ کي ذات پاک ایسي هی جو تمام عالم پر اِحسان کرنیوالي هي تمام مخلوقات اُسنے اپنے فضل عمیم سے پیدا کیا اور اُن کو جمیع ما یحتاج لہ عنایت کیا کس طرح پر اُن کي شکل و صورت بنائي اور کس طرح پر اُن کو ضروریات سے فارغ البال کیا اور پهر نعمتیں گونا گون دیکر اُن کو مرفہ الحال کیا اور اُن کي زیب و زینت اور عیش و آرام کي چیزیں دیکر اُن کو صاحب شان و شوکت بنایا پس اِس سے بڑهہ کر دینیوالا اور حاجتیں پوري کرنیوالا اور سخاوت کرنے والا کون هوگا کہ بے غرض سب کو دیتا هي اور فرش سے عرش تک جس کو دیکهیئے وہ سب نمونہ اُسي کے اِحسان کا هی تو جو شخص ایسا محسن هو کہ تمام عالم اُسکے اِحسان کے ایک ذرہ کے برابر نہ هو اور جو حسن کا اور محسن کا اور اِحسان کا اور اِحسان کے اسباب کا خالق هو تو پهر اُس سے محبت نہ رکهنا دلیل جهالت هی کہ اُسکو محسن نهیں جانتا کیسا محسن جس کے اِحسان کي اِنتها نهیں کیسا سخي جس کي سخاوت کي حد نهیں جس قدر آسمان و زمین اور چاند و سورج ستارے آب و خاک آتش و باد هیں سب اُسي کے جود و سخا کے نمونہ هیں

صد هزاران بحر و ماهي در وجود | سجدہ آرد پیش آن دریاے جود
چند باران عطا باران بدہ | تا بدان آن بحر در افشان شدہ

چند خورشید کرم تابان بده | تا بدان آن ذره سر گردان شده
جان ودل راطاقت اینچوش نیست | با که گویم درجهان یک گوش نیست
هر کجا گوشي بد از وي چشم گشت | هر کجا سنگي بد از وي یشم گشت
این ثنا گفتن ز من ترک ثناست | کین دلیل هستي و هستي خطاست

چوتھا سبب حسن و جمال کے سبب سے محبت کا ھونا

هم اوپر بیان کر چکے هیں که هر ایک شخص کي طبیعت حسن و جمال کي محبت پر مجبول هي اور جمال کي دو قسمیں هیں جمال ظاهري اور جمال باطني ظاهري جمال آنکهه سے دکهلائي دیتا هي باطني جمال دل سے نظر آتا هي جمال ظاهري کو بهائم اور اطفال بهي دیکهتے هیں جمال باطني کو سواے اهل دل کے کوئي نهیں دیکهه سکتا اور جس آنکهه سے جو جمال نظر آتا هي وه اُس آنکهه کو مرغوب هوتا هي جمال ظاهري ظاهري آنکهه سے نظر آتا هي اِسلیئے اُسکو مرغوب هي اور جمال باطني دل کے آنکهه سے دکهلائي دیتا هي اِسلیئے دل کو محبوب هي مثلا انبیا اور علماء اور اولیاء سے جو محبت هوتي هي وه اُن کي صورت اور شکل کے باعث نهیں هوتي بلکه اُن کي جمال باطني کے سبب سے هوتي هي جس کو کمال کهتے هیں اور وه منحصر هي تین چیزوں پر اول علم دوسرے قدرت تیسرے تنزه و تقدس پس دیکهنا چاهیئے که یهه تینوں صفات بدرجهٔ کمال صرف الله جلشانه کي ذات میں جمع هیں نه اور کسي میں اِسي واسطے صرف وهي لایق محبت کے هي نه دوسرا *

اول علم

سب جانتے ہیں کہ کسي کا علم الله جلشانه کے علم تک نہیں پہنچ سکتا اگر تمام اولین و آخرین کے علوم جمع کیئے جاویں تو اُسکے علم کے ذرہ کے برابر نہیں ہیں کوئي چیز آسمان و زمین میں نہیں ہی کہ اُس سے پوشیدہ ہو تمام مخلوقات سے مخاطب ہو کر فرماتا ہی ما اوتیتم من العلم الاقلیلا یعنے تم کو علم نہیں دیا گیا مگر تھوڑا سا بلکہ اگر تمام اہل آسمان و زمین جمع ہوں اور ایک چیونٹي یا مچھر کي خلقت کي حکمت دریافت کرنا چاہیں تو عشر عشیر پر اُس کي حکمت کے مطلع نہ ہو سکیں پس اگر صفت علم کے باعث محبت ہو تو چاہیئے کہ سواے الله جلشانه کے اور کسي سے محبت نہ کي جائے اِس لیئے کہ سب کا علم بہ نسبت اُسکے علم کے جہل ہی ٭

دوسري صفت قدرت

قدرت بھي ایک کمال ہی اور ہر ایک کمال و عزت و جلال باعث محبت ہی یہاں تک کہ اگر اِنسان کسي دوسرے کے کمال کا حال سنتا ہی تو اُس کو ایک قسم کي لذت حاصل ہوتي ہی اور اُس صاحب کمال سے مُحبت ہوتي ہی مثلاً جب کہ ذکر شجاعت حضرت علي علیہ السلام کا ہوتا ہی تو دل کو ایک فرحت حاصل ہوتي ہی اور محبت پیدا ہوتي ہی پس جب کہ الله جلشانه کي قدرت اور غلبہ اور جلال اور عزت اور کمال پر غور کیا جاے کہ جس کے قبضہ قدرت

میں تمام آسمان اور زمین اور افلاک اور کواکب اور پہاڑ اور دریا اور ہوا اور معدنیات اور نباتات اور حیوانات اور انسان ہیں اور کسی کو ان میں سے کچھہ قدرت اپنے اوپر نہیں هی که کچھه کر سکیں بلکه سب قبضۂ قدرت میں الله جلشانه کے هیں که اسی نے ان سب کو بنایا اور ان کے اسباب پیدا کیئے اور ان کو اسی نے قدرت اور طاقت دی یہانتک که اگر چاهے ایک پشه سے بڑے بادشاه کو هلاک کر دے اور وهی اس قسم کی قدرت رکهتا هی که جس کے هاتهه میں سب کی باگ هی اور جس سے جو چاهتا هی وه کام لیتا هی اگر سب کو تباه کر دے اس کی مملکت اور سلطنت میں ایک ذره کمی نهو اور اگر مثل ان کے اور هزارها لکهوکها خلقت پیدا کر دے ذرا بهی نه تهکے پس اگر صفت کمال باعث محبت هی تو الله جلشانه سے جسکی صفت کمال اس درجه پر هو بڑهکر اور کون قابل محبت هی #

ابذلوا ارواحکم یا عاشقین	ان تکونوا فی هوا نا صادقین
گوی دولت آن سعادتمند برد	کو بپای دلبر خود جان سپرد

تیسری صفت تقدس

عیبوں اور نقصان سے مبرا هونا اور برائیوں اور خرابیوں سے منزه هونا ایسی صفت هی که جو باعث محبت هی یہی صفت هی که جس کے سبب سے انبیا اور اولیاء سے محبت هوتی هی مگر در حقیقت ان میں بهی باوجود منزه هونے ان کے عیبوں اور برائیوں سے یهه صفت بدرجه کمال حاصل نہیں هی کمال تقدس و تنزه سواے اس کے اور

کسی کو حاصل نہیں ہی جس کی صفت ہی الملک القدوس ذی الجلال والاکرام کوئی مخلوق نقص سے خالی نہیں اسلیئے کہ وہ عاجز اور مخلوق ہی پس اُن کا مخلوق ہونا اور دوسرے کا اُن پر مختار ہونا ہی اُن کے صفت تقدس کا عیب ہی کمال تقدس صرف ایک ذات اللہ جلشانہ کو حاصل ہی پس اگر یہہ صفت باعث محبت ہی تو سوائے اللہ جلشانہ کے اور کوئی لایق محبت نہیں ہی وہی صاحب کمال ایسا ہی جو اپنی شان میں یکتا ہی کوئی اُس کا شریک نہیں کوئی اُسکے برابر نہیں ایسا غنی جس کو کسی سے حاجت نہیں ایسا قدرت والا کہ جو چاہے وہی کرے کوئی اُسکا پوچھنےوالا نہیں اُسکے حکم کو کوئی ٹال نہیں سکتا اُس کے فرمان کو کوئی روک نہیں سکتا علم کا وہ کمال کہ آسمان و زمین میں ایک ذرہ اُس سے چھپا نہیں قدرت کا وہ کمال کہ جسکے اختیار سے کوئی باہر نہیں ایسا ازلی کہ جسکے وجود کی کوئی اِبتدا نہیں ایسا ابدی کہ جس کے بقاء کی کچھہ اِنتہا نہیں عدم کو اُسکے بارگاہ تک راہ نہیں سوائے اُس کے ذات کی کسی دوسرے چیز کو قیام نہیں وہی ہی جس کو اپنی عزت و جلال پر ناز ہی وہی ہی جس کو اپنی شان و کمال پر افتخار ہی اُسکے جلال کی معرفت میں عقول مُتحیر ہیں اُس کی صفت کمال میں عارفین ششدر ہیں کمال معرفت اولیاء یہہ ہی کہ اُس کے کمال کو نہیں جانتے اِنتہاء نبوت انبیا یہہ ہی کہ اُسکی ذات کو نہیں پہچانتے *

این چه مجد و بهاست سبحانه	این چه عز یا اعز سلطانه
ای همه قدسیان قدوسی	گرد کوای تو در زمین بوسی

دو جہان جلوہ گاہ وحدت تو | شہد اللہ گواہ وحدت تو
ہم مقرباتو گفت وہم جاحد | لمن الملک للہ الواحد

جیسا کہ حضرت صلی اللہ علیہ و سلم فرماتے ہیں لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک کہ میں وہ تیری تعریف نہیں کر سکتا جو کہ تو نے اپنی ذات کی خود کی ہی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں العجز عن درک الادراک ادراک کہ تیری پہچان کے جاننے سے عجز عین پہچاننا ہی پس جو شخص اللہ جلشانہ کی محبت کا منکر ہی کیا وہ اِن صفات کو اوصاف جمال اور صفات کمال سے نہیں جانتا یا اللہ جلشانہ کو اِن صفات سے موصوف نہیں سمجھتا یا اِن صفات کو بالطبع باعث محبت نہیں جانتا پس پاک ہی وہ جس نے اندھوں کی آنکھوں سے اپنے جمال کو پردہ میں چھپا لیا کہ وہ نہ دیکھہ سکیں اور اپنے جلال کو اُن سے پوشیدہ کر لیا کہ اُس سے آگاہ نہ ہو سکیں نہ اپنا جمال اُن کو دکھلاتا ہی نہ اپنے کمال کو اُن پر مطلع کرتا ہی ہاں یہہ دولت اُنہیں خوش نصیبوں کے حصہ میں رکھی ہی جنکی قسمت میں یہہ سعادت روز ازل سے لکھہ دی ہی اور جنکو حجاب کی آگ سے بچا دیا ہی اور اُن بدبختوں کو اِس سے محروم کر رکھا ہی جو کہ اندھوں کی طرح اندھیارے میں ٹٹولتے پھرتے ہیں اور دنیا کی خواہشوں کے میدانوں میں جانوروں کی طرح چرتے پھرتے ہیں یعلمون ظاہرا من الحیوۃ الدنیا وہم عن الاخرۃ ہم غافلون الحمد للہ بل اکثرہم لا یعلمون جن نیکبختوں کو اللہ جلشانہ یہہ دولت عطا کر دیتا ہی وہ اُن بدبختوں کے حال پر افسوس کرتے ہیں جو کہ اِس سے بے نصیب ہیں اور جن کو یہہ دولت حاصل نہیں ہوئی وہ اُن

صاحبدلوں پر ہنستے ہیں جو کہ اُسکے پیچھے دولت دنیا کو چھوڑے بیٹھے ہیں خود مفلس ہیں اور اُن کو مفلس جانتے ہیں خود حقیر ہیں اور اُن کو حقیر سمجھتے ہیں خود پریشان حال دنیا کی طلب میں پھرتے ہیں اور اُن کو پریشان حال سمجھتے ہیں ای کاش اگر اُن پر اُن کی حقیقت ذرا بھی کھل جائے اور اُن کی حالات پر ذرا بھی اِطلاع ہو جائے تو دیوانہ وار اُن کا دامن پکڑیں اور مجنون کی طرح گھر بار چھوڑ کر اُن کے پیچھے ہو جاویں جیسا کہ مولانائے معنوی اپنی مثنوی میں لکھتے ہیں کہ ایک یہودی نے بت خانہ بنایا اور وہاں آگ کا ڈھیر لگا دیا جو بت کو سجدہ نہ کرتا اُس کو اُس آگ میں ڈال دیتا ایک عورت مومنہ کو کہ جس کا بچہ گود میں تھا اُس نے پکڑا وہ عورت کیسی تھی

بود آن زن پاکدین و مومنہ	سجدہ بت می نہ کرد آن موقنہ

اور اُس سے کہا کہ اِس بت کو سجدہ کر اُسنے اِنکار کیا تب اُس کافر نے اُسکے گود سے اُس کے بچہ کو چھین کر آگ میں ڈال دیا اُسکے ماں کا کلیجہ محبت کے آگ سے جلنے لگا اور مضطر ہو کر چاہا کہ بت کو سجدہ کرے کہ اُس لڑکے نے آواز دی اور پکارا

اندر آ مادر کہ من این جا خوشم	گرچہ درصورت میان آتشم
اندر آ مادر بہ بین برہان حق	تا بہ بینی عشرت خاصان حق
اندر آ و آب بین آتش مثال	از جہانی کاتش ست آبش مثال
اندر آ اسرار ابراہیم بین	کو در آتش یافت ورد و یاسمین
اندر آ مادر بحق مادری	بین کہ این آزر نہ دارد آزری

اندر آ مادر که اقبال امد است	اندر آ مادر مده دولت ز دست
اندر آو دیگران را هم به خوان	کاندر آتش شاه بنهاد است خوان
اندر آئید اي همه پروانه وار	اندرین آتش که دارد صد بهار
اندر آئید اي مسلمانان همه	غیر عذب دین عذابست از همه
اندر آمد مادر آن طفل خورد	اندر آتش گوي دولت را ببرد

پانچواں سبب محبت کا مشابهت اور مشاکلت هی

جاننا چاهیئے که مناسبت اور مشابهت کو باهم میل هونے میں بڑا دخل هی لڑکا لڑکے سے بڈها بڈهے سے جانور اپنے نوع کے جانوروں سے اِسي سبب سے اُلفت کرتے هیں ولنعم ما قیل .

کند هم جنس با هم جنس پرواز	کبوتر با کبوتر باز با باز

اور یهه مناسبت کبهي ظاهري سبب سے هوتي هی جس طرح لڑکا لڑکے سے اُلفت کرتا هی که لڑکائي اور هم عمري باعث اُلفت هی اور کبهي غیر ظاهري سبب سے هوتي هی جیسا که اکثر هوتا هی که دو شخصوں میں باهم خود به خود محبت هو جاتي هی بلا ملاحظه خیال کے اور بغیر مطالبه مال کے اِسي کے سبب حضرت صلي الله علیه وسلم نے فرمایا هی الارواح جنود مجندة فما تعارف منها ائتلف وما تناکر منها اختلف پس یهه سبب بهي باعث محبت الله جلشانه هی اور یهه مناسبت ظاهري شکل و صورت کے سبب سے نهیں هی بلکه صفات باطني کے سبب سے هی جن میں سے بعض کا ذکر هم کرتے هیں اور

بعض کو جو اسرار میں سے هیں لکھ نہیں سکتے پس وہ اسباب مناسبت
جو قابل ذکر هیں یہہ هیں کہ بندہ کو اپنے پروردگار سے قربت نزدیکي
حاصل هوتي هی اُن صفات میں جنکي نسبت اِرشاد هی کہ عادتیں
اللہ کي سیکھو چنانچہ فرمایا هی تخلقوا باخلاق اللہ اور وہ خصلتیں کیا
هیں علم اور نیکي اور اِحسان اور مہرباني اور خبر اور رحمت اور
نصیحت وغیرہ اخلاق نیک جنکا ذکر شریعت میں آیا هی اور وہ مناسبت
خاص کہ جس کا بیان نہیں هو سکتا وہ هی جو کہ سوائے اِنسان کے
دوسرے میں نہیں هی جس کي طرف اِشارہ هی قل الروح من امر ربي
اگر یہہ مناسبت نہ هوتي آدم مسجود ملایک کیونکر هوتے اور اللہ جلشانہ
کي خلافت اُن کو کیونکر ملتي اور اِسي مناسبت کو حضرت صلي اللہ
علیہ و سلم نے اِن لفظوں میں تعبیر کیا هی کہ ان اللہ خلق آدم علي صورتہ
کہ آدم کو اللہ نے اپني صورت پر بنایا کہ اِسي پر بعض نادانوں نے
یہہ خیال کرکے کہ صورت وهي هی جو اِن حواس سے نظر آتي هی
اللہ جلشانہ کو بھي صاحب صورت تصور کرکے اُس کے جسم کے قایل
هوئے وتعالي اللہ رب العلمین عما یقول الجاهلون علوا کبیرا اور اِسي
مناسبت کي طرف اِشارہ هی اِس قول میں جو کہ اللہ جلشانہ نے
حضرت موسي علیہ السلام سے کہا کہ مرضت فلم تعدني کہ هم بیمار هوئے
اور اي موسي تم نے عیادت نہ کي موسي حیران هوئے پوچھا کہ الھي
تو بھي بیمار هوتا هی جواب هوا کہ فلان بندہ خاص همارا بیمار هوا
اگر تو اُس کي عیادت کرتا هم کو وهیں پاتا مولانا نے معنوي اپني مثنوي
میں لکھتے هیں کہ ایک مرتبہ حضرت بایزید بسطامي قدس اللہ سرہ
حج کے اِرادہ پر کچھہ روپیہ لیکر چلے اُن کا قاعدہ تھا کہ جس شہر

میں جاتے بندگان خاص کی جستجو کرتے اور جو مل جاتا اُس کی زیارت کرتے چنانچہ اُنہوں نے اِسی سفر میں ایک مقام پر

دید پیری با قد همچون هلال | دید در وی فروشان ذوالجلال
گفت عزم تو کجا ای با یزید | رخت غربت را کجا خواهی کشید

حضرت بایزید بسطامی نے کہا کہ حج کو جاتا ہوں اُس شیخ نے کہا کچھہ پاس بھی ہی جواب دیا کہ دو سو درم ہیں اُسنے

گفت طوفی کن بگردم هفت بار | وان نکو تر از طواف حج شمار
وان درمها پیش من نه ای جواد | دان که حج کردی و حاصل شد مراد
عمره کردی عمر باقی یافتی | صاف گشتی بر صفا بشتافتی
حق آن حقی که جانت دیده است | که مرا بر بیت خود بگزیده است
تا بکرد آن خانه را در وی نرفت | وندرین خانه بجز آن حی نرفت
چون مرا دیدی خدا را دیده | گرد کعبه صدق بر گردیده
چشم نیکو باز کن در من نگر | تا به بینی نور حق اندر بشر

پس الله جلشانہ کے ایسے خاص بندہ بھی ہوتے ہیں جنکو اِس درجہ مناسبت اُس سے ہوتی ہی لیکن مناسبت نہیں ہو سکتی جب تک کہ بندہ بعد احکام فرایض کے نوافل پر مواظبت نہ کرے اور اُس سے تقرب نہ چاہے الله جلشانہ فرماتا ہی کہ بندہ نوافل سے یہانتک مجھہ سے نزدیک ہو جاتا ہی کہ آخر کار میں اُس کو چاہنے لگتا ہوں اور جب میں اُسکو چاہتا ہوں تو میں ہی اُس کا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہی اور میں ہی اُسکی آنکھہ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہی اور میں ہی اُسکی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہی یہہ وہی

مقام هی جس میں زیادہ بولنا نہیں چاہیئے اور جس سے بہت لوگ گمراہ ہو گئے ہیں سچ هی

در نیابد حال پختہ هیچ خام	پس سخن کوتاہ باید والسلام
انچہ میگویم بقدر فہم تست	مردم اندر حسرت فہم درست
ماچہ خود را در سخن آغشتہ ایم	کز حکایت خود حکایت گشتہ ایم
این حکایت نیست خود ایمرد کار	وصف حال است و حضور یار غار

یہہ صفات جو اوپر ہم نے بیان کیئے ہیں وہ ہیں جو باعث محبت ہیں اور جب کہ یہہ بدرجۂ کمال اللہ جلشانہ کو حاصل ہیں تو کوئی بدرجۂ کمال مستحق محبت سوائے اُسکے نہیں هی *

بیان اِسکا کہ سب لذتونسے بڑھکر اللہ جلشانہ کي معرفت اور سب مزونسے بہتر اللہ جلشانہ کي رویت هی

جاننا چاہیئے کہ اِنسان کو بہت قوتیں دي گئي ہیں اور جو جو قوتیں اُسکو دي گئي ہیں اُنکا مقتضای طبع علحدہ علحدہ هی اور اُسکو لذت اور مزہ اُسي میں ملتا هی کہ اُس قوت کا مقتضاي طبع حاصل ہو مثلاً غضب اور غصہ ایک قوت هی کہ اُسکے بالطبع خواہش غلبہ اور انتقام هی پس غلبہ اور انتقام هي اُسکي لذت هی خیال کرنا چاہیئے کہ جب کوئي شخص دشمن سے اِنتقام لیتا هی اور اُس پر غلبہ پاتا هی تو کیا خوشي حاصل ہوتي هي یا قوت خواہش طعام کي هي اور وہ واسطے غذا حاصل کرنے کے بنائي گئي هی پس اُسي میں اُسکي لذت هی اور اِسي طرح

پر دیگر قوتوں سامعہ اور باصرہ اور شامہ کا حال قیاس کرنا چاھیئے پس اِن سب قوتوں کي لذت اُسکے مقتضاے طبع کے ملنے میں هی اور رنج اور دکھہ اُسکے نہ ملنے میں اِسي طرح ہر دل میں ایک قوت هی جس کا نام هی نور الهي اور اُسي کو عقل اور اُسي کو اِیمان اور یقین کہتے هیں اور یہہ قوت اِسلیئے دي گئي هی کہ اُس کے ذریعہ سے حقایق اشیاء دریافت کي جاویں پس اِس قوت کا مقتضاے طبع معرفت اور علم هی اور یہي اُس کي لذت هی اور علم خاص ترین صفات ربوبیۃ سے هی خیال کرو کہ جب کسي اِنسان کي تعریف اُسکے علم کے سبب سے کیجاتي هی کیا لذت اُس کو حاصل هوتي هی اور کس قدر وہ خوش هوتا هی اور قوت علم کے بقدر شرف معلوم کي هی پس کوئي شي اجل واعلي و اشرف موجودات میں اُس سے نہیں هی جو کہ سب کا پیدا کرنیوالا اور سب کا سنوارنیوالا اور سب کا تدبیر کرنیوالا اور سب کا تربیت دینیوالا هی پس اُس کي ربوبیت کے اسرار پر مطلع هونا اور اُسکي ترتیب امورات کا جو کہ تمام موجودات کو محیط هیں علم حاصل هونا سب انواع علوم سے بڑھکر هی اور سب سے زیادہ تر اُس میں لذت اور لطف هی بلکہ جب کوئي شخص اِس علم کے مزہ سے واقف هو جاتا هی تب اور علموں کو جہل سمجھتا هی اور سچ هی (بہاءالدین آملي)

علم نہ بود غیر علم عاشقي
کل من لم یعشق الوجہ الحسن
دل کہ فارغ شد ز مہر آن نگار
این علوم و این خیالات وصور
تو ز غیر علم عشق ار دل نہي

ما بقي تلبیس ابلیس شقي
قرب الرحلي الیہ و الرسن
سنگ استنجاء شیطانش شمار
فضلہ شیطان بود بر آن حجر
سنگ استنجا بہ شیطان میدهي

لوح دل از فضلهٔ شیطان بشو ... اي مدرس درس عشقي هم بگو
چند چند از حکمت یونانیان ... حکمت ایمانیان را هم بدان
چند زین قصه و کلام بے اصول ... مغز را خالي کني اي بوالفضول
صرف شد عمرت به بحث نحو و صرف ... از اصول عشق هم خوان یکدو حرف

جاننا چاهیئے که اِس عالم ظاهري میں کوئي لذت حکومت اور ریاست سے بڑهکر نہیں هی جس کے واسطے اهل همت تمام مزے کهانے پینے عیش و آرام کے چهوڑ دیتے هیں اور جو کم همت هوتے هیں وہ عیش و آرام کے لطف میں رهکر اُس مزہ کو کهو دیتے هیں اِسي طرح پر جو بڑے عالي همت هیں وہ اِس ظاهري عالم کي حکومت اور ریاست کو اُس لطف اور شرف کے واسطے چهوڑتے هیں جو که اسرار ربوبیت کے علم سے اُن کو حاصل هوتي هیں جس لذت کو کوئي نہیں جان سکتا که کیسي هی یهه وہ لذت هی جس کو نه کسي آنکهه نے دیکها نه کسي کان نے سنا نه کسي بشر کے دل پر اُس کا خیال گذرا یهه وہ لذت هی جو همیشه رهیگي اور جس میں کسي طرح کي کدورت نہیں هر طرح سے پاک اور صاف هی پس جو لذت الله جلشانه کي معرفت میں اور اُسکي صفات اور افعال اور نظام مملکت کے غور کرنے میں هی وہ کسي دوسري چیز میں نہیں هی پس جو لوگ اُس کے افعال اور اِنتظام پر جو که فرش زمین سے اعلیٰ علیین تک هی غور کرتے هیں اور اُسکے قدرتوں کے میدانوں میں اپني عقل کے گهوڑے دوڑاتے هیں اور اُس کي صنعت کے باغوں کو اپنے دل کے آنکهوں سے دیکهتے هیں اور اُسکي معرفت کے طرح طرح کي خوش ذایقه پهلوں اور میووں کو چکهتے هیں اور اُس کي قدرت کے رنگا رنگ پهولوں کو دیکهتے هیں

اور قسم قسم کے خوشبو سونگھتے ھین وہ ھر وقت ایسے جنتون میں رھتے ھیں کہ جن کا عرض آسمان و زمین سے زیادہ ھی وہ ایسے باغونکا گلگشت کرتے ھین کہ جس باغ کا ھر چمن نئے ڈھنگ کا اور جس چمن کا ھر تختہ نئے رنگ کا ھی ھر قطعہ میں نیا ھی شجر نظر آتا ھی ھر شجر میں نیا ھی ثمرہ دکھلائی دیتا ھی اِس باغ میں کوئی پھول نہیں جو اپنے رنگ میں البیلا نہ ھو اور کوئی پھل نہیں جو اپنے مزہ میں اکیلا نہ ھو جس پھول کو دیکھیئے وہ اپنے جوبن میں نرالا ھی جس پھل پر نظر کیجیئے وہ اپنے ذائقہ میں دوبالا رباعي

شاخے هزار گل و گلي صد هزار برگ	برگي هزار رنگ و رنگي هزار بو
نتوان حساب یافت زگلهاے این چمن	در صد هزار عمر ابد آو بسین نکو

پس جن لوگوں نے اِن جنتوں کو دیکھا اور اِن گلوں کو سونگھا اور اِن میوؤں کو چکھا وہ کب اور کسي میں کچھہ لذت پا سکتے ھیں موت بھي اُن سے وہ لذت نہیں چھڑا سکتي اِسلیئے کہ موت صرف اُن کے احوال کو تغیر کر دیتي ھی بلکہ جو موانع اور شواغل ھیں اُن کو دور کر دیتي ھی جیسا کہ فرمایا ھی ولاتحسبن الذین قتلوا في سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربهم یرزقون اِس آیہ سے یہہ نہ سمجھنا کہ یہہ مخصوص اُنھیں شہیدوں کو ھی جو کہ میدان جنگ میں مارے جائیں بلکہ عاشقان جمال ایزدي ھر لحظہ هزار بار شہید ھوتے ھیں اور هزار مرتبہ زندہ ھوتے ھیں اور پھر هزار مرتبہ مقتول ھوتے ھیں

کشتگان خنجر تسلیم را	هر زمان از غیب جان دیگرست

الحاصل جاننا چاھیئے کہ لذت پہچانئے اللہ اور اُس کے صفات اور افعال

اور اسرار اور حکمتوں کے سب لذتوں سے بڑھکر هی اور یهه لذت اُسکو نهیں حاصل هو سکتي جو که دل نهیں رکهتا هی اسلیئے که دل هي معدن اِس قوت کا هی اور جو دل رکهتے هیں جب که وه الله جلشانه کي معرفت میں فکر کرتے هیں اور اُن پر اسرار الهي کچهه کهلتے هیں تو اُن کو وه فرحت هوتي هی که قریب اِس کے هو جاتے هیں که اُنکو شادي مرگ هو جائے اور مر جائیں اور وه خود تعجب کرتے هیں که ایسے سرور اور فرحت کي برداشت اُن کو کیونکر هوئي اور کیونکر متحمل اِسکے هوئے اور یهه کیفیت وجداني هی نه زباني دل هي اِس کیفیت کو جانتا هي تقریر کو اِس میں کچهه دخل نهیں دل هي وه باغ هی جس میں معرفت کا شجر هی دل هي وه شجر هی جسمیں محبت کا ثمر هی دل هي وه چمن هی جسمیں هزاروں پهول پهولتے هیں دل هي وه نهال هی جسمیں هزاروں پهل لگتے هیں دل هي وه دریا هی جس سے هزاروں در نکلتے هیں دلهي وه صدف هی جسمیں هزاروں گوهر پیدا هوتے هیں محبت کي کان دل هی معرفت کا خزانه دل هی بوستان اُلفت جسے کهتے هیں وه دل هی گلستان مسرت جسے کهتے هیں وه دل هی دلهي وه تخت هی جسکو عرش سبحان کهتے هیں نهیں نهیں دل هي وه مکان هی جسے لامکان کهتے هیں دل اُسکے گهر کا نام هی جو بے نشان هي اُسکي حقیقت کون جان سکے یهه اُسیکي شان هی اُسي نے دل کو یهه وسعت دي که سب کي سمائي اُسمیں هو جاتي هی اُسي نے اُسکو یهه فراخي دي که سب کي گنجایش اُسمیں هو جاتي هی کوئي چیز نهیں که اُس میں نه سما سکے کوئي شي نهیں که اُس میں نه آ سکے چیزوں کا ذکر چهوڑو اشیاء کا نام نه لو وه اُس میں سما جاتا هی جو کهیں نهیں سماتا وه اُس میں رهتا هی جو کهیں نهیں رهتا وه اُس میں

نظر آتا هی جو کہیں دکھلائي نہیں دیتا وہ اُس میں ٹھہرتا هی جو کہیں نہیں ٹھہرتا جو زمین پر نہیں سماتا جو آسمان میں نہیں آتا وہ دل هي میں آ جاتا هی نہ زمین میں یہہ گنجایش نہ آسمان میں یہہ وسعت جو مومن کے دل میں هی مولانا فرماتے هیں

آسمان را این بزرگي از کجاست
که دل پاک ولي الله راست

گفت پیغمبر که حق فرموده است
من نه گنجم هیچ در بالا و پست

در زمین و آسمان و عرش نیز
مي نه گنجم این یقین دان ایعزیز

در دل مومن بگنجم اي عجب
گر مرا جوي دران دلها طلب

گام در صحراي دل باید نهاد
زانکه در صحراي گل نبود کشاد

أیمن آباد است دل اي دوستان
چشمها و گلستان در گلستان

ابو سلیمان دارانی رحمۃ الله علیه فرماتے هیں که الله تعالی کے بعض بندے ایسے هیں که جن کو خوف جہنم اور اُمید جنت تو الله جلشانه سے جدا هي نہیں کرتي اُن کو دنیا کب اُس سے جدا کر سکیگي کسي دوست نے حضرت معروف کرخي رحمۃ الله علیه سے پوچھا که کس شی نے تم کو برانگیختہ کیا هی عبادت کي طرف اور چھڑا لیا هی علاقہ تمہارا خلق سے تھوڑي دیر خاموش رهے پھر جواب دیا که موت کي یاد نے اُسنے پھر پوچھا که موت کیا هی کہا که ذکر قبر و برزخ اُس نے کہا که قبر کیا هی جواب دیا که خوف جہنم اور اُمید جنت اُسنے کہا که یہہ کیا هی ایک مالک ایسا هی که یہہ سب کچھہ اُسي کا هی اگر اُس سے محبت رکھے تو یہہ سب تجھے بھلادے اور اگر تیري اور اُس کي پہچان هو جائے تو وہ سب اپنے ذمہ لے لے اور سب کام تیرے کر دے اور حضرت عیسي علیه السلام کے اخبار میں آیا هی که اگر تم کسي

شخص کو دیکھو کہ وہ طالب اپنے رب کا ہی تو سمجھہ لو کہ اُس کی طلب نے اُس سے اور سب کو بھلا دیا ہی بعضے بزرگوں نے بشیر بن حارث کو خواب میں دیکھا اُن سے پوچھا کہ ابو نصر تمار اور عبدالوہاب وراق کا کیا حال ہوا جواب دیا کہ اُن دونوں کو میں خدا کے پاس چھوڑ آیا ہوں خوب کھاتے پیتے ہیں اُسنے پوچھا کہ پھر تم کیا کرتے ہو جواب دیا کہ الله جلشانہ جانتا ہی کہ مجھکو کھانے پینے کی کچھہ خواہش نہیں ہی اِسلیئے مجھے اِجازت دیدار کی دے دی ہی کہ میں اُسکا جمال دیکھہ رہا ہوں ابو سلیمان رحمۃ الله علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص آج اپنے نفس میں مشغول ہوگا وہ کل بھی اپنی ہی شغل میں رہیگا اور جو آج اپنے رب کی طرف مشغول ہوگا وہ کل بھی اِسی شغل میں رہیگا حضرت ثوری رحمۃ الله علیہ نے حضرت رابعہ بصری رحمۃ الله علیہا سے پوچھا کہ اپنے اِیمان کی حقیقت بتلاؤ جواب دیا کہ اُس کی عبادت نہ جہنم کے خوف سے کرتی ہوں نہ جنت کی اُمید پر کہ مزدوران کم ہمت میں شمار ہوں بلکہ میں اِس لیئے عبادت کرتی ہوں کہ اُس سے محبت رکھتی ہوں اور اُسکے ملنے کی مشتاق ہوں اور چند اشعار پڑھے جن کا مطلب یہہ ہی تجھے میں چاہتی ہوں دو طرح کا چاہنا ایک محبت خواہش کی دوسری محبت تیری ذات کی کہ تو لایق محبت کے ہی پس اول محبت نے مجھے ایسا تجھسے مشغول کر دیا کہ اور سب کو بھول گئی اور دوسری محبت نے تیرا حجاب اُٹھا دیا کہ میں نے تجھے دیکھہ لیا پس اِس میں یا اُس میں میری کچھہ تعریف نہیں ہی دونوں میں تیری تعریف ہی کہ جس نے مجھے یہہ دونوں نعمتیں دیں اور لذت مطالعہ جمال ربوبیت بعض لوگوں کو اِس دنیا میں بھی حاصل ہو جاتی ہی مگر

اُنهیں کو جن کي صفائي قلب مرتبۂ غایت کو پهنچ گئي هو ایسے هي حالت کے پهنچنے والوں میں سے بعض نے کہا هی که میں کبهي یا رب اور یا الله نهیں کهتا اور یهه کهنا میرے دل پر پهاڑ سے زیاده بهاري معلوم هوتا هی اِسلیئے که ندا اور پکار اُسکو هوتي هی جو حجاب میں هو اور جو دونوں سامهنے هوں وهاں ندا کا کیا کام هی اور جب اِس مرتبه پر کوئي شخص پهنچ جاتا هی تو خلق اُسکو پتهر مارنے لگتي هی اِسلیئے که باتیں اُسکي درجۂ عقل سے نکلجاتي هیں اور جو کچهه وه کهتا هي لوگ اُسکو جنون اور کفر سمجهتے هیں پس مقصد اور مطلب عارفین کا صرف وصال اور لقاء رب العالمین هی جب وه حاصل هو گیا سب غم جاتے رهے اور سب خواهشیں دور هو گئیں وجود هي سے بے خبر هو گئے پهر کس کي خبر رکهیں دل اُس لذت وصال میں ایسا مستغرق هو جاتا هی که اگر دوزخ میں ڈال دیا جائے تو اُسپر کچهه اثر نه هو اگر جنت کي نعمتیں اُسکے سامهنے رکهه دي جائیں اُسے کچهه خبر نهو پس افسوس هی اُسکے حال پر جو که لذت کو صرف محسوسات پر منحصر سمجهتا هی حالانکه کوئي لذت اِس سے بڑهه کر نهیں هی جیسا که کسي نے کہا هی (وهجره اعظم من ناره ووصله اطیب من جنته) که جدائي اُسکي دوزخ سے بڑهه کر هی اور وصال اُسکا جنت سے بهتر هی اور اِس لذت کا لطف صرف اُنهي کو حاصل هو سکتا هی جو که درجه بدرجه ترقي پا کر اِس لذت کے مزه سے واقف هو گیا هو اِسلیئے که کوئي لذت ایسي نهیں هی که جسکے مزے سے وه لوگ واقف هو سکیں جو که اُس درجه تک نهیں پهنچے دیکهنا چاهیئے که جب تک اِنسان لڑکا رهتا هی اُسکو کهیل اور تماشا هي اچها معلوم هوتا هی اور اُسي کو وه بڑي لذت جانتا هی پهر جب ذرا بڑا هوتا هی تب پوشاک اور خوراک اور زینت

و زینت کے مزے سے آگاہ ہوتا ہی اُس وقت اُس لطف کے آگے کھیل و تماشے کی حقارت کرتا ہی جب جوان ہوتا ہی تب حسینوں کی صحبت اور مہ جبینوں کی اُلفت کے مزے سے آگاہ ہو کر سب کو اسکے سامھنے برا جانتا ہی جب ریاست اور حکومت کی لذت سے آگاہ ہوتا ہی تب سب کو چھوڑ کر اِسی کو اعلی اور بہتر لذت سمجھتا ہی کہ اُس کا جاہ و جلال اور عزت اور کمال اور رعب داب اور شان و شکوہ اور حکومت اور ریاست سب سے بڑھ کر ہو اور در حقیقت دنیا کی آخری لذت یہی ہی اِسی طرح پر جب کہ اِنسان اللہ جلشانہ کی معرفت کی لذت سے آگاہ ہو جاتا ہی تو وہ ریاست اور حکومت بھی چھوڑ بیٹھتا ہی اور وہ سب کو حقیر جانتا ہی تب روسا اور اور اُمراء اُس پر ہنستے ہیں جس طرح پر کہ لڑکے کھیل چھوڑنے پر بڑوں کو ہنستے ہیں اُس وقت اُن ہنسنیوالوں سے عارفین کہتے ہیں کہ (ان تسخروا منا فانا نسخر منکم کما تسخرون فسوف تعلمون) کہ تم ہم سے ہنستے ہو ہم بھی جلد تم کو ہسینگے اور قریب ہی کہ تم جان لوگے ❊

بیان اِسکا کہ لذت دیدار اُسکو آخرت میں زیادہ ہوگی جسکو دنیا میں معرفت اُسکی حاصل ہی

جاننا چاہیئے کہ مدرکات کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جو کہ خیال میں آ سکے دوسرے وہ جو کہ خیال میں نہ آ سکے اول قسم میں صورتیں اور اجسام اور شکل اور رنگ داخل ہیں دوسری قسم میں ذات سبحانہ تعالی کی اور وہ شی داخل ہی جو کہ جسم نہیں رکھتی مثل علم اور ارادہ وغیرہ کے اور جس نے کسی اِنسان کو دیکھا ہو پھر آنکھ

بند کرلے تو خیال میں اُس کي صورت کو اُسي طرح پر پاویگا که گویا وہ دیکھہ رہا هی لیکن جب آنکھہ کھول کر دیکھیگا تو اُس کو زیادہ صاف پائیگا پس خیال اول ادراک هی اور رویت یعنے دیکھنا کمال ادراک هی پس جس طرح متخیلات کے دو درجے هیں اِسي طرح کي معلومات کے دو درجے هیں ایک درجه اولي هی دوسرا درجه کمال کا هی پس جس طرح پر متخیلات کے دیکھنے میں الله جلشانه نے یهه قاعدہ رکھہ دیا هی که آنکھہ بند کرنے سے حجاب هو جاتا هی اور رویت کامل نهیں هوتي اور صرف خیال رهتا هی اِسي طرح پر جو معلومات که خارج از خیال هیں اُن کا دیکھنا نهیں هو سکتا جب تک که نفس پر حجاب عوارض بدني کا هی اور شهوات اور صفات بشري کا غلبه هی بلکه حیات دنیاوي ایسا هي اُسکے لیئے حجاب هی جیسا که پلکیں آنکھہ کے دیکھنے کي حجاب هیں اور اِسي لیئے الله جلشانه نے حضرت موسي سے کها که لن تراني اور فرمایا که تدرکه الابصار یعنے اِس دنیا میں نه دیکھہ سکوگے اور صحیح یهه هی که حضرت صلي الله علیه وسلم نے شب معراج کو الله جلشانه کو نهیں دیکھا پس جب که حجاب زندگي به سبب موت کے اُٹھہ جاتا هی نفس کدورت دنیا میں ملوث باقي رہ جاتا هی پس اگر کدورت غالب هی اور قابل صفائي کے نهیں هی تو مثال اُس آئینه کے هی که جس کے جوهر کو زنگ نے کھا لیا هو اور کچھہ بھي قابلیت اِصلاح کي نه رهي هو یهه وہ لوگ هیں که جن کے شان میں آیا هی (کلا انهم عن ربهم یومئذ لمحجوبون) که وہ همیشه حجاب میں رهینگے اور ابدالاباد مخلد في النار رهینگے عیاذا بالله اور اگر کدورت نے بالکل خراب نه کر دیا هو اور قابل اِصلاح کے رکھا هو تو وہ آگ میں واسطے اِصلاح کے ڈالے جاوینگے اور جس قدر کدورت

هوگي اتنا هي عرصه اُن کے آگ میں رهنے کا هوگا تاکه اُن کي کدورت جاتي رهے کمتر درجه اُس کا ایک ساعت اور بڑهه کر سات هزار برس هیں اور کوئي نفس نہیں هی که اِس عالم سے گذر کرے اور کچهه کدورت نه هو گو که وه بہت هي کم هو اِسي لیئے فرمایا هی (وان منکم الاواردها کان علي ربک حتما مقضیا ثم ننجي الذین تقوا ونذروا الظالمین فیها جثیا) پس اِس امر کا جو یقین هی که آگ پر گذرنا هوگا اور اُس سے بچکر نکلجانے کا یقین نہیں هی پس جب که الله جلشانه اُس کو اچهي طرح ہر پاک اور صاف کر لیگا اور وعده پورا هو جایگا تب وه لایق اِسکے هوگا که اُس میں تجلي جمال هووے اور یهه تجلي جمال هر شخص میں جو که نجات پائیگا مطابق اُسکے استعداد اور معرفت کے هوگي اور اِسي کا نام رویت اور دیدار هی نه وه رویت اور دیدار که جو مخصوص به صورت اور حیثیت اور مکان کے هو که الله جلشانه اِس سے پاک هی بلکه یهه رویت اُسي رویت کا کمال هی جس کو معرفت کہتے هیں اور جو که اِس عالم میں بهي حاصل هوتي هی اور جنکي طرف اِس آیه کریمه میں ارشاد هی (نورهم یسعي بین ایدیهم وبایمانهم یقولون ربنا اتمم لنا نورنا) که اُن کا نور اُن کے آگے اور داهنے طرف هوگا اور وه یهه پکارتے هونگے که الهي همارے اِس نور کو پورا کر یعنے وهي معرفت جو اُن کو اِس دنیا میں حاصل هوئي تهي اُس کا انکشاف کامل چاهینگے اور اِسي واسطے رویت اور دیدار کے مرتبے کو وهي لوگ پہنچینگے جو که دنیا میں اُسکي معرفت کے مرتبه پر پہنچ چکے هیں اِسواسطے که معرفت هي وه بیج هی جو بڑهتے بڑهتے آخرت میں بنام رویت پکارا جائیگا جس طرح دانه بڑهتے بڑهتے آخر کو درخت کہلایا جاتا هی جس نے دانه زمین میں نه ڈالا هو وه درخت کہاں سے لائیگا پس جس نے دنیا میں

الله کو نه پہچانا ہو وہ آخرت میں کس طرح دیکھہ سکیگا سچ فرمایا ہی (من کان في هذه اعمي فهو في الاخرة اعمي) یعني جو یہاں اندھا ہی وہ وہاں بھي اندھا ہي رهیگا اور جب که معرفت کے بہت سے درجات ہیں اور رویت کے بہي بہت سے درجات ہونگے لیکن جس نے دنیا میں اسکو کچهه بهي نه پہچانا هو وه آخرت میں اسکو کچهه بهي نه دیکهیگا اور جس نے دنیا میں کچهه بهي لذت معرفت کي نه پائي هو وه آخرت میں کچهه بهي لذت رویت کي نه پائیگا اسلیئے که جو دنیا میں بویا هوگا وهي وهاں کاٹیگا حشر آدمي کا اسي پر هوگا جس میں مرا هو اور مریگا اسي حالت پر جس میں تمام عمر رها هوگا پس اصل سعادت معرفت هی جس کو شرع نے بلفظ ایمان تعبیر کیا هی اگر کوئي کہے که اگر رویت کي لذت معرفت کي لذت کے مطابق هوگي تو یہه لذت معرفت ایسي نہیں هی که جس کے لیئے تمام نعمتیں جنت کي چهوڑ دي جائیں پهر کیونکر وه لوگ که جو رویت کي لذت پائینگے جنت کي نعمتوں کو چهوڑینگے جواب اس کا یہه هی که اب بهي عارفین کو اسکي ذات اور صفات کي فکر اور مناجات میں وه لذت حاصل هوتي هی که اگر اس دنیا میں ان کو اس کے بدلے جنت ملے وه کبهي نه لیں حالانکه لذت معرفت کو گو کیسے هي کامل کیوں نه هو کچهه مناسبت لذت رویت اور دیدار سے نہیں هی جسطرح پر که عاشق کو تصور اور خیال کي وه لذت نہیں هی جو که بے حجاب آنکهه کے دیکهنے سے هي اور هم اسکو ایک مثال سے سمجهاتے هیں که دنیا میں لذت دیدار چند سببوں سے متفاوت هوتي هی *

(اول) محبوب کا جمال میں کامل هونا جتنا محبوب حسن و جمال میں کامل هوگا اتني هی محب کو اس کے دیدار کي لذت

هوگي جسکا معشوق حسن و جمال میں کامل هوگا اُسکا عاشق دیدار میں بهي پوري لذت پائیگا *

(دوسري) عاشق کي محبت اور عشق کا کامل هونا جسکو محبت زیادہ هوگي اُس کو لذت دیدار کي بهي زیادہ هوگي *

(تیسري) جمال کا اچهي طرح پر دیکهنا مثلا لطف بے پردہ جمال دیکهنے کا پردہ میں دیکهنے سے بڑهہ کر هوگا *

(چوتهي) دل کا فارغ هونا اور کسي کا کهٹکا نہ رهنا اور کسي مانع کا پیش نہ آنا مثلا جو عاشق صحیح و سالم هو اور وہ کسي اور دهیان میں سواے دیدار اپنے محبوب کے نہ هو اور کسي طرح کا اور شغل نہ رکهتا هو اور کوئي مانع اور مزاحم نہ هو جس سے وہ ڈرتا هو وہ جو لطف دیدار میں پائیگا وہ لطف وہ شخص نہیں پا سکتا هی جس کا دل کهٹکے میں هو اب خیال کرو کہ ایک شخص کسي کو چاهتا هی لیکن عشق اُسکا کامل نہیں هی اور معشوق کو بهي دور سے پردہ میں دیکهتا هی اور اچهي طرح پر اُسکا جمال اُسے نظر بهي نہیں آتا اور سانپ بچهو اُس کے بدن میں چپٹے هوئے هیں کہ جن کے درد سے اُسکا دل بهي فارغ نہیں هی پس اُسکو لذت دیدار میں کیا لطف ملیگا هاں کبهي هوا سے پردہ اُٹهہ گیا تو جمال محبوب کي ایک جهلک دور سے چمک جائیگي یا سانپ بچهوؤں کے کاٹنے سے ایک دم کو نجات پا گیا تو آنکهہ اُٹها کر اپنے محبوب کي طرف دیکهہ لیگا لیکن یہہ دیکهنا اُس دیکهنے کو کہاں پا سکتا هی جس کا عشق بهي درجۂ نہایت کو پہنچ گیا هی اور جس کے اِیذا دینیوالي بهي کوئي شي نہیں هی اور جو سب سے فارغ هو کر منتظر دیدار بیٹها هی اگر کوئي حجاب مانع هی تو وہ اُسکے دور هونیکا اِنتظار کر رها هی کہ کب یہہ حجاب اُٹهہ جائے اور

میں اپنے محبوب کو دیکھہ لوں پس یہی نسبت دیدار اور رویت کی ساتھہ معرفت کے ھی کہ پردہ جو بیچ میں پڑا ہوا ھی وہ بدن ھی اور سانپ بچھو جو کاٹ رہے ہیں شہوات نفسانی ہیں بھوکھہ پیاس غصہ رنج غم وغیرہ اورکمی عشق کے پھنس جانا نفس کا دنیا میں اور نہ رکھنا شوق ملاء اعلی کا اور نہ چاھنا اِنتقال اِس دنیا سے پس عارف گو کیسا ھی وہ کامل کیوں نہ ھو اِن کدورتوں سے بالکل مبرا نہیں ھو سکتا پس کبھی کبھی جمال معرفت سے اُسپر ایسی چمک ھو جائیگی کہ جس سے وہ دنگ رہ جائے اور عقل اُسکی جاتی رہے اور قریب ھو جائے کہ دل اُسکا ٹکڑے ٹکڑے ھو جائے لیکن یہہ چمک فقط مثل تجلی کے ھوگی اور شواغل اور افکار سے اُسکو قیام نہوگا پس موت تک یہہ لذت معرفت صاف نہوگی ھاں جبکہ موت سے حجاب اُٹھہ جائے اور حیات اصلی جو بعد موت کے ھی مل جائے تب یہہ لذت کامل ھوگی اور وھی عیش پکا ھوگا جیسا کہ فرمایا ھی (وانما العیش عیش الاخرة) کہ پکا عیش عیش آخرت کا ھی پس جو شخص اِس مرتبہ پر پہنچیگا وہ ضرور اللہ جلشانہ کا ملنا چاھیگا اور جب اُس کا ملنا چاھیگا تب موت کو دوست رکھیگا جیسا کہ مولوی معنوی حضرت بلال کے حال میں لکھتے ہیں

چون بلال از ضعف شد همچون هلال
رنگ مرگ افتاد بر روی بلال

جفت او دیدش بگفتا وا حرب
پس بلالش گفت نی نی وا طرب

تا کنون اندر حرب بودم ز زیست
تو چه دانی مرگ چه عیش است و چیست

گفت جفتش الفراق ای خوشخصال
گفت نه نه الوصال ست الوصال

گفت امشب در غریبی میروی
از تبار و خویش غایب میشوی

گفت نی نی بلکه امشب جانمن	از غریبی میرود سوی وطن
گفت رویت را کجا بینیم ما	گفت اندر حلقهٔ خاص خدا

اور بعض مرتبہ ایسے مرتبہ کے لوگ موت کا دیر کر کے آنا چاہتے ہیں تا کہ اُن کی معرفت کامل ہو جائے اِسلیئے کہ معرفت مانند تخم کے ہی اور دریاے معرفت کا کنارا نہیں ہی پس اللہ جلشانہ کی حقیقت کا احاطہ محال ہی لیکن جس قدر اُس کی ذات اور صفات اور افعال اور اسرار پر زیادہ اطلاع ہوگی اُسی قدر لذت آخرت میں زیادہ ہوگی جس طرح پر جو شخص کہ زیادہ بیج ڈالے اور اچھی طرح پر کھیت کو بناوے اور خوب اُس کی تربیت اور پرداخت کرے تو وہ اُسی قدر زیادہ فائدہ اُٹھائیگا اور اِس بیج کا بونا سواے دنیا کے آخرت میں ہو نہیں سکتا اور نہ سواے دل کے دوسرے کھیت میں وہ بویا جا سکتا ہی اور نہ سواے آخرت کے دوسرے وقت کاٹا جا سکتا ہی اِسیواسطے حضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا ہی کہ بہترین سعادت یہہ ہی کہ زیادہ عمر اللہ جلشانہ کی طاعت میں گذرے اِس لیئے کہ معرفت کا کمال اُسی وقت ہوگا کہ بہت زیادہ عمر فکر اور مجاھدہ میں گذرے اور علایق دنیا کے جن کا ایک دم سے چھوڑ دینا دشوار ہی رفتہ رفتہ اِس قدر ترک کر دیئے جائیں کہ تجرد مطلق حاصل ہوے پس اگر اِس نظر سے کہ ابھی معرفت کامل حاصل نہیں ہوئی کوئی شخص موت کو نہ چاہے تو وہ محبت کے خلاف نہیں ہی اہل معرفت کا موت کو دوست رکھنا اِس لیئے ہی کہ وہ اپنے رب سے ملیں اور اُس سے ڈرنا اِس لیئے ہی کہ سامان جمع کر لیں تا کہ بے سرو سامان اپنے رب کے پاس نہ جائیں باقی اور مخلوقات کا حال یہہ ہی کہ اگر دنیا

اُن کو اچھي طرح پر حاصل هوئي اور عيش و آرام سے اُن کي اوقات کٹنے لگي، تو وہ موت سے نفرت کرتے هيں اِسليئے کہ موت اُن سے اِس لذت دنيا کو چھڑا ليگي اور اگر دنيا ميں اُن کو تکليف هوئي اور رنج اور ايذا ميں رهنے لگے تو وہ موت کو چاهينگے تا کہ اِس رنج و غم سے نجات پائيں اور يہہ نهيں جانتے کہ موت اُن کو وہ رنج ديگي کہ جسکے مقابل دنيا کا رنج اُن کو راحت هی غرض کہ اِس تقرير سے جو هم نے کي بخوبي ثابت هوا کہ معنے محبت کے کيا هيں اور عشق کسے کہتے هيں اور لذت معرفت اور رويت کي کيا هی اب اگر کوئي پوچھے کہ رويت باريتعالي آنکھہ سے هوگي يا دل سے اُسکا جواب يہہ هی کہ اِس ميں علما کا اختلاف هی ليکن اهل بصيرت اِس طرف توجہ نهيں کرتے اِسليئے کہ کهانيوالا جو عقلمند هوتا هی ميوہ سے غرض رکھتا هی تا کہ اُسکے کھانے سے مزہ پائے اور يہہ نهيں پوچھتا کہ کہاں سے آيا هی اور کس جگہہ ميں بويا گيا هی اِسي طرح پر عاشق معشوق کا ديکھنا چاهتا هی اور اُس لذت کا طالب هی جو کہ ديدار ميں هی خواہ وہ ديکھنا آنکھہ سے هو يا سينہ سے يا دل سے يہہ الله جلشانہ کي قدرت هی کہ جس عضو کو چاهے اُس سے جو کام چاهے لے اگر پيشاني يا سينہ ميں الله جلشانہ ايسي خاصيت رکھے کہ وہ ديکھنے لگے تو کيا تعجب هی بهر حال اِسکي بحث فضول هی ليکن چونکہ اخبار و احاديث سے رويت ثابت هی اور رويت کا اطلاق آنکھہ کے ديکھنے پر هی تو هم کو کيا ضرور هی کہ هم اُس سے انکار کريں اور ظاهر لفظ کو کسي باطني امر پر بلا وجہ تاويل کريں اِسليئے همارا يهي اِعتقاد هی کہ اِسي آنکھہ سے الله جلشانہ کا ديدار نصيب هوگا *

بیان اُن سببوں کا جن سے محبت الله جلشانه کي قوي هوتي هی

جاننا چاهیئے که سب سے خوش نصیب زیاده قیامت میں وه هوگا جو سب سے زیاده الله جلشانه سے محبت رکھتا هوگا اِسلیئے که آخرت کے معنے یهي هیں که الله جلشانه کے حضور میں حاضر هونا اور اُسکے دیدار کا شرف حاصل کرنا اور اِس سے بڑهه کر خوش نصیبي عاشق کي اور کیا هوگي که فراق کے صدمے اُٹها کر اور جدائي کے رنج دیکھکر شوق میں ڈوبا هوا عشق میں بهرا هوا سب کو چهوڑ کر معشوق کو تلاش کرتا هوا محبوب کو ڈهونڈهتا هوا اُس کے بارگاه تک پهنچیے اور پهر اُسکا محبوب اُس کو اپنا جمال دکھلا کر اپنا عاشق کهکر پکارے اور ابدالآباد کو اپنے سامهنے رهنے کي اِجازت دیدے جهاں نه خوف رقیب کا هو نه ڈر جدائي کا نه محبوب کے خفگي کا اندیشه هو نه معشوق سے ملنے کا کوئي مانع هو اچهے وه عاشق جن کو یهه دن نصیب هو اچهے وه دن جن میں معشوق سے وصال هو عاشقان جمال احدي قیامت کے دن جب قبروں سے اُٹهینگے محبوب کا نام لیتے هوئے اُس کے کوچه کو چاهینگے ایسے شوق میں ڈوبے اور محبت میں بهرے هوئے هونگے که که نه کوئي فرشته اُن کو روک سکیگا نه کوئي ملک اُن کو تهام سکیگا دیوانوں کي طرح مدهوش بدحواس اپن ربي پکارتے هوئے مستوں کي مانند گرتے پڑتے اپن حبیبي کهتے هوئے اُس کے در کو چلینگے جنت کو تمنا هوگي که هم پر یهه نظر ڈالیں حوریں چاهینگي که هم کو یهه دیکھیں غلماں خواهش کرینگے که هم پر نگاه کریں وه آنکهه اُٹها کر بهي کسے کي جانب نه دیکھینگے گوشۂ چشم سے بهي کسي کي طرف نگاه نه کرینگے

سب کي هوس دل مين رہ جائيگي اُن کا نغمہ يهہ هوگا کہ آج وعدہ
ديدار هی اُن کا ترانہ يهہ هوگا کہ آج وصال دلدار هي

حبذا يوم سعادت مرحبا يوم الوصال	باغ من گل ميکند امروز بعد از چند سال

اِس حالت سے جب وہ دلدادے در دلدار تک پهنچينگے تب ارني کا غل مچائينگے اور اگر هزار لن ترانی اُن کو سنائي جائے ايک نہ سنينگے اور بار بار يهي پکارينگے کہ کہاں هيں وہ دلدار جس نے ديدار کا وعدہ آج پر رکها تها کہاں هی وہ محبوب جس نے حجاب اُٹها دينيکا اقرار آج پر کيا تها کيا آج بهي هم مشتاق لوٹ جائينگے کيا آج بهي هم بے ديکهے چلے جائينگے ❊

از جمال لا يزالي بر نداري گر نقاب
عاشقان لا اُبالي را بماند دل کباب
عاشقان ني حور خواهند ني بهشت از بهر آن
فارغ اند از کتخداي خانمان کردہ خراب

غرض کہ عاشقان احدي اِس طرح پر قبروں سے اُٹهينگے

پردہ محشر بدرند عاشقان چون از لحد	سر برآرند بادل پر آتش وچشم پر آب
بادل مجروح ميگريند و ميگويند کو	آنکہ کردہ وعدہ ديدار خود روز حساب
بي تماشاے جمال محبي گويد روز حشر	در صف بيگانگان يا ليتني کنت تراب

پس الله جلشانہ اِن مشتاقوں پر حجاب اپني اُٹهاويگا اور بے پردہ اُن کو اپنا جمال دکهلاويگا پس وے مشتاق اپنے پروردگار کو اِس طرح

پر دیکھینگے جس طرح پر کہ چودھویں رات کے چاند کو دیکھتے ہیں اور ہمہ تن چشم ہوکر اُسکے جمال کي دید میں مستغرق ہو جائینگے جب اُن سے پوچھا جائیگا کہ هل امتلئتم تمہارا جي بھر گیا وہ کہینگے هل من مزید هل من مزید کہ ابھي نہیں ابھي نہیں ذرا اور دیکھہ لینے دے

تیرا منہہ چھپانا نہیں دیکہا جاتا	ابھي ہمنے جي بھرکے دیکھا نہیں ہی

اِس لذت کو اوٗر بڑھا اور اپنا حسن اوٗر دکھلا اور ہر دم ایک لطف تازہ اُن کو دیدار میں ملتا جائیگا اور جس قدر حجاب اُن کي نظر سے اُٹھتا جاویگا اُسي قدر اُن کا شوق بڑھتا جائیگا خوشا حال اُن لوگوں کا جنکو یہہ دولت ابدي اور سعادت سرمدي نصیب ہو *

تا ابد اي دوست حلاوت دهد	چاشني درد تو در کام ما
عاشق دیوانه و مستم ازان	درد پیاپي رسد انعام ما
محبي به محبوب نظر کرد و گفت	باز بر آمد قمر از بام ما

جاننا چاہیئے کہ عاشقان جمال ایزدي جو محبت کے اعلي درجہ پر پہنچ جاتے ہیں ہر لحظہ منتظر موت کے رہتے ہیں کہ کب وہ وقت آئے کہ ہم اِس زندان سے نکلیں اور اپنے محبوب کے گلستان میں پہنچیں اِسي واسطے خبر میں آیا ہی کہ (الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب) کہ موت پل ہی جو کہ پہنچا دیتا ہی محب کو محبوب کے پاس اور ہر وقت عاشقان ایزدي دنیا کو اپنے واسطے قفس اور زندان سمجھکر اُس سے نکلنے کے خواہاں رہتے ہیں اور اپنے آپ کو اِس عالم میں مثل مسافر اور غریب کے جانکر مشتاق اپنے وطن میں

پہنچنے کے رہتے ہیں اور کیوں نہ رہیں کسی عاشق نے خوب کہا ہی کہ

چرا نہ در پئی عزم دیار خود باشم
چرا نہ خاک سر کوی یار خود باشم
غم غریبی و محنت چو بر نمی تابم
بشہر خود روم و شہر یار خود باشم
ز محرمان سرا پردہ وصال شوم
ز بندگان خداوند گار خود باشم
بود کہ لطف ازل رہنمون شود حافظ
و گر نہ تا بہ آبد شرمسار خود باشم

الحاصل یہہ معلوم ہوا کہ لذت دیدار سب سے بڑھکر ہی اور یہہ لذت اُسیقدر زیادہ ہوگی جس قدر محبت زیادہ ہوگی اور محبت اللہ جلشانہ کی صرف دنیا میں حاصل ہو سکتی ہی اور اگرچہ اصل محبت سے اللہ جلشانہ کے کوئی مومن خالی نہیں ہی لیکن غلبہ مُحبت جسکو عشق کہتے ہیں اُس سے اکثر محروم ہیں اور وہ دو سبب سے ہوتا ہی ایک علاقہ دنیا کا قطع ہو جانا اور دل کا سواے اللہ کے اور کی مُحبت سے خالی ہو جانا اِسلیئے کہ دل مثل برتن کے ہی جب کسی برتن میں پانی بھرا ہو سرکہ اُس میں نہ سمائیگا جب تک کہ کچھہ خالی نہ ہووے جس قدر پانی سے خالی ہوگا اُسی قدر سرکہ بھرتا جائیگا اللہ جلشانہ فرماتا ہی (ما جعل اللہ لرجل من قلبین في جوفہ) کہ اللہ نے ایک شخص کے دو دل نہیں بنائے ہیں اور کمال مُحبت یہی ہی کہ تمام دل سے صرف اللہ کی محبت رکھے اگر ذرا بھی کسی دوسرے کی طرف ملتفت ہوگا اُسی قدر نقصان اللہ جلشانہ کی محبت میں ہوگا اللہ جلشانہ فرماتا ہی (ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا) کہ جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہی پھر اُس پر قایم رہے بلکہ (لاالہ الا اللہ) کی بھی اصل معنے یہی ہیں کہ کوئی معبود اور کوئی محبوب سواے اللہ کے نہیں ہی اور جو محبوب ہی وہی

معبود هی اِسي واسطے اللہ جلشانہ فرماتا هی (ارأيت من اتخذ الٰهه هواه) اور اِسي واسطے حضرت نے فرمایا هی کہ مبغوض ترین معبودوں کا جو زمین پر عبادت کیا جاتا هی خواهش هی پس معلوم هوا کہ خواهش نفساني بهي معبود هی بهر حال آں لوگوں کا جو اللہ کے معبودیت کا اِقرار کرتے هیں اور هوا و هوس کو پوجتے هیں خدا کو معبود کهتے هیں اور خواهش کي عبادت کرتے هیں اور (لا اله الا الله) زبان سے کهتے هیں اور (لا اله الا الهوا) پر عمل کرتے هیں عمر مفت میں کهوتے هیں اور کچهه نهیں سمجهتے اگر سمجهتے هیں تو کچهه نهیں کرتے فضولیات میں عمر عزیز کو ضایع کرتے هیں اور هر روز اپنے پروردگار سے دور هوتے جاتے هیں آه آه

قد صرفت العمر في قيل و قال ... يا نديمي قم فقد ضاق المجال
قم و زمزم لي بما شعار العجم ... كي تريح الروح من هم و غم
وابتدأ منها ببيت المثنوي ... للحكيم المولوي المعنوي
بشنو از ني چون حکایت مي کند ... و ز جدائيها شکایت مي کند
قم و خاطبني بكل الالسنة ... عل قلبي ينتهي من ذا السنة
انه في غفلة من حاله ... خائض في قيله مع قاله
كل آن جالب قيدا جديد ... قائل من جهله هل من مزيد
نائم في الغي قد ضل الطريق ... هائم من سكره لا يستفيق
عاكف دهرا علي اصنامه ... يلهو و الكفار من اسلامه
كم انادي وهو لا يصغي النداد ... وا فوادي وا فوادي وا فواد
يا بهائي اتخذ قلبا سواه ... فهو ما معبوده الا هواه

غرض کہ منجملہ اسباب ضعف محبت اللہ جلشانہ کي غلبہ محبت

دنیا ہی یہانتک کہ اگر کسی کو آواز طیور اور نسیم سحر خوش کرے تو وہ خوشی بھی دنیا کی نعمتوں سے خیال کی جائیگی اور اُسی قدر کمی محبت اللہ جلشانہ کی ہوگی اور کسی کو دنیا میں سے کچھہ نہیں ملتا جب تک کہ اُس قدر حصہ آخرت سے کم نہ کر لیا جائے اور یہہ امر ضروری ہی جس طرح پر اِنسان پورب کو ایک قدم بھی بڑھاویگا ضرور اُسی قدر پچھم سے دور ہوگا اور اگر کوئی ایک عورت کو خوش کریگا تو اُتنا ہی اُسکی سوت کو ناراض کریگا دنیا اور آخرت مثل دو سوتوں یا پورب پچھم کی ہیں *

دوسرا سبب

محبت کے قوی ہونے کا قوت معرفت ہی جس قدر معرفت زیادہ ہوگی اُسی قدر محبت زیادہ ہوتی جائیگی اور یہہ مرتبہ حاصل نہیں ہو سکتا ہی جب تک کہ دل تمام دنیا کی شغلوں اور کاموں سے صاف اور پاک نہ ہو جائے اور جب کہ دل دنیا سے پاک ہو جائے تب چاہیئے کہ ذکر اور فکر میں ہمیشہ مشغول رہے اور اُسکی صفات اور ملکوت سموات اور ارض پر دھیان لگائے اِس واسطے کہ کوئی ذرہ آسمان و زمین سے ایسا نہیں ہی کہ جو اُسکی حکمتوں اور عجائب نشانیوں سے خالی ہو جس ذرہ پر نظر کیجائے وہ اُس کی قدرت کاملہ پر شہادت دیتا ہی اور جس برگ درخت پر تامل سے نگاہ کیجائے اُسکی حکمت بالغہ پر دلالت کرتا ہی کوئی دانہ زمین سے نہیں اُگتا کہ اپنے بونے والے کی توحید پر ہزار زبان سے اِقرار نہ کرتا ہو اور اپنے اُگانیوالے کی قدرت پر ہزار طرح سے شہادت نہ دیتا ہو

هر گیاهي که از زمین روید	وحدہ لا شریک لہ گوید

جس درخت پر نظر کي جائے هر ورق اُس کا الله جلشانه کے وحدانیت کا مقر هی جس ورق پر غور سے خیال کیا جاے اُسکي معرفت کا دفتر هی دیکھنیوالا چاهیئے ولنعم ما قیل

برگ درختان سبز در نظر هوشیار	هر ورقي دفتریست معرفت کردگار

پس جب غور سے اِن چیزونکي طرف نظر کي جائے اور اُسکے قدرتونپر جو که هر دانه اور هر ذره سے عیاں هی تامل کیا جاے تو معرفت اُسکي بڑھتي جائیگي اور جب معرفت بڑھتي جائیگي تب خواه نخواه دل پر محبت کا غلبه هوتا جائیگا که ایسے قادر مطلق او رصانع برحق سے بڑھکر کون هی جس سے محبت کیجاے جسکے قبضه قدرت میں از فرش تا عرش اور از زمین تا آسمان اور از ملک تا ملکوت هی جسنے هزاروں عجائب و غرایب سے آسمان و زمین کو آراسته کیا اور ایک ایک ذره میں اپني قدرت کو ظاهر کر دیا او ر پهر جو کچهه اُس نے بنایا اور جس کو پیدا کیا وه صرف همارے واسطے بنایا او ر پهر وهي هر وقت هماري حفاظت کرتا هی هم کو روزي دیتا هی دشمنوں سے بچاتا هی موذیات سے پناه میں رکھتا هی مصیبت کے وقت کام آتا هی درد کي حالت میں همارے ساتهه رحمت سے پیش آتا هی جو کچهه هم کو ضرورت هوتي هی پیش از سوال حاجت رفع کر دیتا هی مصیبت او ر دکهه کو ٹالتا رهتا هی اور هماري نافرمانیوں اور گناهوں سے چشم پوشي کرتا هوا هر وقت همارے اُوپر نظر رحم کي رکھتا هی اور هم پر ما باپ سے زیاده مهرباني کرتا هی اور آخرت میں همارے واسطے اُن نعمتوں کو

مہیا کیا ھی کہ جن کو نہ کسی آنکھہ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا تو تعجب ھی کہ ایسے پروردگار رحیم اور خداے کریم کو چھوڑ کر دوسروں سے محبت کریں جو کبھی ھمارے ساتھہ رہ نہیں سکتے اور جو کچھہ ھمارے واسطے کر نہیں سکتے اور جن کو کسی قسم کی قدرت اور کسی طرح کی طاقت نہیں پس اِن باتوں کو غور کرنے اور سوچنے سے دل کو خواہ نخواہ ایسی محبت اللہ کی ہو جائیگی کہ وہ سب کو بھول کر اُسی کی محبت میں ڈوب جائیگا اور محبت کے اعلیٰ درجہ پر پہنچکر آخرت میں اُس مرتبہ پر پہنچ جائیگا جس کی خبر اللہ جلشانہ دیتا ھی کہ (فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر) افسوس ھی کہ اللہ جلشانہ نے اپنے بندوں کے واسطے کیا کیا نعمتیں رکھی ھیں اور ھم بندے اپنے جہالت اور نادانی سے اُس سے بھاگتے پھرتے ھیں اور وہ ھم کو اپنے پاس بلاتا ھی اور ھم دور ھتتے جاتے ھیں سچ فرمایا ھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ (انکم تقتحمون علی النار تھافت الفراش وانا اخذ بحجزکم) کہ تم گرتے ھو آگ میں جس طرح پروانے گرتے ھیں اور میں تمھاری کمر پکڑ کر تم کو بچاتا ھوں اللہ جلشانہ سب مسلمانوں کو اپنے اور اپنے رسول کی محبت عطا کرے *

مگر بوی از عشق مستت کند	طلبگار عہد الستت کند
بہ پای طلب رہ بدانجا بری	وزانجا ببال محبت پری
بدرد یقین پردهای خیال	نماند سرا پردہ الا جلال

بیان اِسکا کہ کیا سبب ہی کہ اِنسان اللہ جلشانہ کي محبت میں متفاوت ھیں

جاننا چاھیئے کہ تمام مومنین اصل محبت میں اللہ جلشانہ کے شریک ھیں اِسلیئے کہ وہ اصل اِیمان میں باھم شریک ھیں لیکن تفاوت اُن کا محبت میں بہ سبب تفاوت معرفت اور محبت دنیا کي ھی اور اکثر شخص ایسے ھیں کہ وہ اللہ جلشانہ کے کسي صفات سے خبر نہوئے مگر چند ناموں سے جن کو اُن کے کانوں نے سنا اور اُسکو اُنھوں نے یاد کر لیا اور اپنے نزدیک اُس کے معنے ایسے قرار دے لیئے کہ جن سے اللہ جلشانہ پاک ھی اور کبھي ایسا ھوتا ھی کہ اُن اسما و صفات کي حقیقت پر تو اُن کو اِطلاع نہیں ھوئي اور اُن کے معاني فاسد بھي اپنے خیال میں نہیں جمائي بلکہ اُس پر اِیمان لے آئے اور جیسا سنا اُس کو تصدیق کر لیا اور عمل کي طرف متوجہ ھو گئے اور بحث اور مباحثہ کو چھوڑ بیٹھے تو یہي لوگ اھل سلامت ھیں اور آفتوں سے محفوظ ھیں اور اِنھیں کو اصحاب الیمین کہتے ھیں اور جنھوں نے اُس کے اسماء اور صفات کے معاني فاسد اپنے ذھن میں جمائے ھیں وہ لوگ گمراہ ھیں اور جو لوگ حقیقت کے جاننیوالے ھیں وہ مقربین میں سے ھیں اور تینوں قسم کے لوگوں کا اللہ جلشانہ نے اپنے کلام پاک میں ذکر کیا ھی (فاما ان کان من المقربین فروح وریحان و جنۃ نعیم) *

بیان اُس سبب کا کہ جس سے معلوم ھو کہ خلق کي سمجھہ اللہ جلشانہ کي معرفت میں کیوں قاصر ھیں

جاننا چاھیئے کہ سب موجودات سے ظاھر تر اور روشن تر ذات

باریتعالیٰ کی ھی تو چاھیئے کہ اُس کی معرفت بھی سب سے اول
اور سب سے بیشتر اور سب سے سہلتر ھووے حالانکہ معاملہ برخلاف
اس کے ھی سبب اسکا یہہ ھی کہ عقول ھماری ضعیف ھیں اور
جمال حضرت الہی روشنی میں نہایت درجہ پر ھی پس کمال اشراق
اور ظہور باعث خفا اور احتجاب ھی جس طرح پر کمال روشنی
آفتاب کی خفاش کے آنکھوں کے واسطے حجاب ھی پس پاک ھی وہ
جس نے اپنی نور کو اپنے ذات کا حجاب بنایا اور اپنے ظہور کو
ھماری آنکھوں کے واسطے پردہ کر دیا لیکن جس کی بصیرت قوی ھوتی
ھی اور اللہ جلشانہ اُسکی بصارت کو طاقت دیتا ھی تو وہ اُس ظہور
کی حقیقت سے واقف ھوکر معرفت کی حقیقت پر موافق اپنے قوت
کے پہنچ جاتا ھی وہ کسی فعل کو نہیں دیکھتا کہ اللہ کی طرف منسوب
نہ کرتا ھو اور فاعل حقیقی اُس کو نہ سمجھتا ھو وہ کسی غیر کا وجود
ھی نہیں جانتا بلکہ یہہ خوب سمجھہ لیتا ھی کہ ھستی میں کوئی
نہیں ھی مگر اللہ اور افعال اُس کے اُسکی قدرت کے اثاروں کے اثر
ھیں پس وہ تابع اُسی کے ھیں پس اُن کو کوئی وجود سوائے اُسکے نہیں
ھی پس جس فعل کو وہ دیکھتا ھی فاعل کی طرف نظر کرتا ھی اور
مصنوعات کو دیکھہ کر صانع کی صنعت پر خیال کرتا ھی پس کسی غیر
کی طرف آنکھہ اُس کی نہیں اُٹھتی اور کسی کو موجود نہیں سمجھتا
جس طرح پر کوئی شخص کسی شاعر کا شعر یا مصنف کی تصنیف
یا مولف کی تالیف دیکھے تو اُس کی نظر در حقیقت اُس شاعر اور
مصنف اور مولف پر ھوگی نہ اُس شعر اور تصنیف اور تالیف پر اور
یہہ ظاھر ھی کہ تمام عالم تصنیف اللہ جلشانہ کی ھی پس جس نے
اُس کی طرف دیکھا یہہ سوچکر کہ یہہ فعل اللہ کا ھی اور اُسی کا فعل

تصور کرکے اُس سے محبت کي تو وہ ہر چیز میں الله هي کو دیکھیگا اور اُسي کو پہچانیگا اور اُسي کو چاهیگا اور وهي پکا موحد اور سچا مومن هوگا بلکہ اپنے آپ کو بهي نہ دیکھیگا مگر یہي کہ میں بهي اُس کا بندہ هوں اور درحقیقت کچھہ وجود نہیں رکھتا اور یہي اُس مرتبہ پر پہنچیگا کہ جس کو فنا في التوحید کہتے هیں اور جو لوگ کہ اِس درجہ پر نہیں پہنچے وہ صرف بہ سبب قصور اپنے فہم کے هیں کہ اِس درجہ پر پہنچنے کي سمجھہ نہیں رکھتے اور افعال اور آثار کو اِس عالم کے ظاهري افعال اور اسباب پر ختم کرکے اُس کے فاعل حقیقي تک نہیں پہنچتے *

الله جلشانہ کي طرف شوق کرنیکے معنے کا بیان

جاننا چاهیئے کہ جو شخص الله جلشانہ کي محبت کا اِنکار کرتا هی ضرور وہ شوق کي حقیقت سے بهي اِنکار کریگا حالانکہ هم ثابت کرینگے کہ الله جلشانہ کي طرف شوق کرنا واجب هی اور بیان اِسکا یہہ هی کہ شوق نہیں هوتا هی مگر اُس چیز کي طرف کہ کچھہ اُسکا ادراک هو اور کچھہ ادراک نہو اگر بالکل ادراک نہو تو اِشتیاق کیونکر هوگا جس طرحپر کہ کسي شخص کو کسي نے نہ دیکھا هو نہ اُسکي صفت سني هو تو وہ کیونکر اُسکا مشتاق هوگا اور اگر بالکل ادراک هو تب بهي اِشتیاق نہوگا اِس لیئے کہ کمال ادراک رویت سے هی اور جو اپنے محبوب کو هر وقت دیکھتا هوگا تو وہ اُسکا مشتاق کیونکر هوگا پس ثابت هوا کہ اِشتیاق اُسي وقت تک هی کہ کچھہ ادراک هو اور کچھہ نہ هو اور وہ دو وجہوں سے هوتا هی کہ جس کو هم ایک مثال

سے سمجھاتے ھیں مثلاً کسي کا معشوق کسي سے جدا ھو جاے اور اُسکے دل میں اُسکا خیال رہ جاے تو ضرور وہ عاشق مشتاق ھوگا کہ دیدار اُسکا نصیب ھو لیکن اگر اُسکے دل سے اُس کا خیال جاتا رھے اور وہ بھول جاے تو اِشتیاق باقي نہ رھیگا اور اگر دیدار نصیب ھو جائیگا تب بھي اِشتیاق کا اطلاق نہ رھیگا پس شوق کے معنے یہہ ھیں کہ جو خیال دل میں ھی اُسکے کامل ھونے پر نفس کا مشتاق ھونا اور کبھي ایسا ھوتا ھی کہ دیکھنے پر بھي شوق باقي رھتا ھي یعنے کمال رویت نصیب نہیں ھوتي مثلاً اپنے محبوب کو دیکھہ تو لیا لیکن روشني میں نہیں دیکھا کہ جس سے اچھي طرح پر صورت نظر آوے تب بھي شوق اِسکا باقي رھتا ھی کہ جمال اُس کا روشني میں دیکھا جاے تاکہ اچھي طرح پر اُس کي شکل و صورت دیکھنے میں آئے اور دوسري وجہ اِشتیاق کي یہہ ھی کہ اپنے محبوب کا چھرہ تو دیکھہ لیا لیکن اُس کے خال و خط کے دیکھنے کي تمنا باقي رہ گئي پس خواہ نہ خواہ دل کو اُس کے سب اعضا کے حسن و جمال اور ایک ایک خط و خال کے دیکھنے کا شوق ھوتا ھی اور یہہ دونوں وجھیں اِشتیاق کي اللہ جلشانہ کي نسبت متصور بلکہ لازم ھیں اِس لیئے کہ امور الھي کي معرفت اگرچہ عارفین کو کسي قدر حاصل ھو جاے لیکن وہ صاف طرح پر نہیں ھو سکتي بلکہ اِس طرح پر ھوگي جس طرح پر کسي چیز کو پردہ میں سے دیکھا بلکہ معرفت خیالات کي تکدرات سے کبھي اِس دنیا میں خالي نہیں رہ سکتے پس اچھي طرح پر حاصل ھونا معرفت کا صرف آخرت میں ھوگا کہ وھیں مشاھدہ اور تجلي کا اتمام ھو سکتا ھی پس یہہ ایک سبب عاشقین اور عارفین کے شوق کا ھی دوسرے یہہ کہ امور الھي کي اِنتھا نہیں ھی اور اگر کسي پر کچھہ حقیقت کھلتي ھی تو

وہ بھي کسي کسي چيز کي اور باقي امور جن کي اِنتہا نہيں هى ايسے هي پوشيدہ رہ جاتے هيں اور اهل معرفت جانتے هيں که جن کا علم اُنکو هوا هى اُن سے بہت زيادہ ابهي پردہ غيب ميں پوشيدہ هيں اِس ليئے اُن کي معرفت کا شوق باقي رهتا هى اور جس قدر امور الهي جو پوشيدہ هيں کچھ کچھ کهلتے جاتے هيں اُسي قدر اوٗر شوق برهتا جاتا هى اور چونکه نه امور الهي کي اِنتہا هى اور نه اهل معرفت کے شوق کي تو يہہ شوق کبهي کم نہيں هو سکتا اور هميشه اهل محبت اِسي شوق ميں غرق رهتے هيں اور رهينگے

مرا کمال محبت ترا کمال جمال	دمي مبادکه نقصان پذيرد اين دو کمال

اور منجمله اُن دو شوقوں کے جن کا هم نے بيان کيا پہلا شوق دنيا مين پورا نہيں هو سکتا اِسليئے که رويت اور مشاهدہ يہاں حاصل نہيں هو سکتا *

حکايت

حضرت اِبراهيم ادهم نے جو که مشتاقان جمال احدي سے تهے ايک روز حضور ميں اپنے محبوب رب الارباب کے عرض کيا که الهي اگر کسي کو تونے وہ چيز دي هو جس سے اُس کا دل تيرے ملنے سے پہلے ٹهہر جاے اور اُسکي جلن کم هو جائے تو وہ مُجهے بهي عطا کر اِسليئے که اِضطراب نے مُجهے هلاک کر ديا اور بيقراري نے ميرا کام تمام کر ڈالا حضرت اِبراهيم فرماتے هيں که ميں خواب ميں کيا ديکهتا هوں که الله جلشانه نے مجهے اپنے حضور ميں کهڑا کيا اور فرمايا که اى ابراهيم

تجھے مجھہ سے شرم نہیں آتی کہ مجھہ سے تو چاھتا ھی کہ قبل میرے ملنے کی تیرا دل ٹھہر جائے اور تیرے شوق کی آگ بجھہ جائے کسی عاشق کو تو نے دیکھا ھی کہ معشوق کے ملنے سے پہلے اُس کا دل ٹھہرا ھو میں نے کہا کہ الہی میں تیری محبت میں اِس قدر بیدل ھو رھا ھوں کہ میں نہیں جانتا ھوں کہ کیا کہتا ھوں بس مجھے معاف کر اور سکھلا دے کہ کیا کہوں حکم ھوا کہ یہہ کہہ کہ الہی مجھے اپنے قضا پر راضی رکھہ اور اپنے بلاؤں پر صبر عطا کر اور اپنی نعمتوں کے شکر کی توفیق دے *

حکایت

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ ایک دن بہ صد ھزار شوق مسجد کو چلے جب دروازہ پر پہنچے ندا ھوئی کہ ای شبلی باین ناپاکی ھمارے گھر آنے کا قصد ھی یہہ کیا بے ادبی ھی وہ لوٹ چلے صدا آئی کہ ای شبلی ھمارے در کو چھوڑ کر کہاں جاتا ھی یہہ کیا بے پروائی ھی خاموش ھو کر رونے لگے آواز آئی کہ ای شبلی ھماری شکایت کرتا ھی یہہ کیسی گستاخی ھی تب ھنس دیئے حکم ھوا کہ ھم سے بیخوف ھو گیا یہہ کیسی نادانی ھی عرض کی کہ الہی نہ آنے پاتا ھوں نہ لوٹ سکتا ھوں نہ رونے پاتا ھوں نہ ھنس سکتا ھوں کیا کروں غصہ سے اِرشاد ھوا کہ ھمارے اسرار کا کھلوانا چاھتا ھی ای شبلی خاموش خاموش یہہ سب اِمتحان ھیں اور آزمایش چوں و چرا کو دخل نہیں اِس قدر سمجھہ لے کہ ھم کو کسی حال میں مت بھول اور ھمارے کسی فعل پر اِعتراض مت کر ھمارے قضا پر راضی رہ ھر وقت اپنی آنکھہ کے سامھنے

هم کو حاضر جان اگر آ تو هماري طرف نکال دیں تو بهاگ مگر همارے هي جانب ای شبلي هم بندہ پر اُس کي ما سے زیادہ مہربان اور اُسکے باپ سے زیادہ شفیق هیں *

اور دوسرا شوق جو هم نے بیان کیا اُسکي اِنتها نہیں هی نہ دنیا میں نہ آخرت میں اِسلیئے کہ اُس کي اِنتها یہہ هی کہ آخرت میں تمام جلال اور صفات اور حکمت اور افعال رب العالمین کهل جائیں اور یہہ محال هی اِس لیئے کہ اُسکي اِنتها نہیں هی اور جب تک کہ یہہ نہ معلوم هو جاوے کہ اب اُس کے جلال و جمال سے کچھہ باقي نہیں رها اور سب کي حقیقت کهل گئي تب تک شوق کي تسکین نہیں هو سکتي اور یہہ محال هی اور ظاهر هی کہ جس قدر حقیقت جمال و جلال کهلتي جائیگي اُسي قدر بندہ مشتاق دیکهیگا کہ ابهي اُسکے درجہ پر هزارها درجات باقي هیں تو اُس کا شوق بڑهتا جائیگا اور چاهیگا کہ اِسکا کمال حاصل هو اور اصل وصل نصیب هووے تو اِس شوق میں اُس کو وہ لذت هوگي کہ جس کا بیان نہیں هو سکتا اور جس قدر اُس پر جلال و جمال کي تجلي هوتي جائیگي اُسي قدر اُس کي لذت بڑهتي جائیگي یہانتک کہ نہ اُس تجلي کي اِنتها هوگي نہ اُسکے شوق کي لذتوں کي غایت هوگي پس ابدالاباد تک یہي حال رهیگا کہ دلبر کے پاس هیں اور دل نہیں بهرتا اور محبوب کے سامهنے هیں اور چین نہیں پڑتا *

دلارام در بر دلارام جوي
لب از تشنگي خشک برطرف جوي

نہ گویم کہ بر آب قادر نیند
کہ بر ساحل نیل مستسقي اند

بسر وقت شان خلق کي رہ برند
کہ چون آبحیوان بہ ظلمت درانند

دمادم شراب الم درکشند
وگر تلخ بینند دم در کشند

چو باد اند پنهان و چالاک پوي | چو مشک اند خاموش و تسبیح گوي
بسحرها بگریسند چند انکه آب | فرو شوید از دیده شان کحل خواب
فرس کشته از بسکه شب رانده اند | سحر گه خروشان که درمانده اند
شب و روز در بحر سودا و سوز | ندانند ز آشفتگي شب ز روز

بیان اُن اخبار و آثار کا جو شوق سے متعلق هیں

جاننا چاهیئے که حضرت پیغمبر خدا صلي الله علیه و سلم اپنے دعا میں فرمایا کرتے تھے که الهي میں تجھسے تیري قضا پر رضا اور بعد موت کے عیش اور تیرے جمال کے نظارہ کي لذت چاهتا هوں اور ابو درداء نے حضرت کعب احبار رضي الله تعالی عنهما سے پوچھا که جو آیت توریت میں سب سے زیادہ مخصوص هو اُس کو بتلاؤ اُنهوں نے کہا که الله جلشانه فرماتا هی که اگرچه ابرار میري ملاقات کے مشتاق هیں لیکن میرا اِشتیاق اُن سے ملنے کا اُن سے بڑهه کر هی اور اُسي کے ایک طرف لکھا هوا هي که (من طلبني وجدني و من طلب غیري لم یجدني) که جس نے مُجھے طلب کیا اُسنے مجھے پایا اور جس نے میرے سوا دوسرے کو طلب کیا اُس نے کبھي نهیں پایا ابو درداء نے کہا که میں بھي شهادت دیتا هوں که میں نے پیغمبر خدا صلي الله علیه و سلم سے سنا هی که آپ فرماتے تھے که داؤد علیه السلام کے اخبار میں آیا هی که الله جلشانه فرماتا هی که ای داؤد زمین والوں سے کهه دو که میں محبت رکھتا هوں اُس سے جو مجهه سے محبت کرے اور اُس کا جلیس هوں جو مجھے اپنا جلیس کرے اور اُسکا مونس هوں جو میرے ذکر سے اُنس رکھے اور اُس کا مصاحب هوں جو مجهه سے

صحبت رکھے اور اُسکا مختار هوں جو مجھے اختیار کرے اور اُس کا مطیع هوں جو میري اطاعت کرے اور جو بندہ اِس پر یقین کرکے اپنے دل و جان سے مجھے چاھے میں اُس کو اپنے لیئے قبول کر لیتا هوں اور میں اُسکو ایسا چاهتا هوں کہ اُس سے پہلے کسي کو نہیں چاها جس نے میري طلب سچے دل سے کي وہ مجھے پائیگا اور جس نے میرے سوا کسي دوسرے کو طلب کیا وہ مجھے نہ پائیگا پس ای زمین کے رهنیوالو چھوڑو اپنے غرور اور جہالت کو اور آؤ میري صحبت اور میرے جلسہ میں اور مجھہ سے اُنس پیدا کرو میں تمهارا مونس و غمخوار هو جاؤں اور تمهاري محبت پر پیش قدمي کروں میں نے اپنے دوستوں کا خمیر اپنے خلیل اِبراهیم اور اپنے مخلص موسي اور اپنے مصطفی محمد رسول الله کے متي سے بنایا هي میں نے اپنے مشتاقوں کے دلوں کو اپنے هي نور سے بنایا هی اور اپنے جلال کي نعمتوں سے اُن کو بھر دیا هی جو عاشقان جمال ایزدي هیں وہ هر دم اُسي کے شوق میں رهتے هیں اور هر لحظہ اُسي کے عشق میں جان دیتے هیں پکارتے هیں تو اُسي کو سنتے هیں تو اُسي کي ذکر کرتے هیں تو اُسي کا فکر کرتے هیں تو اُسي کے نہ اُن کو سردي ستاتي هی نہ گرمي نہ اُن کو بھوکھہ ایذا دیتي هی نہ پیاس اُس کا ذکر اُن کے بھوکھہ کي غذا هی اُس کا نام اُنکي بیماري کي دوا هی هر وقت اُسیکو پکارا کرتے هیں هر دم اُسیکو بلایا کرتے هیں هر وقت شوق میں آ کر اِسطرح نغمہ سرائي کیا کرتے هیں

بي حجابانہ در آ از در کاشانۂ ما
کہ کسي نیست بجز درد تو در خانۂ ما

فتنہ انگیز مشو کاکل مشکین مکشاي
تاب ز نجیر ندارد دل دیوانۂ ما

با احد در لحد تنگ بگوئیم کہ دوست
اشنائیم تو ئي غیر تو بیگانۂ ما

گر نکیر آید و پرسد کہ بگو رب تو کیست
گویم آنکس کہ ربود این دل دیوانۂ ما

اور بعضے بزرگوں سے روایت هی که الله جلشانه نے بعض صدیقین سے فرمایا که میرے بعض خاص بندے ایسے هیں که جن کو میں چاهتا هون اور وہ میري یاد کرتے هیں اور میں اُن کي یاد کرتا هوں وہ مجھے دیکھتے هیں میں اُن کو دیکھتا هوں وہ اِس رتبه کے هیں که اگر تو اُن کي راہ پر چلے تو میں تجھے بھي چاهنے لگوں اور اگر اُن کي راہ سے هٹے تو میں تجهه سے بغض و دشمني رکھوں اُس صدیق نے پوچھا که الهي اُن کي نشاني کیا هی ندا هوئي که اُنکي نشاني یهه هی که وہ دن کے سایه کو ایسا دیکھتے رهتے هیں جس طرح پرکه چرواها بکریوں کو دیکھتا رهتا هی اور جب آفتاب غروب هونے پر هوتا هی تب وہ ایسے بیقرار هوتے هیں که جس طرح پر پرند شام کو اپنے آشیانه میں جانے کے لیئے مضطر هوتے هیں اور جب رات هو جاتي هی اور اندهیاري گھیر لیتي هی اور سونیوالے سو رهتے هیں اور عاشق اپنے معشوقوں سے خلوت گزیں هو جاتے هیں اور آرام کرنیوالے آرام کرتے هیں اُس وقت وہ اپنے پاؤں سے کھڑے هوتے هیں اور منهه کے بل میرے سجدہ میں گر پڑتے هیں اور میرے ساتهه مناجات کرتے هیں اور میرے انعاموں کو ظاهر کرکے میري خوشامد کرتے هیں کبھي چلاتے هیں کبھي روتے هیں کبھي آہ آہ کرتے هیں کبھي هاے هاے مچاتے هیں کبھي شکایت کرتے هیں کبھي شکوہ کا دفتر کھولتے هیں کبھي هاتهه باندهه کر ادب سے میرے حضور میں کھڑے هو جاتے هیں کبھي بے طاقت هو کر بیٹهه جاتے هیں کبھي رکوع میں جھک جاتے هیں کبھي سجدہ میں گر پڑتے هیں اور میں دیکھتا رهتا هوں که وہ میرے لیئے کیا کیا کر رهے هیں اور میں سنتا جاتا هوں که وہ غلبه محبت میں آکر مجھي سے کیا کهه رهے هیں محبت میں آکر ایسے بیخبر هو جاتے هیں که نه وہ جانتے هیں که کیا

کرتے ہیں نہ وہ سمجھتے ہیں کہ کیا کہتے ہیں آنکھوں سے آنسو بہاتے ہیں رخساروں کو طمانچہ سے لال کر دیتے ہیں دل سے اُن کے ایسي آگ اُٹھتي ہی کہ اُس میں جل جاتے ہیں سینہ سے اُن کے ایسا شعلہ بھڑکتا ہی کہ اُس میں بھن جاتے ہیں وہ لوگ ایسے ہیں کہ دل اُن کا کباب ہی اور دیدہ اُن کا پر آب شوق غالب دیدار کي طالب ہماري قدرتوں میں مُتحیر ہمارے اسرار میں متفکر نہ تن کا ہوش نہ جان کا خیال زبان پر ہمارا نام ہی اور ہماري ہي ذات سے اُن کو کام ہی کبھي اپني نا رسائي دیکھہ کر آہ کر اُٹھتے ہیں کبھي ہماري رحمت کا خیال کرکے ہوش میں آ جاتے ہیں رات گذر جاتي ہی اور اُن کي یہي حالت رہتي ہی تمام شب سجدہ میں روتے بسر کر دیتے ہیں اور پھر نالہ اُن کا ناتمام رہ جاتا ہی صبح ہو جاتي ہی اور اُن کا قصہ ویسا ہي رہ جاتا ہي صبح کو ہوتے ہوئے دیکھکر وہ ایک نعرہ مارتے ہیں اور اپنے بدبختي کي آپ ہي شکایت کرتے ہیں کہ ہم اپني حکایت ختم نہ کرنے پائے اور صبح ہو گئي ہم ایک بات بھي پوري نہ کرنے پائے اور سحر ہوگئي

کیا جلد صبح ہو گئي شام وصال ہاے	ہم کہہ نہ پائے یار سے کچھہ ماجراے دل

جب دن ہو جاتا ہی اور آفتاب نکل آتا ہی وہ ویسے ہي دل مار کر رہ جاتے ہیں اور دن کو اوروں کي طرح بن جاتے ہیں مگر ہر دم نظر اُن کي شام پر ہی کہ کب آفتاب ڈوبے اور آدمیوں سے حجاب ملے کہ ہم اپنا باقي قصہ کہہ سناویں اور اپني داستان پوري کر لیں اِسي طرح پر سالہا سال گذر جاتے ہیں عمر اُن کي تمام ہو جاتي ہی اور

اُن کي حکايت ختم نهين هوتي ايسے دلدادوں اور بيخبروں کو اول جو ديتا هوں وه تين چيزيں هيں ايک يهه که اُن کے دلوں ميں اپنا نور ڈال ديتا هوں که وه ميري خبريں کهتے هيں جيسا که ميں اُن کي خبريں کهتا هوں دوسرے يهه که اگر آسمان و زمين اور جو کچهه که اُن کے بيچ ميں هی اُنکے هم وزن هو تو اُنهيں کا پله بهاري هو تيسرے ميں بے پرده اُن کے سامهنے هو جاتا هوں پس کون جان سکتا هی که جس کے سامهنے ميں آ جاؤں اُس کو کيا کيا دوں اور حضرت داؤد علي نبينا و عليه الصلوة و السلام کي خبروں ميں آيا هی که الله جلشانه نے وحي فرمائي که ای داؤد کب تک جنت کا ذکر کروگے اور ميرے شوق کا مجهه سے سوال نه کروگے حضرت داؤد نے عرض کي که الهي تيرے مشتاق کون لوگ هيں جواب هوا که ای داؤد ميرے مشتاق وه لوگ هيں که جنکو ميں نے سب کدورتوں سے صاف کر ديا هی اور سب برائيوں سے پاک کر ليا هی اور اُن کے دلوں کو ڈر سے بهر ديا هی اور اُن کے دلوں کو سوراخ سوراخ کرديا هی که جن کے روزنوں سے وه مجهے ديکهتے هيں اور اُن کے دلوں کو ميں اپنے هاتهه پر اُٹها کر اپنے آسمان پر رکهتا هوں اور پهر اپنے برگزيده فرشتوں کو بلاتا هوں جب وه حاضر هوتے هيں مُجهے سجده کرتے هيں تب اُن سے ميں کهتا هوں که نهيں نهيں تم کو اِس وقت ميں نے سجده کے واسطے نهيں بلايا بلکه اِس ليئے بلايا هی که تمهارے سامهنے اپنے مشتاقوں کے دلوں کو پيش کروں اور اُن کو دکهلاکر تمهارے اُوپر مباهات کروں پس اُن کے دلوں سے آسمانوں کو فرشتوں کے واسطے روشن کر ديتا هوں جس طرح پر که زمين کو زمين والوں کے ليئے آفتاب سے روشن کرتا هوں ای داؤد ميں نے اپنے مشتاقونکے دلوں کو اپني رضا سے بنايا هی اور اپني

جمال کا نور اُن کو دیا هی اُن کو اپنے واسطے مخصوص کر لیا هی که وہ مجھسے باتیں کیا کریں اور اُن کے جسموں کو میں نے زمین پر اِس لیئے رکھا هی که میں اُن کو دیکھا کروں اور اُن کے دلوں سے میں نے راھیں نکالي هیں که جن سے مجھے دیکھا کریں هر دم اُن کا شوق بڑھتا جاتا هي اور هر لحظه اُن کا اِشتیاق زیادہ هوتا جاتا هی سچ هی محبت ایسي هي چیز هی که سواے محب اور محبوب کے دوسرے کو خبر نهیں هوتي سینه کو سینه سے اور دل کو دل سے اور آنکھه کو آنکھه سے خبر هی اور سب بیخبر هیں و لنعم ما قیل

از سینه بسینه شاهراهش | وز دیده بدیده جلوہ گاهش
دل با دل و تن به تن بهم دوست | آمیخته چون دو مغز یک پوست
دلها همه در نشیمن راز | بر یک دگر اند پسر تو انداز
این جوشش مهر در دو سینه | یک مي بود و دو آبگینه
یک نغمه نشسته در دو پرده | یک نشه دو جا ظهور کرده
در عشق به بین و پایهٔ او | خوش آنکه گرفت سایهٔ او

حضرت داؤد علیه السلام نے عرض کي که الهي اپنے اهل محبت میں سے کسي کو مجھے بھي دکھلا دے حکم هوا که ای داؤد لبنان پهاڑ پر جاؤ وهاں تم کو چودہ آدمي ملینگے کچھه جوان کچھه بڈھے کچھه ادھیڑ جب تم اُن کے پاس پہنچو اُن سے میرا سلام کهنا اور یهه پیام دینا که تمهارا محبوب بعد سلام کے تم سے شکایت کرتا هی که کبھي تم نے هم سے کچھه سوال نهیں کیا حالانکه تم میرے محبوب هو تم میرے برگزیدہ هو تم میرے پسندیدہ هو تم میرے دوست هو تم میرے آشنا هو تمهاري هي خوشي سے میں خوش هوں تمهاري طرف محبت سے دوڑ کر چلتا

هوں اور تم مجهه سے کچهه مانگتے بهي نهيں پس يهه سنکر حضرت داؤد
عليه السلام اُن کے پاس آئے اور ديکها که وه لوگ ايک چشمے کے کناره پر
بيٹهے هوئے الله جلشانه کي عظمت و جلال ميں فکر کر رهے هيں

بخود سر فرو برده همچون صدف	نه مانند دريا بر آورده کف
چو باد اند پنهان و چالاک پوي	چو مشک اند خاموش وتسبيح گوي

جب اُنهوں نے حضرت داؤد کو ديکها تو سب اُچهل پڑے اور چاها که
بهاگ جائيں حضرت داؤد نے کها که مجهسے نه بهاگو ميں تمهارے الله
کا قاصد هوں تمهارے دلدار کا پيام ليکر آيا هوں تمهارے محبوب کا بهيجا
هوا آيا هوں يهه سنکر سب حضرت داؤد کے پاس آئے اور اپني آنکهونکو
زمين کي طرف اور کانوں کو داؤد کي طرف کرکے چپ چاپ خاموش
همه تن گوش هو کر بيٹهے تب حضرت داؤد نے پيام رب العالمين
ادا کيا که اى عاشقين جمال احدي واے مشتاقين جمال صمدي الله
جلشانه نے تم کو بعد سلام يهه پيام ديا هى که تم مجهه سے کچهه سوال
کيوں نهيں کرتے هو اور مُجهسے کچهه مانگتے کيوں نهيں هو ميں تمهاري
باتوں کا مشتاق هوں تم ميرے محبوب هو تم ميرے برگزيده هو تم ميرے
پسنديده هو تم ميرے دوست هو تمهاري خوشي سے ميں خوش هوں
تمهاري محبت کي طرف دوڑ کر چلتا هوں تمهاري طرف هر وقت
اُس نظر سے ديکهتا رهتا هوں جس نظر سے ماں اپنے پيارے بچه کو
ديکهتي هى يهه سنکر اُن کے رخساروں پر آنسو بهنے لگے اور وه سب
کے سب رونے لگے اُن سب ميں جو بڑا تها اُس نے کها که الهي تو
پاک هى اور سب طرح سے پاک هى هم تيرے بندے اور تيرے بندوں
کي اولاد هيں الهي در گذر کر اُس زندگي سے جو بغير تيري ياد کے

گذرے اور معاف کر اُن ساعتوں کو جو بغیر تیرے ذکر کے کٹیں تب دوسرا بولا کہ الهي تو پاک هی اور سب طرح سے پاک هی هم تو تیرے بندے اور تیرے بندوں کي اولاد سے هیں هم پر تو اپنا کرم رکهه اور جو کچهه همارے تیرے درمیان معامله هی اُس پر نیک نظر رکهه پهر تیسرا بولا کہ الهي تو پاک هی اور سب طرح سے پاک هی هم تو تیرے بندے اور تیرے بندوں کي اولاد هیں هم کو یهه جرأت نهیں هو سکتي هی کہ هم تجهه سے کچهه سوال کرسکیں اور تو جانتا هی کہ هم کو اپنے کاموں میں سے کسي کام کي کچهه حاجت نهیں هی صرف تو اپني راه پر همکو لگائے رہ اور همیشه اپني راه پر رکهه یهي تیرا بڑا احسان هی پهر چوتها شخص پکارا کہ الهي تو پاک هی اور سب طرح سے پاک هی هم تیري مرضیوں کے پورا کرنے میں قاصر هیں بس هماري اعانت کر کہ هم اِس میں کامل هو جائیں پهر پانچویں شخص نے کها کہ الهي تو پاک هی هم کو تو نے ایک نطفۂ نجس سے بنایا اور پهر یهه احسان کیا کہ اپني عظمت و جلال میں فکر کرنے کي هم کو طاقت دي پهر بهلا جو شخص تیري عظمت میں مشغول اور تیرے جلال میں متفکر هوگا اور تیري قربت چاهتا هوگا اُسکو یهه جرأت هو سکیگي کہ اور کچهه بات چیت کر سکے

سعدي

مرا با وجود تو هستي نمانـد	بیاد تو ام خود پرستي نمانـد
بدان زهره دست زدم در رکاب	کہ خود را نیاوردم اندر حساب

پهر چهٹهواں شخص کهنے لگا کہ تیري شان کي عظمت اور تیري نزدیکي اور قربت اور تیرے احسانوں نے جو اهل محبت پر هیں اُن کي زبانوں کو گنگ کر دیا هی کہ طاقت هي نهیں رکهتي کہ کچهه کهه

سکیں پھر کس طرح سے تجھسے سوال کر سکیں پھر ساتواں شخص بولا کہ تو نے ہمارے دلوں کو اپنی یاد پر لگایا اور ہم کو اپنے شغل میں ایسا مشغول کر لیا کہ ہم سب سے فارغ ہو گئے اِس اِحسان کے شکر میں جو ہمسے تقصیر ہوئی ہو اُسکو معاف کر پھر آٹھواں شخص کہنے لگا کہ الٰہی تو خوب جانتا ہی کہ ہم کو سوائے اِسکے کچھہ حاجت نہیں ہی کہ تیرا جمال دیکھا کریں پھر نواں شخص کہنے لگا کہ غلام کو اپنے آقا کے حضور کیونکر جرات کلام کی ہو سکے لیکن جب کہ تونے خود دعا کا حکم دیا ہی اِسلیئے ہم تجھسے یہہ دعا کرتے ہیں کہ ہم کو ایسی روشنی عطا کر کہ جس سے ہم آسمانوں کی تاریکی میں راہ پا سکیں پھر دسواں شخص کہنے لگا کہ الٰہی ہماری دعا تجھہ سے یہی ہی کہ تو ہمیشہ ہمارے پاس بنا رہ پھر گیارھواں شخص کہنے لگا کہ الٰہی ہم تجھہ سے یہی سوال کرتے ہیں کہ جو نعمتیں تونے ہم کو بخشی ہیں اور جو عنایت و مہربانی ہم پر فرمائی ہی اُسکو پورا کر پھر بارھواں شخص کہنے لگا کہ جو کچھہ تونے پیدا کیا ہی ہم کو کسی سے کچھہ غرض نہیں ہماری حاجت یہی ہی کہ تو اپنا جمال ہم کو دکھلا پھر تیرھواں شخص کہنے لگا کہ الٰہی میری یہہ خواہش ہی کہ میری آنکھوں کو دنیا و اہل دنیا کے دیکھنے سے اندھا کر دے اور میرے دل کو آخرت کے شغلوں سے خالی کر دے نہ دنیا پر میری نظر ہو نہ آخرت کا خیال ہو سوائے تیرے میری آنکھوں کے سامھنے اور میرے دل میں اور کوئی نہو پھر چودھواں شخص کہنے لگا کہ تو بڑا بزرگ و برتر ہی اور تو اپنے دوستوں کو بہت چاھتا ہی میرے اُوپر تیرا بڑا احسان یہی ہی کہ میرے دل کو سب چیزوں سے جو سوائے تیرے ہیں خالی کرکے صرف اپنی طرف مشغول کر لے اور اپنا جمال ہم کو دکھلا دے تاکہ ہم جی جائیں اپنا

حجاب هماري آنکھوں سے اُٹھا دے کہ هم همه تن چشم هو جائين
بس اِس میں دیر نہ کر

بنماي رخ که خلقے واله شوند وحیران	بکشاے لب که فریاد از مرد و زن برآید

جب وہ چودہ شخص یہہ تقریر کر چکے تب الله جلشانه نے حضرت داؤد پر وحي کي کہ ای داؤد تم نے میرے مشتاقوں کي باتیں سنیں اور میرے عاشقوں کي خواهشیں جانیں اهل شوق اور اهل ذوق ایسے هي هوتے هیں اب تم اِن سے میري طرف سے کہدو کہ میں نے تمهاري سب باتیں سنیں اور جس نے جو مانگا وہ میں نے دیا هر ایک اب تم میں سے جدا هو جائے اور هر ایک ایک ایک غار میں چلا جائے میں حجاب کو جو همارے تمهارے بیچ میں هی اُٹھائے دیتا هوں تاکہ تم آنکھہ بھر کر میرے نور کو دیکھو اور دل بھر کر میرے جلال کو سوچو تب حضرت داؤد نے عرض کي کہ الٰهي یہہ لوگ اِس رتبہ پر کیسے پہنچے الله جلشانه نے فرمایا کہ ای داؤد یہہ لوگ اِس رتبہ پر صرف اِس سبب سے پہنچے کہ میرے ساتھہ گمان نیک رکھا اور دنیا اور اهل دنیا کو چھوڑ دیا اور میرے هي ساتھہ خلوتوں میں مناجات کي اور یہہ مقام وہ هی کہ اِس پر کوئي نهیں پہنچ سکتا مگر وهي جو قطعاً دنیا اور اهل دنیا کو چھوڑ بیٹھے اور کبھي اُس کي کسي چیز کا ذکر نہ کرے اور دل اُس کا بالکل دنیا اور اهل دنیا سے خالي هو جائے اور تمام اشیاء میں سے جو میں نے پیدا کي هیں صرف مجھي کو اِختیار کرے اُس وقت میں اُسکي طرف متوجه هوتا هوں اور جس طرح پر وہ سب کو چھوڑ کر میري طرف آتا هی میں بھي اپني ذات

کو اُس کي طرف متوجه کرتا هوں اور جو پردہ همارے اُس کے بيچ
میں هوتا هی اُسکو اُتها دیتا هوں یہانتک که وہ مجهه کو ایسا دیکهتا هی
جس طرح پر اِس ظاهري آنکهه سے اور لوگ اِن ظاهري چیزوں کو
دیکهتے هیں اور ساعت بساعت میں اُن پر تجلي جمال کرتا رهتا
هوں اور لحظه به لحظه اپنے نورکو اُن پر چمکاتا رهتا هوں اور اِس قدر
اُن کو اپنا کر لیتا هوں که اگر وہ بیمار هوتے هیں میں اُن کي ایسي
بیمار داري کرتا هوں جیسے که ماں اپنے پیارے بچه کي کرتي هو اگر
وہ پیاسے هوتے هیں میں هي اُنکو پاني پلاتا هوں اگر وہ بهوکهے هوتے هیں
میں هي اپنے فکر کي غذا اُن کو کهلاتا هوں جب اِس طرح پر میں
اُن سے پیش آتا هوں تب اُن کي آنکهه دنیا اور اهل دنیا کي
طرف سے بالکل اندهي هو جاتي هی اور ذرا بهي اُنکو التفات اُس
طرف نهیں رهتا اور مطلق دنیا کي طرف توجه نهیں کرتے ایک لحظه
زبان اُنکي میرے ذکر سے اور دل اُنکا میرے فکر سے خالي نهیں رهتا اور
وہ مجهه تک آنیکي جلدي کرتے هیں اور میں دیري کرتا هوں وہ
چاهتے هیں که موت اِس جسم کي حجاب کو اُتها دے اور کمال وصال
نصیب هو اور میں چاهتا هوں که چندے اور اِنکو دنیا میں رهنے دوں
تاکه اُن کو اپنے مخلوقات میں سے دیکها کروں اور اِسي لیئے اُنکي
موت میں تاخیر کرتا هوں که وہ زندہ رهیں تاکه میرے مشتاقوں سے
دنیا خالي نه رهے اگرچه وہ دنیا میں رهتے هیں لیکن نه وہ میرے سوا
کسیکو دیکهتے هیں اور نه میں اُنکے سوا کسیکو دیکهتا هوں ای داؤد اگر
تو اُن کو دیکهے تو حیران رہ جاے که بدن تو اُن کا گل جاتا هی اور
جسم اُن کا خشک هو جاتا هی اور اعضا اُن کے سوکهه جاتے هیں اور
جب میرا نام سنتے هیں دل اُن کا پهٹ جاتا هی بس یهي وہ لوگ

هیں که جلسے میں اپنے فرشتوں اور آسمانوالوں پر مباهات کرتا هوں
قسم هی مجهکو اپنی عزت و جلال کی که اُن کو اپنے فردوس میں
جگهه دیتا هوں اور اُن کے سینه کو اپنے جمال سے بهر دیتا هوں وه
مجهکو دیکهتے هیں یہانتک که راضی هو جائیں بلکه اُن پر اپنے جمال
کی اس درجه تجلی کرتا هوں که اُن کی خواهش سے بهی بڑهکر یهه
دولت اُن کو نصیب هوتی هی اور حضرت داؤد سے الله جلشانه نے
فرمایا که ای داؤد اُن میرے بندوں سے جو که میری محبت چاهتے
هیں کهه دو که کیا چیز تمکو ضرر پهنچا سکے جب که میں اپنا حجاب
تم سے اُٹها لوں اور سب خلق پر جو که میرے چاهنیوالے نهیں هیں وه
حجاب پڑا رکهوں تم مجهکو اپنے دلونکی آنکهوں سے ایسا دیکهو جس
طرح پر ظاهری آنکهه سے ظاهر کی چیزیں دکهلائی دیتی هیں اور کیا
نقصان پهنچا سکتی هی تم کو وه چیز دنیا کی که جو تم سے لے لوں اور
اُسکے بدلے میں دین تم کو دوں اور کیا هرج تمهارا مخلوق کے غصه سے
هو سکتا هی جب که تم کو میری رضا حاصل هووے اور حضرت داؤد
سے الله جلشانه نے فرمایا که ای داؤد تجهکو یهه گمان هی که میں تجهے
چاهتا هوں اگر یهه سچ هی تو دنیا کی محبت اپنے دل سے بالکل نکال
دے اسلیئے که میری محبت اور دنیا کی محبت ایک دل میں کسی
طرح جمع نهیں هو سکتی کیا میری محبت کافی نهیں هی که جو دنیا
کی طرف تو اِلتفات کرے میں تجهکو دونگا بغیر تیرے مانگے میں تیری
مدد کرونگا مصیبت کے وقت اور میں نے اپنی ذات کی قسم کها لی
هی که میں کسی بنده کو ثواب نه دونگا مگر اُسی کو جس کی نیت
اور اِراده کو میں نے جان لیا هو که مقصد اُس کا میرا ملنا هی اور
اُس کو کوئی خواهش سواے میرے نهیں هی اور اُس کو کوئی حاجت

سوائے میرے کسي سے نہیں ھی جب ایسا ہو جاے تو میں اُس کي وحشت اور ذلت دور کر دیتا ہوں اور اُسکے دل کو غني کر دیتا ہوں اور اُسکو کسیکا محتاج نہیں رکھتا اور میں نے اپني ذات کي قسم کھائي ھی کہ کسي بندے کو میں مطمئن نہ کرونگا جب تک کہ وہ خود اپنے کاموںپر نظر رکھیگا اگر سب کام میرے سپرد کر دے تو میں اُسکا کفیل ہو جاؤنگا ای داؤد میري معرفت کي خواھش کو کوتاہ نہ کر اِسلیئے کہ میرے جلال و جمال کي اِنتہا نہیں ھی جس قدر تو زیادہ مانگتا رھیگا اُسي قدر زیادہ دیتا جاؤنگا اُس زیادتي کي کوئي حد نہیں ھی ای داؤد بني اِسرائیل کو آگاہ کر دے کہ باھم میرے اور میرے خلق کے کچھہ نسبت نہیں ھی اِسلیئے چاھیئے کہ میرے ھي طرف رغبت کریں اور مجھي کو چاھیں جب اُن کي خواھش اور رغبت کو میں جان لونگا کہ سوائے میرے دوسري طرف نہیں ھی تو اُن کو وہ نعمتیں دونگا کہ نہ کسي آنکھہ نے دیکھیں نہ کسي کان نے سنیں نہ کسي آدمي کے دل پر اُنکا خیال گذرا مجھہ کو اپني آنکھوں کے سامھنے رکھہ لے اور دل کي آنکھہ سے مجھے دیکھا کر اور ظاھر کي آنکھہ سے بھي اُن لوگوں کو نہ دیکھہ جن کے دلوں اور عقلوں پر میري طرف سے پردہ پڑا ہوا ھی کہ جتنا اِلتفات اُن کي طرف ہوگا اُتناھي میري طرف سے کم ہو جاویگا ای داؤد میرے بندوں کو میري رحمت سے نا اُمید نہ کر اور اپني خواھشوں کو میرے لیئے دور کر اِس لیئے کہ جو اپني خواھشوں پر پہنچے اُن کے دلوں سے میري مناجات کي حلاوت جاتي رھتي ھی میں دنیا اور اُس کي خوبیوں سے راضي نہیں ہوں اور اگر تو میري راہ پر چلا چاھتا ھی تو ھوا و ھوس کو ترک کر اور اُس کے ترک پر روزہ رکھنے سے مدد لے اور اپني بھوکھہ پیاس کو کسي پر ظاھر نہ کر اور ھمیشہ پیٹ

پهر کهانے سے نفرت کر میں اُسي روزہ‌دار کو دوست رکهتا هوں جو همیشه روزہ رکها کرے ای داود اگر میري محبت رکها چاهتا هی تو اپنے نفس سے دشمني رکهه اُسکي کوئي خواهش پوري نه کر تب میں تجهکو دیکهونگا اور حجاب اپنا اُٹها دونگا تجهه کو چاهیئے که همیشه میري طاعت میں مصروف رہ اور میري عبادت میں اپنے آپ کو مشغول رکهه ای داود اگر یهه بدبخت لوگ جو مجهه سے دور پڑے هوئے هیں جان لیں که میں کیسا منتظر اُن کا هوں اور کیسا اُن پر مهربان هوں اور کیسا شوق مجهه کو هی که کسي طرح وہ گناهوں کو چهوڑیں اور میري طرف چلیں تو ضرور وہ لوگ مرجائیں اور میري اِشتیاق اور محبت کو جان کر اُن کے اعضا شوق و محبت میں ٹکڑے ٹکڑے هو جائیں ای داود جب میرا حال اُن بدبختوں کے ساتهه جو میري راہ پر نهیں چلتے یهه هی تو کیسا حال میرا اُن لوگوں کے ساتهه هوگا جو که شوق میں ڈوبے هوئے عشق میں بهرے هوئے دنیا کو چهوڑے هوئے اپنے آپ کو بهولے هوئے دل و جان سے میري طرف دوڑتے چلے آتے هیں پس یهه اخبار اور مثل اِسکے هزاروں نظایر ایسے هیں که جنسے محبت اور شوق اور اُنس کا ثبوت هوتا هی فقط *

بیان الله جلشانه کي محبت کا جو بندہ کے ساتهه هي

جاننا چاهیئے که آیات قراني اس پر شاهد هیں که الله تعالیٰ اپنے بندہ سے محبت رکهتا هی جیسا که فرمایا هی (یحبهم و یحبونه) یا فرماتا هی که (ان الله یحب التوابین و یحب المتطهرین) اور حدیث شریف میں آیا هی پیغمبر خدا صلي الله علیه و سلم فرماتے هیں که جب

الله کسي بندہ سے محبت کرتا هی تو اُس کو گناہ کچھه ضرر نهیں کرتي اور جو گناہ سے توبه کر لیتا هی وہ ایسا هو جاتا هي که گویا اُس نے گناہ کیا هي نهیں پهر یهه آیه پڑهي که (ان الله یحب التوابین) که الله توبه کرنیوالوں سے محبت کرتا هی اِس کے یهه معنے هیں که جس سے محبت کرتا هی اُسکو مرنے سے پهلے توبه کي توفیق دیتا هی جسکے سبب سے سب پچهلے گناہ کالعدم هو جاتے هیں اور اُن کا کچھه اثر باقي نهیں رهتا جس طرح پر که ایمان لانے سے کفر کا کچھه اثر نهیں رهتا اور اپنے محبت کے لیئے الله جلشانه نے بخشدینا گناہ کا شرط کر لیا هی جیسا که فرمایا هی (یحببکم الله و یغفر لکم ذنوبکم) الحاصل اِن آیات و احادیث سے ثابت هوا که الله جلشانه کو اپنے بندہ کے ساتهه محبت هی اب معنے محبت کے جاننا چاهیئے وہ یهه هی که الله جلشانه جس کو چاهتا هی اُسکے دل سے پردہ اُٹها دیتا هی تا که وہ اپنے دل کي آنکهه سے جمال الهي دیکهنے لگتا هی اور جب اُسکو یهه مرتبه دیا چاهتا هی تب اُس کو گناهوں سے باز رکهتا هی اور دنیا کي شغل اُس سے چهڑا لیتا هی اور اُسکے باطن کو دنیا کي کدورتوں سے پاک کر دیتا هی اور اُسکے دل کے آئینے کا زنگ چهڑا دیتا هی اور پردہ دل کا اُٹها دیتا هی تاکه وہ اپنے خدا کو دیکهنے لگتا هی اگر کوئي پوچهے که کیونکر معلوم هو که الله اپنے کس بندہ سے محبت رکهتا هی اُسکا جواب یهه هی که هر ایک چیز نشانیوں سے پهچاني جاتي هی اِسي طرح الله کے محبت کي نشانیاں هیں جیسا که پیغمبر خدا صلي الله علیه و سلم نے فرمایا هی که جس وقت الله جلشانه کسي بندہ سے محبت کرتا هی اُس کو بلا میں ڈالتا هی اور اُس سے اُسکے اهل و مال کو جدا کر دیتا هی اور اپنے سوا اوروں سے اُس کو متوحش کر دیتا هی اور اُس کے

اور غیر کے بیچ میں حایل ہو جاتا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کسي نے کہا کہ آپ کوئي سواري کیوں نہیں رکھتے جواب دیا کہ الله جلشانہ مجھہ کو نہیں چھوڑتا کہ میں اُسکے سوا کسي دوسري طرف توجہ کروں اور بعض علما نے کہا ہی کہ اگر تو دیکھے کہ الله جلشانہ تجھہ کو بلا میں ڈالتا ہی تو سمجھہ لے کہ تجھہ کو صاف کیا چاہتا ہی پیغمبر خدا صلي الله علیہ و سلم نے فرمایا ہی کہ جس وقت الله جلشانہ کسي بندہ کے ساتھہ نیکي کیا چاہتا ہی تو اُسکو عیوب نفس پر بینا کر دیتا ہی کہ وہ نفس کي عیبونکو دیکھا کرتا ہی پس یہہ علامتیں ہیں کہ جس سے معلوم ہوتا ہی کہ الله جلشانہ کو بندہ سے محبت ہي اور جو شخص الله کا محبوب ہوگا وہ سواے ایک غم کے دوسرا غم نہ رکھیگا دنیا کو دل سے برا جانیگا کسي چیز پر دل نہ لگاویگا سواے اُسکے سب سے وحشت کریگا مناجات کي لذت سے ہمیشہ متلذذ رہیگا *

بیان علامت محبت کا جس سے معلوم ہو کہ بندہ اپنے خدا سے محبت رکھتا ہی

جاننا چاہیئے کہ محبت کا دعوي ہر شخص کر بیٹھتا ہی اور اِسکو بہت آسان جانتا ہی حالانکہ یہہ دعوي تو بہت آسان ہی اور نباہ بہت مشکل ہی اِسلیئے اِنسان کو چاہیئے کہ شیطان کے فریب میں آ کر اِس محبت کي لفظ پر مغرور نہ ہو جاے اور اپنے آپ کو جب تک اِمتحان نہ کرلے تب تک اِس دعوي میں سچا نہ جانے محبت وہ درخت ہی کہ جس کي جڑ زمین میں ہي اور ڈالیاں اُس کي آسمان پر اور پھل اُسکے دل زبان اعضا میں ہیں اور دل اور اعضا سے

محبت اس طرح پر معلوم ہو جاتی هی جس طرح دهوئیں سے آگ اور پهل سے درخت معلوم هو جاتا هی منجمله اُن نشانیوں کے ایک یهه هی که همیشه اُس کے ملنے کا مشتاق رهے اور یهه ظاهر هی که بغیر دنیا سے کوچ کرنے کے ملنا اُس کا غیر ممکن پس موت جو ذریعه وصال اور باعث ارتحال دنیا سے هی اُس شخص کے نزدیک محبوب هو اسیواسطے پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم نے فرمایا هی که جو کوئی الله کا ملنا چاهتا هی الله بهی اُس کا ملنا چاهتا هی اِسی واسطے الله جلشانه نے اپنی محبت کے لیئے شهادت کو شرط کر دیا هی اور طلب شهادت علامت محبت رکهی هی جیساکه فرماتا هی که (ان الله یحب الذین یقاتلون فی سبیله صفا) پس جو شخص دل اور جان سے اپنے خدا سے مُحبت رکهتا هوگا وه سب سے زیاده موت کو دوست رکهتا هوگا ورنه وه اپنے دعوی میں جهوٹها هوگا اور سچ هی که محبت کا وه مقام هی که هر شخص اُس تک نهیں پهنچ سکتا اور هر شخص اپنے اِس دعوی میں سچا نهیں هوتا

این شعله چراغ هر خسی نیست — وین رشته بدست هر کسے نیست
چون برق نگه بدل زند تاب — صد سینهٔ آتشین کند آب
سخت است بدور روی زیبا — بر کف دل و انگهی شکیبا
در عشق بجز گداختن نیست — این سوختن است ساختن است
در عشق چنین کراست یارا — این نشهٔ بعاشقان گوارا
سوز دل و جوش عشق باید — اینها ز فسرده دل چه آید
این بوالهوسان چه بر فرو زند — کانند در آتش و نه سوزند
خوش آنکه براه عشق جان داد — عشق است که جان با و توان داد
یغما گر شهر عافیت باش — در عشق قتیل بے دیت باش

لیکن ایک دوسرا سبب اور هی جس سے باوجود محبت کے موت کو پسند نہیں کرتا وہ سبب یہہ هی کہ بندہ ابتداء مقام محبت میں هو اور هنوز اپنے آپ کو لایق حضوری رب الارباب کے نہ سمجھتا هو اور یہہ چاهتا هو کہ موت میں اِس قدر تاخیر هو کہ اپنے آپ کو طاعات اور عبادات سے اِس لایق کر لوں کہ اُسکے سامھنے جا سکوں اسلیئے موت سے بھاگتا هو تو یہہ نفرت موت سے محبت کي کمي پر دلالت نہیں کرتي اِسکي تمثیل یہہ هی کہ کسي عاشق کو خبر پہنچے کہ اُس کا محبوب آتا هی اور هنوز اُسکا مکان لایق اُس کے محبوب کے آراستہ نہ هو اور وہ یہہ چاهے کہ ذرا محبوب کے آنے میں توقف هو کہ میں مکان کو اُس کے لایق آراستہ کر لوں اور سب اسباب تکلف کا اُسکے قابل مہیا کر لوں اور سب شغلوں سے اپنے آپ کو فارغ کر رکھوں تو یہہ خواهش اُس کي کمي محبت کے سبب سے نہیں هی بلکہ عین محبت هی *

اللہ جلشانہ کے محبت کي نشانیاں

اللہ کي محبت کي نشانیاں یہہ هیں کہ بندہ اپنے آپ کو اعمال صالحہ میں مشغول رکھے اور خواهشات نفساني سے بچاوے اور سستي اور کاهلي عبادت میں نہ کرے اور همیشہ اُسي کي طاعت میں مصروف رهے اور نوافل سے تقرب اور نزدیکي اُس کي چاهتا رهے اور ترقي درجات کا هر وقت طالب رهے اور اپني جان اور مال کو اُسکي راہ میں نثار کر دے اور اپني مرضي اُس کي مرضي پر چھوڑ دے اور سواے اُس کے کسي کے ذکر سے چین نہ پاوے اور کسي کا خیال سواے

اُس کے اُس کے دل میں نہ رہے اُس کے شوق کی آگ کبھی نہ بجھے اُس کی نافرمانی کسی کام میں نہ کرے اُس کی طرف چلنے میں دیری نہ کرے اُسکی راہ پر چلنےوالوں کو دوست رکھے جہاں اُسکا نام سنے جان و مال نثار کر دے اگر ذکر کرے تو اُسی کا اگر فکر کرے تو اُسی کی شکوہ کرے تو اُسی سے شکر کرے تو اُسی کا حاجت رکھتا ہو تو اُسی سے مانگے مشکل پیش آوے تو اُسی سے مدد چاہے بلکہ محبت میں ایسا مستغرق ہو جاے کہ نہ کچھہ حاجت رکھے نہ کچھہ سوال کرے نہ کچھہ خواہش کرے جو اُسکی مرضی ہو اُسی پر اپنی خواہش چھوڑ دے جیسا کہ کسی نے کہا ہی

ارید وصاله و یرید هجری	فاترک ما ارید لما یرید

یعنے میں تو اُسکا ملنا چاہتا ہوں اور وہ میری جدائی میں بہی وہی چاہتا ہوں جو وہ چاہتا ہی غرض کہ ایسے رتبہ پر پہنچ جاوے کہ سواے جاناں کے جان سے بہی سروکار اور سواے دلدار کے دل سے بہی علاقہ نہ رکھے اُسکے پیچھے سب کو چھوڑ بیٹھے

بسودای جانان ز جان مشتغل	بذکر حبیب از جهان مشتغل
بیاد حق از خلق بگریخته	چنان مست ساقی که می ریخته
نه اندیشه از کس که رسوا شود	نه قوت که یکدم شکیبا شود
نشاید بدارو دوا کرد شان	که کس مطلع نیست بر درد شان
الست از ازل همچنان شان بگوش	بفریاد قالوا بلی در خروش

جب اِس رتبہ پر پہنچ جائیگا تب اللہ جلشانہ اِسی طرح پر اُسکو چاہنے لگیگا وہی اُسکا مددگار ہو جاویگا وہی اُس کا کفیل ہوگا وہی

سب کام اُسکے کر دیا کریگا وهي سب حاجتیں اُسکي پوري کرتا رهیگا وهي اُس کے دشمنوں پر اُسکو همیشه غالب رکهیگا اور کوئي دشمن نفس اور شیطان سے بڑهه کر نهیں هی اِسلیئے کبهي اُس کو اِن کے هاتهه میں نه چهوڑیگا کیا جس کسیکو خدا اپنا محبوب کریگا اور پهر نفس و شیطان کے هاتهه سے اُس کو ذلیل کریگا هرگز نهیں چنانچه الله جلشانه فرماتا هی که (واللہ اعلم باعدائکم) که میں خوب تمهارے دشمنوں کو پهچانتا هوں تم میرے هو جاؤ میں اُن دشمنوں سے تم کو بچا اونگا اور همیشه اُن کو تمهارا مغلوب رکهونگا نه نفس تم پر غالب هو سکیگا نه شیطان بلکه وه تم سے ایسے بهاگینگے جیسا مغلوب غالب سے بهاگتا هی پیچهے پهر کر بهي وه تم کو نه دیکهه سکینگے جیسا که حدیث شریف میں آیا هی که (یفرالشیطان من ظل عمر) که شیطان عمر کے سایے سے بهاگتا هی *

گناه منافي محبت هی یا نهیں

اگرچه گناه کمال محبت کي منافي هی لیکن اصل محبت کي منافي نهیں هی یهه نهیں هی که جو شخص گناه کرے اُس کو خدا کي محبت نه هو یا گناه سے اصل محبت بالکل جاتي رهے مثال اِسکي یهه هی که کوئي مریض ایسا نهیں هی که جس کو صحت کي خواهش نه هو اور پهر وه بدپرهیزي کرتا هی اور جانتا هی که یهه بدپرهیزي مضر هی تو یهه بد پرهیزي اُس کي محبت کو جو صحت سے هی باطل نهیں کرتي چنانچه ایک شخص کو پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم کے حضور میں چند مرتبه کسي گناه کے سبب سے حد ماري گئي کسي شخص

نے اُس پر لعنت کي اور کہا که بار بار حضور میں پیغمبر خدا صلي الله علیه وسلم کے تعزیر کے لیئے یہه شخص حاضر کیا جاتا هی حضرت نے فرمایا که اِس پر لعنت مت کر اِسلیئے که یہه خدا کو اور اُسکے رسول کو دوست رکہتا هی لیکن اِس میں کچہه شک نہیں هی که معصیت اور گناہ محبت کي کمال کو ناقص کر دیتي هیں بہر حال محبت کے دعوي میں بڑا خطرہ هی اِسي لیئے حضرت فضیل رحمة الله علیه نے کہا هی که جب کوئي پوچہے که تو خدا سے محبت رکہتا هی تو چپ هو جا اِسلیئے که اگر اِنکار کرے تو کفر هو جاے اور اگر اِقرار کرے اور حال تیرا عاشقون کے ایسا نه هو تو اندیشه هی که خدا تجہه سے دشمني رکہے پس الله کے محبت کي نشاني یہي هی که همیشه اُسکا ذکر کرے اور اُس کے ذکر سے محبت رکہے اور اُسکے قران مجید سے جو اُسکا کلام هی مُحبت رکہے اور اُس کے رسول سے جو اُسکا محب اور محبوب هی محبت رکہے بلکه جس کسي شي یا شخص کو اُس سے علاقه هو اُس سے بہي محبت رکہے جیسا که مجنون کے حال میں لکہا هی

راي المجنون في البیداء کلبا ‌‌| فمدله من الاحسان ذیلا
فلاموہ علي ما کان فیه ‌| وقالوا لم مسحت الکلب نیلا
فقال دعوا الملامة ان عیني | رأته مرة في حي لیلا

بوالفضولي گفت ای مجنون خام | اینچه شیداست اینکه مي آري بدام
پو ز سگ دایم پلیدي مي خورد | مقعد خود را بلب مي استرد
عیبهاي سگ بسي او میشمرد | عیب دان از غیب او بوئے نه برد
گفت مجنون تو همه نقشي و تن | اندر آ بنگر شبي از چشم من
کین طلسم بستهٔ مولاست این | پاسبان کوچهٔ لیلاست این

اور حضرت سہل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ اللہ جلشانہ کے محبت کي علامت یہہ ہی کہ قرآن مجید سے محبت رکھے اور قرآن مجید سے محبت کي علامت یہہ ہی کہ پیغمبر خدا صلي اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھے اور اُن سے محبت کي علامت یہہ ہی کہ اُن کي سنت سے محبت رکھے اور سنت سے محبت کي علامت یہہ ہی کہ آخرت سے محبت رکھے اور آخرت سے محبت کي علامت یہہ ہی کہ دنیا سے عداوت رکھے اور اُس سے عداوت کي علامت یہہ ہی کہ اُس میں دل نہ لگاوے اور سواے زاد اور توشہ کے اور بقدر قوت لایموت کے کچھہ اُس سے نہ لے اور خلوت سے اُنس رکھے اور اہل دنیا سے نہ ملے اور راتوں کو اللہ جلشانہ سے مناجات کیا کرے اِس طرح پر کہ وہ کہتا ہو اور اُسکا خدا سنتا ہو اور کوئي تیسرا بیچ میں نہ ہو اور راتوں کو تہجد میں اُسکا کلام پڑھا کرے اور اُس کي کتاب کي تلاوت کیا کرے اور اُس میں وہ لطف پاوے کہ گویا اُس سے باتیں کر رہا ہی اور راتوں کي تاریکیوں کو اپنے وقت کے صفائي کے لیئے غنیمت جانے اِسلیئے کہ رات عاشقوں کے لیئے پردہ دار ہی پس جو شخص کہ راتوں کو سووے اور اپنے دل کو اور باتوں میں لگاوے اور اُس کے مناجات کي لذت نہ پاوے اور اپنے محبوب کے ساتھہ خلوت کو غنیمت نہ سمجھے اور سواے اُسکے اور کوئي چیز اُسکے دل کو لذت اور اُسکے قلب کو فرحت بخشے تو کیونکر وہ شخص محبت کے دعوي میں سچا ہوگا *

ربط غیروں سے ہی اور ہمسے وفا چاہتے ہو
خودہي سوچو کہ یہہ کیا کرتے کیا چاہتے ہو

اللہ جلشانہ نے حضرت داؤد پر وحي کي کہ جس کسي نے میري

محبت کا دعوی کیا اور پہر رات کو سو رہا وہ اپنے محبت میں جھوٹھا هی بھلا جو محب اپنے محبوب کا ملنا چاهیگا پہر وہ ملنے کے وقت سو رهیگا حضرت موسی علیہ السلام نے اللہ جلشانہ سے عرض کی کہ الهي تو کہاں هی میں تیری طرف قصد کروں حکم هوا کہ ای موسی تم قصد کرو میں موجود هوں جسنے قصد کیا وہ مجھہ تک پہنچا مولاناي معنوي رحمۃ اللہ علیہ اپني مثنوي میں لکھتے هیں

آں یکے اللہ مي گفتي شبے   تاکہ شیریں گردد از ذکرش لبے
گفت شیطانش خمش ای سخت رو   چند گوئي آخر ای بسیار گو
ایں همہ اللہ گفتي از عتو   خود یکے اللہ را لبیک گو
مي نیاید یک جواب از پیش تخت   چند اللہ میزني با روي سخت
او شکستہ دل شد و بنهاد سر   دید در خواب او خضر را در حضر
گفت هین از ذکر چوں واماندہ   چوں پشیماني ازاں کش خواندہ
گفت لبیکم نمي آید جواب   زاں همي ترسم کہ باشم رد باب
گفت خضرش کہ خدا گفت ایں بمن   کہ برو با او بگو ای ممتحن
گفت آں اللہ تو لبیک ماست   ایں نیاز وسوز و دردت پیک ماست
ني ترا در کار من آوردہ ام   ني کہ من مشغول ذکرت کردہ ام
حیلها و چارہ جوئیهاے تو   جذب ما بود و کشاد آں پاي تو
ترس وعشق تو کمند لطف ماست   زیر هر یا رب تو لبیک هاست

پس جو شخص اللہ جلشانہ کي طرف چلتا هی سمجھنا چاهیئے کہ وہ بلایا گیا هی اور جو شخص خدا کا ذکر کرتا هی سمجھہ لے کہ پہلے اسکا ذکر هو چکا هی جو کوئي اللہ تعالی کا نام لیتا هی یقین کرنا چاهیئے کہ

پہلے اُس کا نام پکارا گیا ہی جو کوئي خدا کي حضوري چاهتا ہی سوچنا چاهیئے که اُسکے لیئے پہلے دروازہ کهول دیا گیا ہی کوئي الله جلشانه کي طلب نہیں کرتا جب تک که پہلے اُس کي طلب نه ہو گئي ہو یحیي بن معاذ نے فرمایا ہی که جو کوئي الله کو دوست رکهیگا ضرور اپنے نفس کو دشمن جانیگا اور یہه بهي کہا ہی که جس میں یہه تین خصلتیں نه ہوں وہ الله جلشانه کا محب نہیں ہی ایک یہه که خدا کے کلام کو خلق کے کلام پر پسند کرے اور خدا کے ملنے کو خلق کے ملنے سے بہتر جانے اور خدا کي عبادت کو خلق کي خدمت سے اچها سمجهے اور اُسکے محبت کي نشانیوں میں سے یہه ہی که جو کچهه اُس کا جاتا رہے اُسپر افسوس نه کرے اگر افسوس کرے تو اُن ساعتوں کے جانے پر جو بغیر یاد الله جلشانه کے گذریں ہوں اِسلیئے که ہر چیز کا عوض ممکن ہی مگر عمر عزیز کي ایک ساعت کا بهي عوض اِس دنیا میں نہیں ہوا ہر ایک کے بدلے دوسري چیز سے کام نکل سکتا ہی لیکن جو وقت گذر جاے اُس کا معاوضه کسي دوسري چیز سے نہیں ہو سکتا

گر نباشد جامۀ اطلس ترا
کہنه دلقي ساتر تن بس ترا
ور زعفر نبودت با قند و مشک
خوش بود دوغ و پیاز و نان خشک
ور نباشد مشربه از زر ناب
با کف خود مي تواني خورد آب
ور نباشد دور باش از پیش و پس
دور باش نفرت خلق است و بس
ور نباشد مرکب زریں لگام
میتواں ز دہم بپاي خویش گام
ور نباشد خانهاي زر نگار
مي تواں کردن بسر در کنج غار
ور نباشد فرش ابریشم طراز
با حصیر کہنه در مسجد بساز
ور نباشد شانۀ از بهر ریش
شانه بتواں کرد از انگشت خویش

هرچه بیني در جهان دارد عوض	در عوض گردد ترا حاصل غرض
بے عوض داني چه باشد در جهاں	عمر باشد عمر قدر آں بنداں

اور غلبۂ محبت کي نشاني سب سے بڑھ کر یہہ هي که اگر کوئي ساعت اور کوئي لحظه یاد الهي سے غفلت میں کٹے اور پھر اُس کو هوش آوے تو اُس غفلت کي شکایت خدا هي سے کرے اور اُسي سے اُسکا شکوہ اِس طرح پر کرے که الهي یہه تو نے کیا کیا مجھے کیوں اپنے حضوري سے جدا کر دیا کیوں اپنا اِحسان مجھہ پر چھوڑ دیا کیوں اپنا هاتھہ مجھسے اُٹھا لیا کیوں اپنے بارگاہ سے مجھے نکال دیا کیوں مجھکو میرے نفس میں مشغول کر دیا کیوں اپنا ذکر میري زبان سے لے لیا کیوں اپني یاد کو میرے دل سے بھلا دیا کیوں مجھہ کو اپنے مجلس سے نکال دیا کیوں مجھہ کو شیطان کے هاتھہ میں دے دیا میں اگر کاهل تھا تو مجھکو چست کر دیتا اگر غافل تھا تو مجھہ کو هوش دے دیتا اگر میں شیطان کا مغلوب هو گیا تھا تو مجھکو غالب کر دیتا کیا میں تیرا بندہ نهیں هوں کیا مجھکو سواے تیرے دوسرے خدا نے بنایا هی اگر غلام اپني بدبختي سے آقا کو چھوڑ کر بھاگتا هی تو آقا اُسکا زبردستي پکڑ بلاتا هی

اپنے در سے تو مت نکال همیں	یوں جو چاهے تو مار ڈال همیں

پس الهي تو نے مجھہ کو کیوں اپني بندگي سے آزاد کر دیا اور کیوں اپني غلامي سے مجھکو نکال دیا اگر میں کاهل هو گیا تھا تو تیرے اِحسان کے غرور پر اگر میں غافل هو گیا تھا تو تیري رحمت کے بھروسے پر

چوں مرا تو آفریدي کاهلي	زخم خواري سست جنبي منبلے
کاهلم چوں آفریدي اي ملے	روزیسم ده هم زراه کاهلي

بر خران پشت ریش بے مراد | بار اسپان و اشتران نقول نهاد
کاهلم من سایهٔ خسپم در وجود | خفتهم اند رسایهٔ احسان وجود
کاهلان وسایه خسپان را مگر | روزئي نه نهاده نوع دگر
هر کرا پا یست جوید روزئي | هر کرا پا نیست کن دلسوزئي

اِس کہنے سے جو دل سے ہوتا هی قلب کو رقت اور دل کو صفائي حاصل ہوتي هي اور يهي شکايت کفارہ غفلت هی اور محبت کي نشاني يهه هی کہ کبهي عبادت اُس پر گراں نہ هو بلکہ طاعت کي لذت اور مناجات کا لطف اور ذکر کا شوق اُسکے دل کو ایسا کر دے کہ وہ محنت راحت معلوم هو اور اُس تکلیف میں اُسکو فرحت حاصل هو چنانچہ بعضوں نے لکھا هی کہ اول بیس برس ہم نے شب بیداري کي تکلیف اُٹھائي تب بعد اُسکے بیس برس اُسکا مزہ پایا اور ابتداء میں طاعت سے کسي قدر تکلیف ہوتي هی لیکن آخر پر وهي تکلیف راحت هو جاتي هی اور کسي طرح پر دل طاعت سے سیر نہیں ہوتا *

پنج وقت آمد نماز رهنمون | عاشقانت را صلوٰة دائمون
ني به پنج آرام گیسود آن خمار | راست گویم ني بصد ني صد هزار
نیست زر غباً وظیفه عاشقان | سخت مستسقي است جان صادقان
با وجود آنکه دریا درکشند | خشک لب باشند وهم در آتشند

ایک روایت میں آیا هی کہ اللہ جلشانہ فرماتا هی کہ جس پر دنیا کي شہوتیں غالب هو جاتي هیں اُس سے میں مناجات کي لذت لے لیتا هوں ایک مرتبہ حضرت اِبراهیم ادهم نے ایک آواز سني کہ ایک پکارنیوالا پکار رہا هی کہ سب خطائیں تمهاري معاف هیں مگر هم سے

پھرے رھنا معاف ھی یہہ سنکر وہ ایسے مدھوش ھوئے کہ ایک دن اور
رات اُن کو ھوش نہ آیا اور محب کو چاھیئے کہ ھمیشہ محبوب سے
ڈرتا رھے کبھي مغرور نہ ھو اِسلیئے کہ اکثر غرور باعث شقاوت ھو جاتا
ھی اور اللہ جلشانہ غرور کے سبب سے اپني محبت اُس بندے کے دل
سے نکال لیتا ھی اور بجاے محبت کے اُس سے دشمني کرتا ھی اور
نشاني اِس کي یہہ ھی کہ وہ بندہ دوسرے سے محبت کرنے لگتا ھی
اور خدا کے ذکر سے اُسکا دل خوش نہیں ھوتا اور نیک کاموں کي توفیق
اُسکو نہیں ھوتي اور عبادت و طاعت سے اُس کا دل نہیں کھلتا اور
ذکر و فکر سے اُسکو لذت نہیں ھوتي یہہ نشانیاں اللہ جلشانہ کے دشمني
کي ھیں اِسلیئے بزرگوں نے لکھا ھی کہ جس کسي نے خدا کي عبادت
فقط محبت سے کي اور ڈر اور خوف چھوڑ دیا وہ ھلاک ھوا اور جس
نے فقط خوف سے عبادت کي اور محبت نہ رکھي وہ اُس سے جدا
ھو گیا اور جس نے محبت اور خوف دونوں کو پیش نظر رکھکر عبادت
کي وہ خدا کا محبوب ھو گیا جو محب ھو چاھیئے کہ وہ خوف سے
خالي نہ ھو اور جو خایف ھو چاھیئے کہ محبت سے باھر نہ ھو ھاں
جب محبت غالب ھو جاتي ھی اور دل کو گھیر لیتي ھی اور وہ
مرتبۂ عشق پر پہنچ جاتا ھی اُس کو کچھہ خوف نہیں رھتا مگر یہہ
طاقت بشري سے باھر ھی اور ایسا عاشق بشریت کے مرتبے سے گذر
جاتا ھی جب تک بشریت ھی تب تک خوف لازم ھی چنانچہ
بعض روایت میں آیا ھی کہ کسي ابدال نے کسي صدیق سے سوال
کیا کہ میرے لیئے اللہ جلشانہ سے عرض کرو کہ مجھہ کو ذرہ معرفت
عطا کرے اُس نے دعا کي اور خدا نے قبول کي اُس ابدال کا یہہ حال
ھو گیا کہ عقل جاتي رھي ھوش باقي نہ رھے دیوانہ ھو گیا حیران

پریشان دیوانوں کي طرح بکتا جھکتا سات دن پھرتا رہا نہ وہ کسي چیز کو جانے نہ کوئي اُس کو پہچانے تب اُس صدیق نے دعا کي کہ الهي جو تو نے معرفت اپنے بہ قدر ذرہ کے اِس کو دي هی اُس سے کچھہ کم کردے وحي هوئي کہ ای صدیق هم نے ایک ذرہ معرفت کے سو هزار حصے کیئے تھے ایک حصہ اُسکو دیا تھا اِسلیئے کہ جس روز اُس نے هماري معرفت کا سوال کیا سو هزار بندے اور اُسي ذرہ معرفت کے سایل تھے جب تو نے اِس شخص کي سفارش کي میں نے سب کي دعائیں قبول کیں اور اُسي ذرہ معرفت کو اُن سو هزار آدمیوں پر بانٹ دیا تب اُس صدیق نے متحیر هو کر عرض کي کہ یا احکم الحاکمین تیرے اسرار کو کوں جان سکتا هی جس قدر تو نے اُس کو معرفت دي هي اُسکو اُس قدر کم کردے کہ وہ آدمي بن جاے اور اُس کا دل ٹھہر جاے غرض کہ اُس جزء معرفت کي جو اُسکو دي گئي تھي دس هزار حصے کیئے گئے اور صرف ایک حصہ باقي رکھا اور حصے خدا نے اُسکے دل سے لے لیئے تب اُسکا حال درجۂ اعتدال پر آیا اور اُس کا دل ٹھہرا اور خوف اور رجاء اور محبت نے اُسکے دل میں جگہہ کي اور مثل اور عارفین کے هو گیا اور جو لوگ کہ معرفت کے درجے پر پہنچ جاتے هیں اُن کو اِجازت نہیں هی کہ جو چیز اُن پر ظاهر هو جاوے اُس کو اُس پر کھولیں کہ جو محرم اُسکا نہیں هي همیشہ اغیار سے اسرار کا چھپانا چاهیئے ورنہ عالم خراب هو جاوے دنیا برباد هو جاے اِسلیئے کہ غفلت باعث عمارت دنیا هی یہانتک لکھا هی کہ اگر سب آدمي چالیس دن حلال کھاویں سب دنیا برباد هو جاے بازار بند هو جائیں تجارت چھوٹ جاے کوئي کام نہ چلے بلکہ اگر صرف علماء حلال کھائیں تو علم کا رواج جاتا رہے اِسلیئے کہ اُن کو اپنے نفس کي تزکیہ اور اپنے باطن کي تصفیہ

سے فرصت تقریر اور تحریر کي کہاں ملے کہ وہ ترویج علوم کے طرف متوجہ ہوں بہر حال یہہ اسرار الہي ہیں کہ جن کو کوئي نہیں جان سکتا اور جو جانتے ہیں اُن کو اِجازت افشاء کي نہیں ہي

اگر سالکي محرم راز گشت
بہ بندند بروے در باز گشت

کسے را دریں بزم ساغر دہند
کہ داروے بیہوشیش در دہند

کسے رہ سوئے گنج قارون نہ برد
وگر برد رہ باز بیرون نہ برد

اور منجملہ نشانیوں محبت کے چھپانا محبت کا ہي کہ محبت کو ظاہر نہ کرے اور دعوي سے پرہیز کرے اور شوق و ذوق کے اِظہار سے اپنے آپ کو بچاوے اور ہر وقت محبوب کے جلال اور ہیبت پر نظر کرکے بہ نظر اُس کي تعظیم کے دعوي محبت سے ڈرتا رہے اور چونکہ محبت ایک سر اسرار حبیب سے ہي اِسلیئے ہمیشہ غیرت رکھے کہ دوسرے پر وہ راز ظاہر نہ ہو جاے کما قیل

غیرت از چشم برم روے تو دیدن ندہم
گوش را نیز حدیث تو شنیدن ندہم

ہاں کبھي کبھي ایسا ہوتا ہي کہ محب محبت کے نشہ میں ایسا سرشار ہو جاتا ہي کہ اُسکو ہوش و حواس نہیں رہتے پس اگر ایسي حالت میں اُس سے اِظہار محبت ہو جائے تو وہ معذور ہي کبھي ایسا ہوتا ہي کہ اُسکے سینے سے ایسي آگ بھڑکتي ہي کہ اُسکا شعلہ چھپائے سے چھپ نہیں سکتا اور بعض عارفین نے کہا ہي کہ اکثر آدمي اللہ جلشانہ سے دور ہو جاتے ہیں جو کہ زیادہ تصنع کرتے ہیں اور اُس کے محبت کا اِظہار کیا کرتے ہیں *

حکایت

ایک مرتبه حضرت ذوالنون مصري نے ایک شخص کو جو که اکثر محبت کي باتیں کیا کرتا تھا درد میں مبتلا پایا حضرت ذوالنون نے کہا که جو شخص اُسکے مار کا دکھه پائے وه اُس سے محبت نہیں رکھتا اُس شخص نے کہا درست هی لیکن میرا یهه قول هی که جو شخص اُسکے مار کي لذت نہیں پاتا وه اُسکو نہیں چاهتا پھر حضرت ذوالنون نے کہا که سن جو شخص اپنے آپ کو اُس کي محبت میں مشتہر کیا چاهے وه اُسکو نہیں چاهتا تب اُس شخص نے کہا استغفرالله و اتوب الیه اگر کوئي کہے که محبت منتہاے مقامات اور عمده ترین درجات سے هی پس اُسکا اظہار خیر هی پھر کیوں اُسکا چھپانا چاهیئے جواب اُس کا یهه هی که محبت بیشک اعلي ترین مقامات سے هی اور اُسکا ظاهر بھي اچھا هی لیکن به تکلف ظاهر کرنا اُس کا برا هی اور جب محبت هوگي تو محب کو اُسکے اظہار کي ضرورت اور خواهش نه رهیگي اسلیئے که اُسکي اصلي غرض یهه هوگي که فقط محبوب اُسکا اُس کے حال پر مطلع هو اور وهي اُسکے افعال اور احوال سے واقف هو جب اُس نے دوسرے کو مطلع کرنا چاها تو یهه اراده اُسکا درحقیقت شرک في المحبت هي جیسا که انجیل میں آیا هی که جب تو صدقه کرے تو اِس طرح پر کر که تیرے بائیں هاتهه کو خبر نه هو که تیرے دهنے هاتهه نے کیا کیا اور جب تو روزه رکھے تو اپنے منهه کو دهو اور اپنے سر میں تیل لگا تا که سواے تیرے پروردگار کے کوئي نه جانے که تو نے روزه رکھا هی پس قول و فعل کا ظاهر کرنا برا هی مگر جب که غلبهٔ محبت میں اور حالت سکر میں زبان سے کچھه نکل جاے تو معذور هی *

اُنس کے معنے کا بیان

اُوپر ہم بیان کر چکے ھیں کہ اُنس اور خوف اور شوق آثار محبت سے ھیں لیکن یہہ آثار مختلف ھیں جب کہ دل کي رغبت کسي امر پوشیدہ کي طرف ھو کہ جو اب تک نہ ملا ھو اُس کو شوق کہتے ھیں اور اگر مل گیا ھو اور مشاھدہ اُسکا ھو چکا ھو اُس سے جو فرحت دل کو ھو اُس کو اُنس کہتے ھیں اور اگر دل کو بہ نظر اُسکے استغنا اور بے پروائي کے خیال جدائي کا ھو اُس خیال سے جو درد ھو اُسکو خوف کہتے ھیں پس اُنس کے معنے یہہ ھوئے کہ بسبب دیکھنے جمال محبوب کے دل کا خوش ھونا اور جب کسي کو اللہ جلشانہ سے اُنس ھوگا اُسکو ضرور غیروں سے وحشت ھوگي اُنس باللہ اور توحش من غیر اللہ لازم و ملزوم ھی جیسا کہ لکھا ھي کہ جب حضرت موسیٰ علي نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ جلشانہ نے باتیں کیں بہت مدت تک اُن کي یہہ حالت رھي کہ کسي کي بات نہ سنتے تھے اور غشي کي حالت میں رھتے تھے اِسلیئے کہ محبوب کے کلام کي شیریني نے اور اُسکے ذکر کے مزے نے دل سے ساري حلاوتیں اُٹھا لیں حضرت رابعہ بصري سے کسي نے پوچھا کہ تم کو یہہ مرتبہ کیونکر ملا جواب دیا کہ اِس سبب سے کہ میں نے اُن لوگوں کو چھوڑا جو میرے کسي کام میں نہیں آ سکتے اور اُس سے اُنس کیا جو کبھي مجھہ سے جدا نہیں ھوتا عبدالواحد ابن زید کہتے ھیں کہ میرا گذر ایک راھب تک ھوا اُس کو میں نے تنہا خلوت میں دیکھکر پوچھا کہ کبھي تیرا دل نہیں گھبراتا اُس نے کہا کہ اگر تم اِس وحدت اور خلوت کي حلاوت چکھو تو اپنے نفس سے بھي وحشت کرنے لگو وحدت ھي

اصل عبادت هی تب میں نے پوچھا کہ ادنیٰ فائدہ وحدت کا کیا هی جواب دیا کہ ادنیٰ راحت یہہ هی کہ آدمیوں کي مدارات نہیں کرني پڑتي اور اُن کے شر سے نجات ملتي هی پھر میں نے کہا کہ یہہ حلاوت کس کو نصیب هوتي هی جواب دیا کہ اُس کو جو کہ محبت میں صاف هو جاے اور معاملہ اُسکا خالص هو جاے پھر میں نے پوچھا کہ محبت کي صفائي اور معاملہ کا خلوص کب هوتا هی جواب دیا کہ جب سب غم ملکر ایک هي هو جائیں یعنے کوئي غم سواے غم فراق کے نہ رهے اور سب خواهشیں دل کي جاتي رهیں اور ایک خواهش محبوب کي رہ جاے نہ دوسرا غم اُسکو رهے کہ دل کو پریشان کرے نہ دوسرا محبوب هو کہ جو دل کو اصلي محبوب کي محبت سے کسي وقت جدا کرے اگر کوئي پوچھے کہ اُنس کي علامت کیا هی جواب اُسکا یہہ هی کہ خاص علامت اُنس کي یہہ هی کہ خلق کے صحبت سے دل اُس کا تنگ هو اور لوگوں کے ملنے سے نفرت کرے اور سواے ذکر الهي کے اور باتوں سے دل اُسکا گھبرائے اور یہہ حال اُسکا هو جاے کہ صحبت میں خلوت اور خلوت میں صحبت اور سفر میں مقام اور مقام میں سفر اور غیبت میں حضوري اور حضوري میں غیبت معلوم هو تن سے غیروں کے پاس هو اور دل سے اپنے یار کے پاس زبان سے اوروں سے باتیں کرتا هو اور دل میں اپنے محبوب سے همکلام هو *

بیان اُس ناز و نیاز کا جو غلبہ اُنس میں هوتا هی

جاننا چاهیئے کہ جب اُنس کو دوام اور استحکام هو جاتا هی اور قلق شوق کي تشویش مٹ جاتي هی اور تغیر اور حجاب کا خوف

باقي نہیں رهتا اور دل اُنس سے ایسا بهر جاتا هی که کسي طرح کا خطرہ اور اندیشه مفارقت کا باقي نہیں رهتا تب افعال اور اقوال اور مناجات میں ایسا انبساط هوتا هی که جس کا بیان نہیں هو سکتا وہ اقوال اور افعال ظاهر میں ایسے برے هوتے هیں که اگر دوسرا شخص بنا کر کہے تو وہ هلاک هو جاے وهي اقوال اور افعال جو به سبب کمال اُنس کے وہ شخص کہتا هي جو حضوري کا مرتبه پا کر نڈر هو گیا هو اور جس کو اُسکا محبوب نہایت لطف سے سنتا هی اور اچها جانتا هی اور اُس کو غلبۂ اُنس میں مرفوع القلم کر دیتا هی کوئي دوسرا شخص بنا کر کہے تو اُس کو کافر کہکر نکال دیتا هی اور هلاک کر دیتا هی چنانچه ایک روایت میں آیا هی که حضرت موسیٰ علي نبینا و علیه الصلوٰة والسلام کے زمانے میں سات برس تک پاني نه برسا اور تمام ملک میں قحط عظیم هوا گهانس تک زمین سے نه اُگي ایک قطرہ بهي آسمان سے نه گرا تب الله جلشانه نے حضرت موسیٰ کو حکم دیا که استسقا یعني پاني برسنے کي دعا کریں حضرت موسیٰ علیه السلام ۷۰ هزار بني اسرائیل کو ساتهه لیکر دعا کے لیئے نکلے سبهوں نے دعا کي کسي کي خدا نے نه سني آخر حضرت موسیٰ پر وحي کي که ان کي دعائیں میں کیونکر قبول کروں گناهوں نے ان کے دلوں کو تاریک کر رکها هی نافرمانیوں نے ان کي طبیعتوں کو مکدر کر دیا هی مُجهه سے مانگتے هیں اور یقین نہیں رکهتے مجهے بڑا کہتے هیں اور میرا خوف نہیں کرتے ای موسیٰ اگر تم چاهتے هو که میں ان لوگوں کي دعا قبول کروں تو جاؤ اور ایک بندہ کو جو خاص همارے بندوں میں سے جسکا نام برخ هی لے آؤ وہ دعا کرے میں قبول کروں حضرت موسیٰ نے کہا که الهي وہ کہاں هی جواب ملا که هم نه بتلائینگے ڈهونڈهه لو چنانچه حضرت موسیٰ ڈهونڈهتے پهرے ایک

روز راہ میں ایک غلام سیہ فام ملا کہ جس کے چہرے سے نور محبت چمک رہا تھا اور حضرت موسیٰ نے بہ نور الہی اُس کو پہچان لیا اور سلام کرکے کہا کہ * مدتے بود کہ مشتاق لقایت بودم * آپ کا کیا نام ہی کہا کہ مجھے برخ کہتے ہیں حضرت موسیٰ نے کہا کہ آپ ھي وہ ہیں کہ جن کي تلاش میں ہم مدت سے حیران و سرگردان پھر رہے ہیں اُس نے پوچھا کہ مجھسے تم کو کیا کام ہی حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ چلیئے اور اپنے پروردگار سے کہکر پاني برسائیے وہ سنکر حضرت موسیٰ کے ساتھہ چلے اور ذوق شوق میں آ کر اِس طرح پر کہنے لگے کہ الہي تیرا تو آگے یہہ حال نہ تھا اور یہہ کام تیرے نہ تھے تیري ذات سے اور تیرے حلم سے بہت بعید ہی کیوں اِتني مدت سے تو نے پاني بند کر دیا اور اِن بندوں کو آفت قحط میں مبتلا کیا آخر سبب اِسکا کیا ہی سب چلا رہے ہیں اور تو کسي کي نہیں سنتا سب مر رہے ہیں اور تو آنکھہ اُٹھا کر کسي کو نہیں دیکھتا ایسي بھي بے پروائي کس کام کي

میں اور صد ہزار نوائے جگر خراش	تو اور ایک وہ نشنیدن کہ کیا کہوں

الہي مجھسے تو کہہ کیا تیرے چشمے سوکھہ گئے یا ھوا تیرے کہنے سے نکل گئي یا جو کچھہ تیرے پاس تھا وہ تمام ہو چکا یا پاني کے خزانے سوکھہ گئے یا تو نے سخاوت سے ھاتھہ کھینچ لیا اِس قدر بھي غصہ کس کام کا کہ جس سے تمام خلقت ھلاک ہوئي جاتي ہی آخر یہہ گنہگار ہیں تو کیا غفار نہیں ہی اگر ایسے ھي گنہگاروں پر خفگي تھي تو اپنا نام غفار کیوں رکھا تھا تو ھي کہتا ہی کہ میں نے گناہ کے پیدا کرنے سے

پہلے رحمت کو پیدا کیا ھی اب وہ رحمت تیری کہاں گئی ہم کو تو
یہہ حکم ھی کہ سب سے بہ نرمی و مہربانی پیش آؤ اور خود اِس
قدر غصہ ھی الہی مجھے یہہ بتلا دے کہ کیا کسی نے تجھہ کو رحمت سے
روک لیا ھی یا کسی نے تیرا ھاتھہ پکڑ لیا ھی کیا تجھے کسیکا خوف
ھی یا تو ڈرتا ھی کہ ایسا نہ ہو کہ وقت گذر جاے اور میں اپنا بدلا
گنہگاروں سے نہ لے سکوں ایسی بھی عقوبت میں تعجیل کیا ھی الہی
تو بڑا ھی بڑوں کو چھوٹوں کی برائیوں پر نظر نہ کرنی چاھیئے تو اپنی
ذات کی طرف دیکھہ اِن کمبخت گنہگاروں بدبخت خطاکاروں کی
طرف خیال کرتا ھی اگر اِنہوں نے گناہ کیئے تیرا کیا بگاڑا تیری خدائی
میں اِن کے گناہ سے کچھہ خلل آ گیا تیری شان و شوکت اُن سے کچھہ
گھٹ گئی الہی اب دیر نہ کر جلد پانی برسا دے نہیں تو اور کچھہ
کہونگا برخ یہہ کہنے نہ پایا تہا کہ اِس زور سے پانی برسا کہ تمام بنی
اِسرائیل دنگ ہو کر رہ گئے اور آدھے دن میں گھانس زمین پر جم آئی
جب برخ نے اپنی آنکھہ سے دیکھہ لیا کہ زمین سبز ہو گئی تب چلے
اور کہا کہ ھاں اب تم نے اپنے خدائی کیسا کام کیا خدا کو ایسا ھی
کرنا چاھیئے یہہ کہکر برخ چل دیا حضرت موسیٰ اُس کے پاس آئے
تو حضرت موسیٰ سے کہنے لگا کہ ای موسیٰ تم نے دیکھا کیسا لڑ جھگڑ
کر ھم نے اپنے خدا سے پانی برسا لیا دیکھو کیسا منصف خدا ھی قایل
ہو گیا یہہ سنکر حضرت موسیٰ کو جلال آیا اور چاھا کہ اُسکو اِس بے
ادبی اور گستاخی پر ماریں خداوند تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے کہا
کہ خبردار ای موسیٰ کیا کرتا ھی اِس دیوانے کو جانے دے اِسکی دیوانی
باتوں پر خیال نہ کر یہہ تو دن بھر میں کئی دفعہ مجھہ کو ھنسا دیا
کرتا ھی تجھے اپنے کام سے کام تہا وہ ہو گیا تجھہ کو اِسکی باتوں سے کیا

کام هی یهه اسرار هیں که جن کو هم جانتے هیں اور همارے خاص بندے غیروں کو بیچ میں بولنے کي مجال نہیں هی

موسیا آداب دانان دیگر اند	سوخته جان ورو انان دیگر اند
گر خطا گوید ورا خاطي مگو	چوں بود پرخوں شهید انرا مشو
خوں شهیدانرا ز آب اولي تراست	ایں خطا از صد صواب اولي تراست

اور حضرت حسن بصري سے روایت هی که ایک مرتبه بصرہ میں آگ لگي سب کے چهپر جل گئے اُن چهپروں کے بیچ میں ایک شخص کا چهپر اُس میں سے رہ گیا حضرت ابو موسیٰ نے جو امیر بصرہ کے تهے اُس شخص کو جس کا چهپر نه جلا تها بلا کر پوچها که تیرا چهپر کیوں نہیں جلا اُس نے جواب دیا که میں نے خدا کو قسم دے دي تهي که میرا چهپر نه جلائیو ابو موسیٰ نے فرمایا که سچ هی میں نے پیغمبر خدا صلي الله علیه و سلم سے سنا هی که فرماتے تهے که میري اُمت میں ایسے لوگ هونگے که جن کے سرگرد آلودہ اور کپڑے اُن کے میلے هونگے جب خدا کو کسي بات پر قسم دلائینگے وہ مان لیگا اور لکها هی که ایک روز ابو حفص چلے جاتے تهے راہ میں ایک شخص کو دیکها که وہ بدحواس پهر رها هی پوچها که کیوں اِس طرح پهرتا هی جواب دیا که میرا ایک گدها تها وہ جاتا رها اور سواے اُسکے میرے پاس دوسرا نہیں هی ابو حفص کهڑے هو گئے اور کہنے لگے که الهي تیرے هي عزت کي مجهکو قسم هی که ایک قدم آگے نه چلونگا جب تک تو اِسکا گدها اِسکو نه دلا دیگا اُسي وقت اُس کا گدها آ گیا اور ابو حفص آگے چل دیئے پس یهه حکایات اور مثل اِسکے اور بہت هیں جو که ارباب اُنس کهه سکتے هیں اور سواے اُن کے اوروں کو تشبه حرام هی پس یهه ناز و نیاز

بعض بندوں کو دیا جاتا هي نه سب کو حضرت موسیٰ بهي ایک مرتبه
اُنس کے مزہ میں آکر کہنے لگے (ان هي الا فتنتک تضل بها من تشاء وتهدي
من تشاء) که یهه سب تیرا فتنه هی جس کو چاهے تو گمراہ کرے اور
جس کو چاهے هدایت کرے اور یهي کلام سواے موسیٰ کے اگر اوّر
کوئي کہے تو سوء ادب هی *

رضا کے معنے کا بیان

جاننا چاهیئے که الله کے قضا پر راضي هونا محبت کے پهلوں سے
عمده پهل هی اور رضا اعلي ترین مقامات مقربین سے هی اور اُس کي
بزرگي آیات سے ثابت هی جیسا که فرماتا هی (رضي الله عنهم و رضوا عنه)
اور حدیث میں آیا هی که ایک مرتبه پیغمبر خدا صلي الله علیه و سلم
نے ایک گروہ اصحاب سے پوچها که تم لوگ کون هو جواب دیا که مؤمن
هیں آپ نے پوچها که تمهارے ایمان کي کیا نشاني هی جواب دیا که
بلا پر صبر کرتے هیں نعمتوں پر شکر کرتے هیں اُس کے قضا پر راضي
هیں حضرت نے فرمایا که قسم هی رب کعبه کي تمهیں مؤمن هو اور
حضرت پیغمبر خدا صلي الله علیه و سلم نے فرمایا هی که جو شخص خدا
کي تهوڑي رزق پر خدا سے راضي رهے خدا بهي اُس سے تهوڑي عمل
پر راضي هوگا اور حدیث شریف میں آیا هی که جب قیامت کا دن
هوگا تب ایک گروہ کو میري اُمت سے الله جلشانه پر عطا کریگا جس
کے سبب سے وہ اپنے قبروں سے اُڑ کر جنت کو چلے جائینگے وهیں
سیر کرینگے اور جهاں چاهینگے سیر کرتے پهرینگے فرشتے اُن سے پوچهینگے
تمهارا حساب هو چکا وہ کہینگے هم حساب کچهه نهیں جانتے تب

فرشتے کہینگے تم پل صراط سے اتر آئے وہ جواب دینگے کہ ہم نے پل صراط
کو دیکھا بھی نہیں تب وہ کہینگے تم نے جہنم کو دیکھا وہ کہینگے ہم نے
کچھہ نہیں دیکھا تب فرشتے کہینگے تم کس نبی کی امت ہو وہ جواب
دینگے کہ ہم محمد صلی الله علیه و سلم کے امت سے ہیں تب فرشتے
کہینگے کہ ہم تم کو خدا کی قسم دلا کر پوچھتے ہیں کہ ہم کو بتلا دو تم
دنیا میں کیا کیا کرتے تھے وہ جواب دینگے کہ ہم دو کام کرتے تھے
جس نے ہم کو بفضل الٰہی اِس مرتبے پر پہنچایا فرشتے کہینگے وہ دو کام
کیا تھے وہ جواب دینگے کہ جب ہم تنہا ہوتے تھے تو ہم خدا سے
حیا کرتے تھے اور اُسکا گناہ نہ کرتے تھے اور جو کچھہ تھوڑا بہت ہماری
قسمت میں لکھہ دیا تھا اُسی پر ہم راضی رہتے تھے تب فرشتے کہینگے
تمہارا یہی حق تھا جو تمہارے ساتھہ کیا گیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے
اخبار میں آیا ہی کہ بنی اِسرائیل نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ ای
موسیٰ اپنے پروردگار سے پوچھو کہ کون سے کام ہم کریں جن سے وہ ہم
سے راضی رہے تب حضرت موسیٰ نے عرض کی کہ الٰہی تونے سنا بنی
اِسرائیل کیا کہتے ہیں جواب ہوا کہ ای موسیٰ اُن سے کہہ دو کہ وہ
مجھہ سے راضی رہیں میں اُن سے راضی رہونگا اور الله جلشانہ فرماتا ہی
کہ میں وہ خدا ہوں کہ کوئی معبود سوا میرے نہیں ہی جو شخص
میری بلاؤں پر صبر اور میری نعمتوں پر شکر نہ کرے اور میری قضا پر
راضی نہ رہے اُس کو چاہیئے کہ سوا میرے دوسرا رب تلاش کرے
اور اخبار میں آیا ہی کہ پچھلے انبیاء میں سے ایک نبی نے الله جلشانہ
سے بھوکھہ اور فقر اور کھٹمل کی شکایت دس برس تک کی خدا
نے کچھہ جواب نہ دیا بعد دس برس کے وحی کی کہ ام الکتاب میں
قبل پیدا کرنے آسمانوں اور زمینوں کے میں یہہ لکھہ چکا تھا اور تیرے

لیئے یہہ حکم ہو چکا تھا اب تو چاہتا ہی کہ تیرے لیئے میں خلق دنیا کو بدل دوں جو میں نے تیرے لیئے مقدر کر دیا ہی اُسکو بدل دوں کیا تیری خواہش کو اپنے خواہش پر مقدم سمجھوں کیا وہی کروں جو تو چاہتا ہی قسم ہی مجھہ کو اپنے عزت و جلال کی کہ اگر اب ایک مرتبہ بھی کبھی یہہ خیال تیرے دل میں آیا تو دفتر نبوت سے تیرا نام نکال دونگا اور عبدالعزیز ابن ابی رواد کہتے ہیں کہ جو کی روٹی اور سرکہ کے کھانے سے کچھہ نہیں ہوتا کمبل اور بالوں کے پہننے سے کچھہ کام نہیں نکلتا بڑے درجے کے لوگ وہ ہیں جو اپنے خدا کی قضا پر راضی رہتے ہیں *

رضا کی حقیقت کا بیان

جاننا چاہیئے کہ جب کسی کو کسی سے محبت ہوتی ہی تو محبوب کے افعال کو اچھا جانتا ہی اور اُس کے سب کاموں پر راضی رہتا ہی اور یہہ دو طرح سے ہوتا ہی ایک اِس طرح کہ کسی درد کا دکھہ اُس کو معلوم ھی نہ ہو اور محبت کا غلبہ اُس درد کا اثر باطل کر دے مثلاً زخم لگے اور اُسکی تکلیف اُسکو نہ ہو اور یہہ کچھہ عجب نہیں ہی اِسلیئے کہ دل اُسکا محبت میں ایسا مستغرق ہوتا ہی کہ ہرگز اُسکو ہوش نہیں رہتا کہ کیا اُس پر ہو رہا ہی اور جب کسی عاشق کو اُسکا محبوب کچھہ تکلیف دے تو وہ فعل محبوب سمجھہ کر اِس میں ایک عجیب لذت پاتا ہی کہ جس کا بیان نہیں ہو سکتا چنانچہ لکھا ہی کہ ایک عورت کے پاونمیں ٹھوکر لگی اُس کا ناخن ٹوٹ گیا وہ ہنسی لوگوں نے پوچھا کہ کیا تجھے اِسکا درد نہیں ہوا جواب دیا کہ ثواب کی

لذت نے میرے دل سے درد کی تکلیف دور کر دی حضرت سہل رحمۃ اللہ علیہ بیماری میں اپنی دوا نہ کرتے تھے لوگوں نے پوچھا سبب اسکا کیا ھی کہا کہ ای دوست محبوب کی مار بھی پیار ھی اور دوسری وجہ یہہ ھی کہ تکلیف کا درد تو ھو لیکن اُس پر راضی رہے اگرچہ بمقتضاے طبیعت اُسکو برا سمجھے لیکن بہ مقتضاے محبت اُسکو اچھا جانے جس طرح پر انسان فصد کو برا جانتا ھی مگر صحت کے لیئے بہ مقتضاے عقل اُسکو اچھا سمجھتا ھی تاجر بامید منفعت سفر کی مشقت کو قبول کرتا ھی اسی طرح پر جو شخص اللہ جلشانہ سے محبت رکھتا ھی وہ اُسکے سب بلاؤں کو اچھا جانتا ھی اور اُس پر راضی رھتا ھی اور اُسکے ثواب کی اُمید اُس تکلیف کو راحت کر دیتی ھی اور اُس بلا پر شاکر رھتا ھی یہہ حال اُس کا ھی جو ثواب اور احسان اور نعمتوں پر لحاظ رکھتا ھی اور اُس سے بڑھکر درجے میں وہ شخص ھی جو سواے محبوب کے نعمت اور ثواب کا خیال نہیں رکھتا صرف محبوب کو اپنا مطلوب جانتا ھی اگر ھزار نعمتیں دے یا ھزار مصیبتیں دونوں کو برابر جانتا ھی اور محبت اُسکی ایکساں رھتی ھی جیسا کہ حضرت ابراھیم علیہ السلام کے حال میں لکھا ھی *

حکایت

اللہ جلشانہ نے حضرت ابراھیم علیہ السلام کو مال اور مویشی بہت دیئے اور وہ شب و روز اُسکا شکر کیا کرتے تھے اور اُسکی عبادت میں شب و روز بسر کرتے فرشتوں نے یہہ حال دیکھکر خیال کیا

کین همه جد و جهد دمبدمش — نیست جز در مقابل نعمش
عشق نعمت ز دست ره بروی — عشق منعم نه برد سویش پی
نیست از عشق ذات شید ائی — عشق فعل است دان نه اسمائی

الله جلشانه نے ملائکه کے اس گمان پر آگاه هو کر چاها که اپنے خلیل ابراهیم کو اس الزام سے پاک کرے اور ملائکه پر ثابت کر دے که یهه عاشق ذات هی نه عاشق نعمت اسلیئے ملائکه کو حکم دیا که جاؤ اور امتحان لو چنانچه ملائکه نے یهه سنکر

خلعت از صورت بشر کردند — سبحه گویان برو گذر کردند
بانگ تسبیح و نعره تهلیل — برگرفتند در جوار خلیل
زان نوای صدای جان افزا — عقل و هوش خلیل رفت از جا
نام جانان شنید و جان افشاند — آستین بر همه جهان افشاند
ای خوش آن نغمهای درد آمیز — که بود ذوق بخش و شور انگیز
بر کنند عقل را ز بیخ و ز بن — نو کنند درد روانه عشق کهن
چون شدند آن گروه سبحه سرا — خامش از سبحه هاے هوش ربا
با خود آمد خلیل و داد آواز — کین نوا را ز سر کنید آغاز
جان من از سماع ناشده سیر — بر خموشی چرا شدید دلیر
حالت صوفیان نه گشته تمام — بر مغنی بود سکوت حرام
نیست در مذهب مسلمانی — جز با تمام ذبح قربانی
قدسیان کبو هر ادب سفتند — در جواب خلیل حق گفتند
تا کی این ذکر رایگان گوئیم — کار کردیم مزد آن جوئیم

زانچه بدارم زمال گفت عقار   می کنم بر شما دو دانگ نثار
بار دیگر کنید بهر خدا   این نوای طرب فزای ادا
به بیان بلیغ و لفظ فصیح   بر گرفتند قدسیان تسبیح
بانگ قدوس نعره سبوح   شد براهیم را مهیج روح
دل و جانش در اهتزاز آمد   وجد و حال گذشته باز آمد
قدسیان باز لب فرو بستند   زان صدای خموش بنشستند
بانگ برداشت آن ستوده سیر   که فدا می کنم دو دانگ دگر
سبحه خوانان مزد جوی شدند   مزد دیدند و سبحه گوی شدند
های هوئی فگندند در ملکوت   ذکر ذو الکبریاء و الجبروت
چون دگر بار زمرهٔ ملکوت   بر لب خود زدند مهر سکوت
نالهٔ شوق بر گرفت خلیل   کانچه دارم من از کثیر و قلیل
جمله را می کنم فدای شما   تا زهم نگسلد نوای شما
میشنید زین سرود خموش   که شدم در سماع آن همه گوش
باز آغاز آن ندا کردند   ورد تسبیح خود ادا کردند
شد خلیل از نوای ایشان مست   داد یکبارگی عنان از دست
هر چه بودش ز ملک و مال پسند   جمله در پای مطربان افگند
زاتش امتحان چو ابراهیم   خالص آمد چو زر ناب سلیم
قدسیان پیش او شدند عیان   که رسولیم از خدای جهان
آدمی نیستیم ما ملکیم   نقد پنهانی ترا محکیم
آمده بهر امتحان توایم   نا قد مخزن نهان توایم
لله الحمد کامدی به شمار   چون زر ده دهی تمام عیار
تو خلیلی و در تو عشق خدا   متحلل شده ز سر تا پا
چون بذاتت از خدای نشکیبد   تاج خلتت ترا همی زیبد

بشر ابن حارث سے روایت هی که وه کہتے هیں که ایک مرتبه بغداد کے محلے میں ایک شخص کو هزار کوڑے مارے گئے وه کچهه نه بولا پهر اُس کو جہل خانے کو لے چلے میں بهی اُسکے پیچهے پیچهے هو لیا موقع پا کر میں نے اُس سے پوچها که کس جرم میں تم کو یهه سزا دی گئی جواب دیا بجرم عشق میں نے پوچها اِس قدر مار کها کر تم چپ کیوں رهے جواب دیا که معشوق مجهے دیکهه رها تها یهه سنکر میں نے کہا که دنیا کے معشوقوں سے تونے اِس قدر عشق کیا معشوق اکبر کی طرف تونے اپنا دل کیوں نه لگایا یهه سنکر اُس نے ایک نعره مارا اور مر گیا *

حکایت

بشر ابن حارث کہتے هیں که میں ایک جزیره کو گیا وهاں میں نے ایک آدمی کو دیکها اندها کوڑهی مجنون جس کو مرگی آتی تهی که وه پڑا هوا تها اور چیونٹیاں اُسکا گوشت کها رهی تهیں مجهه کو رحم آیا میں نے اُسکا سر اُٹها کر اپنے زانو پر رکها اور اُس سے پوچها که یهه حالت تیری کس سبب سے هی بعد دیر کے اُسکو افاقه هوا میری باتیں سنکر کہنے لگا که یهه فضولی کون هی میرے اور میرے پروردگار کے بیچ میں کیوں دخل دیتا هی میرا محبوب مجهے مارتا هی میں اُسکو سہتا هوں اگر وه مجهے ٹکڑے ٹکڑے کر دے تو کیا اُس کی محبت میرے دل سے جاتی رهیگی جتنا چاهے ستالے روز بروز میری محبت اُس سے بڑهتی جائیگی *

حکایت

سعید ابن احمد کہتے هیں که میں نے بصره میں ایک جوان کو دیکها

کہ اُسکے ہاتھہ میں چھري هی اور تماشائي لوگ اُسکو گھیرے ہوئے ہیں
اور وہ چلا چلا کر یہہ کہہ رہا هی شعر

یوم الفراق من القیمة اطول	والموت من الم الفراق اجمل

کہ فراق کا دن قیامت سے بھي بڑا هی اور موت جدائي سے بہتر هی یہہ کہتے ہوئے اپنے پیٹ میں چھري مارلي اور مر گیا میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہہ کون تھا اور اِسکا حال کیا تھا لوگوں نے کہا کہ یہہ ایک شخص کو چاہتا تھا کہ محبوب اِسکا آج اِسکو نہ ملا ایک روز کي جدائي کا بھي صدمہ نہ اُٹھا سکا *

روایت هی کہ ایک مرتبہ حضرت یونس علیہ‌السلام نے حضرت جبریل سے کہا کہ مجھے کسي خاص بندے کو اللہ کے دکھلا دو حضرت جبریل نے اُن کو ایک شخص کا نشان دیا وہاں جا کر حضرت یونس نے اُسکو دیکھا کہ جذام سے ہاتھہ پاؤں اُسکے بالکل گر گئے ہیں اور آنکھوں سے اندھا اور کانوں سے بہرا ہو رہا هی اوریہہ کہہ رہا هی کہ الٰہي جو کچھہ تو نے چاہا سو کیا جو تو نے چاہا وہ مجھسے لے لیا مجھکو کسي چیز کے جانیکا کا کچھہ غم نہیں اِسلیئے کہ تونے اپني محبت میرے دل سے نہیں لي اگر تو هی تو پھر کسي چیز کا غم نہیں هی *

حکایت

حضرت عیسیٰ علیہ‌السلام سے روایت هی کہ اُن کا گذر ایک آدمي پر ہوا جو کہ اندھا اور اپاھج اور مفلوج تھا بالکل بدن اُسکا جذام سے سڑ گیا تھا اور وہ کہہ رہا تھا کہ الٰہي ہزار ہزار تیرا شکر هی کہ تو نے مجھکو اُس بلا سے بچا لیا کہ جس میں اور تیري خلقت مبتلا هی حضرت

عیسیٰ نے کہا کیا خوب کچھہ اور بھي بلا باقي هی کہ جس سے تو بچا هوا هی اُس نے کہا کہ یا روح اللہ آپ نہیں جانتے کہ اصل بلا یہہ هی کہ اللہ جلشانہ اپني معرفت دل سے اُتھا لے وہ اُس نے میرے دل سے نہیں اُتھائي حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ تو سچ کہتا هی اور کہا کہ اپنا هاتھہ بڑھا اُس نے هاتھہ بڑھایا حضرت عیسیٰ نے اپنا هاتھہ اُسکے بدن پر پھیرا سب بیماریاں جاتي رهیں اور وہ نہایت خوشرو خوبصورت جوان هوگیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھہ هو لیا اور همیشہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کي صحبت میں رهکر عبادت کیا کرتا تھا *

حکایت

حضرت شبلي جب جیہل خانے میں قید تھے اُس وقت اُن کے پاس ایک مرتبہ کچھہ لوگ گئے حضرت شبلي نے اُن سے پوچھا کہ تم لوگ کون هو اُنھوں نے کہا کہ هم تمھارے دوست هیں حضرت شبلي نے کہا کہ اچھا آگے آؤ جب وہ آگے بڑھے حضرت شبلي نے پتھروں سے مارنا شروع کیا سب بھاگ گئے حضرت شبلي نے پکار کر کہا کہ اي جھوٹھو محبوب کے مار سے بھاگتے هو اگر تم میرے محب هوتے تو میري بلاؤں پر صبر کرتے غرضکہ ان حکایات سے اهل معرفت جان سکتے هیں کہ رضا بہت بڑا مقام مقامات اهل دین سے هی اور یهي اهل محبت کو سب چیزوں سے زیادہ تر لذیذ هی جو شخص اللہ جلشانہ کي محبت کا دعوي کرے اور پھر اُسکي بلاؤں پر راضي نہ رهے وہ جھوتھا هی *

بیان اسکا کہ دعا منافي رضا نہیں هی

اگر کوئي پوچھے کہ رضا بقضاء اللہ اعلي ترین مقامات هی تو انبیا نے

جب اُن کو کسي قسم کي تکليف پہنچي هی کيوں دعا کي هی حالانکه پيغمبر خدا صلي‌الله عليه و اله و سلم نے جن سے بڑهکر کسي کو درجۂ محبت اور مرتبه رضا نہيں ديا گيا خود دعا کي هی بلکه الله جلشانه خود اپنے بندوں کي تعريف کرتا هی که يدعوننا که هم سے دعا کرتے هيں جواب اُسکا يہه هی که دعا بهي اِظهار احتياج اپنے هي محبوب سے هی اِسليئے وہ منافي رضا نہيں اور دعا ميں لطف مناجات هی که جس کے سبب سے اولياء الله دعا کرتے هيں اور اِس ميں اِظهار جلال اور قدرت الله جلشانه کا هوتا هي اور اِس حيلے سے الله جلشانه سے باتيں کرنيکا موقع ملتا هی اور سواے اِسکے اور کوئي غرض دعا سے نہيں هی که خود الله جلشانه دعا کرنے کا حکم ديتا هی که مجهسے مانگو پس اگر دعا نه کريں تو استغنا اور بے پروائي معلوم هو اور الله جلشانه دعا کرنے والونسے بہت خوش هوتا هی

من همي‌دانم که ميخواهد دلش	تا بود غوغا به گرد منزلش
ميکنم چندان فغاں در حضرتش	تا فرود آيد ز بالا رحمتش
چيست ادعوني کدامست استلو	گر نمي خواهد گدايان را غلو
آه و گريه بر درش چندان کنم	تا به خود آں غنچه را خندان کنم
ای اخي دست از دعا کردن مدار	با قبول و با رد آنت چه کار

شيخ ابوالحسن شاذلي فرماتے هيں که دعا کرنيوالے کو چاهيئے که دعا ميں ذوق اور فرحت اُسکو مناجات سے هو اور يہه سمجهے که يہه ذريعه محبوب کے ياد کا هی اور قضاء حاجت اور حصول مطلب پر کچهه التفات نه کرے جس قدر دير اجابت ميں هو اُتنا هي شوق زيادہ هو اور سمجهے که هم مقبولان بارگاه الهي سے هيں اور مناجات کا ذريعه

اور باتوں کا وسیلہ ابھي باقي هی ایسے هي دعا کرنیوالوں کي شان میں
مولانا لکھتے هیں

دل ز حرص مدعا خالي شده
ذوق عجز و بندگي حالي شده

گر اجابت کرد شاں فہوالمراد
ور نه با دیدار نقد آیند کشاد

هیچ نبود از دعا مطلوب شاں
جز سخن کردن باں شیریں زباں

ور کنند رد لذت آں بیشتر
بہر تقریب سخن بار دگر

حضرت غوث الثقلین رضي الله عنه فتوح الغیب میں فرماتے هیں که
هرگز یہه نه کہنا چاهیئے که میں خدا سے سوال نہیں کرتا هوں بلکه
همیشه اُس سے سوال کرنا چاهیئے اِسلیئے که وه خود فرماتا هی (ادعوني
استجب لکم) پس سوال اِظہار اپنے عبودیت کا اور اِقرار خدا کي
الوهیت کا هی بنده کا کام هی که آقا سے مانگتا رهے *

عاشقوں کي حکایتیں

کسي نے ایک عاشق سے پوچھا که تم عاشق هو جواب دیا نہیں هم
معشوق هیں عاشق همیشه دکھه میں رهتا هی اور هم همیشه عیش میں
هیں پھر اُس سے پوچھا که هم سنتے هیں که منجمله چالیس ابدال کے
ایک تو بھي هی اُس نے کہا نہیں وه سب چالیس میں هي هوں پھر
اُس سے پوچھا که هم سنتے هیں که تو حضرت خضر علیه السلام سے ملتا
هی وه مسکرایا اور کہنے لگا میں اُن کا مشتاق نہیں هوں وهي میرے
مشتاق رهتے هیں وے میرا ملنا چاهتے هیں اور میں اُن سے چھپتا پھرتا هوں *

حکایت

حضرت یحیي بن معاذ نے حضرت بایزید بسطامي کو بعد نماز عشا کے دیکھا کہ صبح تک مسجد میں رہے پھر اُٹھے اور یہہ کہنے لگے کہ الٰهي بعضوں نے تجھسے چاھا تونے اُن کو پاني پر چلنے اور هوا پر اُڑنے کي طاقت دي اور وہ اِس پر راضي هو گئے اور بعضوں نے تجھہ کو چاھا تونے اُن کو طی ارض کي طاقت دي اور وہ اِس پر راضي هو گئے بعضوں نے تجھکو چاھا تونے اُن کو تمام زمین کے خزانے دے دیئے اور وہ اِس پر راضي هو گئے اور میں پناہ مانگتا هوں اِن سب چیزوں سے اور کچھہ نهیں چاهتا یہہ کہکر وہ میري طرف متوجہ هوئے مجھسے پوچھا کہ تو کس وقت سے یہاں هی میں نے کہا کہ بہت دیر هوئي یہہ سنکر چپ هوئے تب میں نے عرض کي کہ یا حضرت مجھہ سے کچھہ باتیں کیجیئے تب کہا کہ اچھا جو تیرے لایق هی وہ تجھسے کہتا هوں سن کہ مجھکو الله جلشانہ سب سے نیچے کے آسمان میں لے گیا اور تمام ملکوت سفلي میں مجھہ کو پھرایا اور سب زمینیں اور جو کچھہ تحت الثري تک هی دکھلایا پھر مجھہ کو سب سے اُوپروالے آسمان پر لے گیا وهاں سب آسمانوں کي سیر کرائي اور جنت سے لیکر عرش تک سب کچھہ دکھلایا پھر اپنے سامھنے کھڑا کرکے فرمایا کہ مانگ جو کچھہ مانگتا هو میں نے کہا کہ الٰهي سوائے تیرے مجھے کوئي چیز اچھي نهیں معلوم هوئي پس تجھسے میں تجھي کو مانگتا هوں تب خداوندعالم نے فرمایا کہ (انت عبدي حقا) میں تجھکو دونگا جو تو چاهتا هی *

حکایت

حضرت شبلي کے حال میں لکھا هی کہ ابتداي عشق میں اُن کا

یہہ حال تہا کہ جس کسي شخص کے منہہ سے خدا کا نام نکلتا وہ کہتے کہ اِس کا منہہ شکر سے بھر دینا چاہیئے اور لڑکوں کو شکر بانتتے اور اُن سے اللہ اللہ کہلاتے اخیر پر یہہ حال ہو گیا کہ جو کوئي خدا کا نام اُن کے سامھنے لیتا وہ چاہتے کہ اِسکا سر بدن سے جدا کر دیجیئے لوگوں نے اِسکا سبب پوچھا جواب دیا کہ میں نہیں چاہتا کہ کوئي غیر غفلت سے میرے محبوب کا نام زبان پر لاوے اور پھر یہہ حال اُن کا ہو گیا کہ غلبۂ اِشتیاق میں اُنھوں نے اپنے آپ کو دجلہ میں گرا دیا تاکہ ڈوب جاویں موج نے اُن کو کنارے پر لا ڈالا تب اُنھوں نے اپنے آپ کو آگ میں ڈالا کچھہ اثر نہ ہوا ہرچند اُنھوں نے اپنے آپ کو ہلاک کرنا چاہا کچھہ فائدہ نہ ہوا اور بیقراري اُنکي زیادہ ہوئي تب یہہ کہکر چلانے لگے کہ (ویل لمن لا یقتلہ النار و الماء و السباع والجبال) کہ افسوس ہی اُسپر جسکو نہ آگ ہلاک کر سکے نہ پاني نہ درندہ نہ پہاڑ آواز آئي کہ (من کان مقتول الحق لا یقتلہ غیرہ) کہ جو کوئي خدا کا مارا ہوا ہی اُسکو کوئي نہیں مار سکتا پھر ایسے دیوانے ہو گئے کہ چند مرتبہ اُنکو قید کیا زنجیریں پہنائیں کسي طرحپر چین نہ پڑا اور روز بروز دیوانگي اُنکي زیادہ ہوتي گئي *

حکایت

اُنھیں کے حال میں لکھا ہی کہ ایک روز ہاتھہ میں آگ لیکر چلے اور کہنے لگے کہ میں کعبہ کو جاتا ہوں کہ اِس آگ سے اُسکو جلا دوں تا کہ سب خلایق خدای کعبہ کي طرف متوجہ ہوں اور ایک روز ایک لکڑي کے دونوں سروں میں آگ لگاکر چلے اور کہنے لگے کہ میں جاتا ہوں بہشت و دوزخ دونوں کو جلا دوں تا کہ خلایق عبادت بے سبب کریں *

حکایت

اُنہیں کے حال میں لکھا ھی کہ ایک مرتبہ چند شبانہ روز ایک درخت پر رقص کرتے رھے اور کہتے رھے ھو ھو لوگوں نے پوچھا یہہ کیا حال ھی کہا ایک فاختہ اِس درخت پر بیتھی ہوئي کہہ رھي ھی کو کو میں جواب دے رہا ھوں ھو ھو کہ تو کہاں کہاں ڈھونڈھتي ھی وہ تو ھر جگہہ موجود ھی *

حکایت

اُنھیں کے حال میں لکھا ھی کہ ایک روز ایک جنازہ کو دیکھا کہ جسکے پیچھے ایک شخص روتا ہوا یہہ کہتا چلا جاتا ھی (آہ من فراق الولد) شبلي بہي اُسکے پیچھے ھو لیئے اور یہہ کہکر چلانے لگے (آہ من فراق الاحد) *

حکایت

اُنھیں کے حال میں لکھا ھی کہ جب وہ مر گئے تو کسینے اُن کو خواب میں دیکھکر پوچھا کہ کہو منکر نکیر سے کیسي گذري جواب دیا کہ جب میں قبر میں رکھا گیا وہ آئے اور مجھہ سے پوچھا کہ تیرا خدا کون ھی میں نے جواب دیا کہ ھمارا خدا وہ ھی کہ جس نے تم کو اور سب فرشتوں کو حکم کیا کہ ھمارے باپ یعنے آدم کو سجدہ کرو اور ھم اپنے باپ کے پشت میں تھے اور تمھارا حال دیکھہ رھے تھے یہہ سنکر منکر نکیر کہنے لگے یہہ تو سب اولاد آدم کي طرف سے جواب دیتا ھی اور یہہ کہکر چلے گئے *

حکایت

حضرت رابعہ بصري کے حال میں لکھا ھی کہ ایک مرتبہ حج کو چلیں جنگل میں کعبہ کو دیکھا کہ آپکے اِستقبال کے لیئے آیا حضرت رابعہ نے کہا کہ مرا رب‌البیت مي باید بیت را چہ کنم کہاں ھی وہ جسنے فرمایا ھی (من تقرب الي شبرا تقربت الیہ ذراعا) کہ جو میري طرف ایک بالشت چلے میں اُس کي طرف گز بھر چلوں فقط الحمد للہ علي الاتمام والصلوٰة والسلام علي سید الانام *

تمام شد